عمران سیریز

کراؤن ایجنسی

مکمّل ناول

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
مُلتان

ہال نما کمرے کے اندر ایک بیضوی میز کے گرد رکھی گئی چار کرسیوں میں سے تین پر ایک عورت اور دو مرد موجود تھے۔ دونوں مرد ادھیڑ عمر تھے جبکہ عورت نوجوان تھی لیکن اس کے چہرے پر سنجیدگی اور کرختگی کا ایسا ملا جلا تاثر تھا کہ وہ ان ادھیڑ عمر مردوں سے بھی زیادہ عمر کی لگ رہی تھی۔ اس کے جسم پر نیلے رنگ کا سکرٹ تھا جبکہ دونوں مرد سوٹوں میں ملبوس تھے۔ وہ تینوں خاموش اور گم سم سے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے بیٹھنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ایک دوسرے سے قطعی لاتعلق ہوں۔ اچانک اس ہال نما کمرے کے کونے میں موجود ایک دروازہ کھلا اور ایک بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر ہلکے نیلے رنگ کا سوٹ تھا۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی یہ تینوں روبوٹوں کے سے انداز میں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

" بیٹھو"...... آنے والے نے بھاری لہجے میں کہا اور چوتھی کرسی پر وہ خود بھی بیٹھ گیا۔ اب پہلے سے موجود تینوں افراد کی نظریں اس آنے والے آدمی پر جمی ہوئی تھیں۔

" کراؤن ایجنسی کی یہ خصوصی میٹنگ ایک خاص مشن کے لئے بلائی گئی ہے۔ حکومت ایکریمیا کو انتہائی خفیہ ذرائع سے یہ حتمی اطلاعات ملی ہیں کہ ایشیا کا مسلم ملک پاکیشیا ایک ایسے جراثیمی ہتھیار پر کام کر رہا ہے جو جراثیمی ہتھیاروں کی رینج میں ایک ایسا اضافہ ثابت ہو گا کہ اس کے بعد پوری دنیا میں اب تک تیار ہونے والے جراثیمی ہتھیار بچوں کے کھلونے سمجھے جائیں گے۔ جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق ابھی ان جراثیموں پر تحقیقاتی کام کیا جا رہا ہے لیکن یہ کام اب تقریباً تکمیل کے قریب ہے۔ ایکریمیا کے خفیہ ذرائع نے انتہائی تگ و دو کے بعد اس بات کا سراغ لگا لیا ہے کہ یہ کام پاکیشیا کے شمال مشرق میں واقع انتہائی دشوار گزار پہاڑی سلسلے تورگی میں کیا جا رہا ہے اور وہاں پہاڑوں کے اندر زیر زمین انتہائی جدید قسم کی لیبارٹری قائم کی گئی ہے۔ اس لیبارٹری کو خلا میں موجود سراغ لگانے والے خلائی سیاروں سے بچانے کے لئے اس پر ایک خاص قسم کا سپرے کیا گیا ہے جو بظاہر نظر نہیں آتا لیکن اس سپرے سے ایسی نظر نہ آنے والی شعاعیں نکلتی رہتی ہیں جن کی وجہ سے سراغ لگانے والے خلائی سیاروں کی مشینری اس کا سراغ نہیں لگا سکتی۔ ایکریمیا کے صرف ایک سیارے میں ایسی جدید ترین مشینری

موجود تھی جس نے اس لیبارٹری کا سراغ لگا لیا اور پھر ہمارے تحقیقاتی ذرائع نے بہت طویل جدوجہد کے بعد اس لیبارٹری میں کام کرنے والے ایک ایسے آدمی کو ٹریس کر لیا جو کسی انتہائی ضروری کام کے لئے پاکیشیا کے دارالحکومت آیا ہوا تھا۔ پھر ہمارے خصوصی ایجنٹوں نے اس سے تفصیلی پوچھ گچھ کی جس کے نتیجے میں یہ ساری باتیں سامنے آئی ہیں۔ چنانچہ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کام کو مکمل ہونے سے پہلے ختم کر دیا جائے۔ ان جراثیموں پر کام ایک سائنس دان ڈاکٹر عبدالحق نامی کر رہا ہے اور یہ سارا فارمولا اور یہ سارا کام اس کا تیار کردہ ہے۔ ڈاکٹر عبدالحق طویل عرصے تک کارمن کی ایک خفیہ جراثیمی لیبارٹری میں کام کرتا رہا ہے۔ اس نے اس فارمولے پر ابتدائی کام بھی کارمن کی لیبارٹری میں کیا اور جب وہ اس میں ابتدائی طور پر کامیاب ہو گیا تو اس نے خفیہ طور پر حکومت پاکیشیا سے رابطہ کیا اور پھر دیگر اہم مسلم ممالک سے خفیہ طور پر فنڈ حاصل کر کے یہ جدید ترین لیبارٹری بنائی گئی۔ اس لیبارٹری تک پہنچنے اور وہاں کے کوڈز وغیرہ کا تو علم ہو گیا ہے اس لئے ایجنٹ وہاں تک آسانی سے پہنچ سکتے ہیں۔ اس مشن کے لئے دو تجویزوں پر غور و فکر کیا گیا۔ ایک تو یہ کہ وہاں سے ان جراثیموں کا تحقیقاتی فارمولا حاصل کیا جائے اور اس لیبارٹری کو تباہ کر دیا جائے۔ دوسری تجویز یہ ہے کہ اس ڈاکٹر عبدالحق کو وہاں سے اغوا کر کے ایکریمیا لے آیا جائے اور اس لیبارٹری کو تباہ کر دیا جائے۔ لیکن دوسرے طریقے کو

ناقابل عمل قرار دے کر ترک کر دیا گیا ہے کیونکہ وہاں سے اس ڈاکٹر کو زندہ سلامت نکال کر ایکریمیا نہیں لایا جا سکتا کیونکہ یہ علاقہ جہاں لیبارٹری ہے اس کے قریب ایک مسلم ملک آران ہے اور اس کے ساتھ دوسرا مسلم ملک بہادرستان ہے۔ یہ دونوں ملک چونکہ مسلم بھی ہیں اور پاکیشیا کے حلیف بھی ہیں اس لئے وہاں سے اسے نکالا نہیں جا سکتا۔ صرف پاکیشیا کا ایک ہمسایہ ملک کافرستان ہے جہاں سے اسے نکالا جا سکتا ہے لیکن وہاں تک اس ڈاکٹر کو پہنچانے کے لئے پورا پاکیشیا کراس کرنا پڑے گا اس لئے آخرکار حتمی طور پر طے کیا گیا ہے کہ وہاں سے تحقیقاتی فارمولا حاصل کر کے اس ڈاکٹر عبدالحق اور اس لیبارٹری کو مکمل طور پر تباہ کر دیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت ایکریمیا کے پیش نظر ایک اور انتہائی خطرہ بھی موجود تھا۔ وہ ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو دنیا کی انتہائی خطرناک سیکرٹ سروس سمجھا جاتا ہے اور اس کی فائل میں بہت بڑے بڑے کارنامے موجود ہیں اور اس مشن کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہی بن سکتی ہے۔ اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ایک آدمی علی عمران کو ٹاپ ڈینجرس ایجنٹ سمجھا جاتا ہے اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران اور اس کا چیف یا ان کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کسی کو کوئی معلومات حاصل نہیں ہیں۔ اس سروس کو انتہائی کامیابی سے انتہائی خفیہ رکھا گیا ہے اس لئے یہ

فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس مشن کو اس انداز میں مکمل کیا جائے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اول تو اس کی آخر تک خبر ہی نہ ہو سکے اور اگر اس کے باوجود ہو جائے تو پھر اس سروس سے بھی نمٹا جائے لیکن مشن کو ہر صورت میں مکمل کیا جائے اور کافی سوچ بچار کے بعد حکومت ایکریمیا نے یہ مشن کراؤن ایجنسی کے سپرد کیا ہے اور اس سلسلے میں یہ میٹنگ کال کی گئی ہے"...... چوتھے آدمی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا جبکہ اس دوران باقی تینوں خاموش اور تقریباً بے حس و حرکت بیٹھے رہے۔ اس چوتھے آدمی نے یہ سب کچھ بتا کر جیب سے ایک خاکی رنگ کا لفافہ نکالا اور اسے اپنے سامنے میز پر رکھ لیا۔

"باس میرے خیال کے مطابق تو یہ دنیا کا آسان ترین مشن ہے"...... ایک ادھیڑ عمر آدمی نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

"وہ کس طرح مسٹر روگر"...... باس نے چونک کر پوچھا۔ اس کے چہرے کے عضلات سکڑ سے گئے تھے۔

"وہ اس طرح باس کہ لیبارٹری کا علاقہ بھی معلوم ہے۔ اس کے اندر تک جانے کا راستہ بھی معلوم ہے۔ اس کے کوڈز بھی معلوم ہیں اور پھر یہ علاقہ پاکیشیا کے دارالحکومت سے بھی انتہائی دور ہے اس لئے انتہائی تیز ترین ایجنٹ صرف چند گھنٹوں میں یہ مشن آسانی سے مکمل کر سکتے ہیں اور جب تک اس کے بارے میں وہاں کے حکام کو علم ہو گا وہ ایجنٹ واپس ایکریمیا بھی پہنچ چکے ہوں گے۔ میں نے تو اس سے بھی کٹھن اور تقریباً ناممکن مشن مکمل کئے ہوئے

ہیں"۔ ادھیڑ عمر روگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ کا خیال ہے کہ ایکریمیا کے اعلیٰ حکام احمق ہیں کہ اس قدر آسان مشن انہوں نے کراؤن ایجنسی کے سپرد کیا ہے۔ ایکریمی حکام کے مطابق یہ دنیا کا مشکل ترین مشن ہے کیونکہ اب تک پاکیشیا سیکرٹ سروس کا جو ریکارڈ سامنے آیا ہے اس کے مطابق مشن کے بارے میں انہیں کسی نہ کسی طرح معلومات مل جاتی ہیں اور اس کے بعد پاکیشیا سیکرٹ سروس کے انتہائی تیز رفتار اور خطرناک ایجنٹ اس انداز میں حرکت میں آتے ہیں کہ سب کچھ آناً فاناً ختم ہو جاتا ہے اور اس لیبارٹری کی حفاظت کے لئے یقیناً صرف لیبارٹری کے اندر یا باہر ہی انتظامات نہیں کئے گئے ہوں گے بلکہ یقیناً اس پورے علاقے میں بھی ان کے آدمی موجود ہوں گے جو کسی بھی مشکوک آدمی کی باقاعدہ نگرانی کرتے ہوں گے اور اطلاعات اوپر پہنچاتے ہوں گے۔ یہ میں صرف ایک امکانی بات کر رہا ہوں۔ اس طرح شاید سیکرٹ سروس کو علم ہو جاتا ہو گا"...... باس نے کہا۔

"باس میرا خیال ہے کہ ہم دو مشن سامنے رکھیں۔ ایک مشن تو اصل ہو اور دوسرا فرضی۔ دوسرا مشن ایسا ہو کہ اس میں سیکرٹ سروس کو دارالحکومت میں ہی الجھا دیا جائے جبکہ اصل مشن اطمینان سے پورا کر لیا جائے"...... دوسرے ادھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

"نہیں مسٹر ڈارمن۔ یہ طریقہ کار الٹا ہمارے خلاف ہو جائے گا کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ایک مکمل سروس ہے جو صرف چند

افراد پر مشتمل نہیں ہے اس لئے وہ دونوں جگہوں پر بیک وقت کام کر سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں دوسرا مشن فضول ثابت ہو گا"۔ باس نے کہا۔

"باس کیا میں کچھ کہہ سکتی ہوں"...... اس عورت نے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

"ہاں مادام ٹریسی۔ آپ فرمائیں"...... باس نے کہا۔

"باس ہمیں اپنی پوری توجہ اصل مشن پر رکھنی چاہئے لیکن یہ مشن انتہائی تیز رفتاری سے مکمل کیا جائے اور اگر مشن کے دوران سیکرٹ سروس آئے تو ہمارے پاس ایسے ایجنٹ اور ایسے وسائل ہونے چاہئیں کہ ان سے آسانی سے نمٹا جا سکے اور ساتھ ہی مشن بھی مکمل کر لیا جائے"...... مادام ٹریسی نے جواب دیا۔

"اس کے لئے آپ کے ذہن میں کیا طریقہ کار ہے مادام ٹریسی"۔ باس نے کہا۔

"اس علاقے کے بارے میں پہلے ابتدائی معلومات حاصل کی جائیں۔ لازماً کہیں نہ کہیں کوئی کان کنی ہو رہی ہو گی یا کسی علاقے کو ڈویلپ کرنے کے لئے کام ہو رہا ہو گا۔ بہرحال کہیں نہ کہیں کام ہو رہا ہو گا۔ اسے مرکز بنا کر وہاں اپنا کیمپ بنایا جائے تاکہ ہم کسی کی نظروں میں مشکوک نہ ہو سکیں اور اس دوران مشن مکمل کر لیا جائے۔ اس کے لئے پورا سیکشن کام کرے گا"...... مادام ٹریسی نے جواب دیا۔

"گڈ شو۔ یہ واقعی قابل عمل تجویز ہے۔اب میں مزید بتاتا ہوں۔ میرے ذہن میں بھی یہ تجویز موجود تھی اس لئے میں نے اپنے ذرائع سے اس علاقے کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں۔جس علاقے میں لیبارٹری ہے اس علاقے کو چتاکی کہا جاتا ہے۔چتاکی میں ایک پہاڑی علاقہ ہے جسے کولی کہا جاتا ہے۔کولی ایک قصبہ ہے لیکن اس قصبے کے ارد گرد کا علاقہ انتہائی صحت افزا ہے اور وہاں ایسے مقامات ہیں جو سیاحوں کے لئے انتہائی پرکشش ہیں۔حکومت پاکیشیا نے اس سارے علاقے کولی کو سیاحوں کے لئے انتہائی پرکشش بنا دیا ہے۔وہاں نئے ہوٹل، نئے گیسٹ ہاؤس اور کلب وغیرہ بھی تیار کئے گئے ہیں اور وہاں تک پختہ سڑکیں بھی تعمیر کی گئی ہیں اور ایک ایئرپورٹ بھی بنایا گیا ہے۔اس کے نتیجے میں اب غیر ملکی سیاح بھی خاصی بڑی تعداد میں دارالحکومت سے کولی آتے جاتے رہتے ہیں۔ اس کولی سے مغرب کی طرف ایک اور علاقہ ہے جسے کاہان کہا جاتا ہے۔یہ کاہان کولی سے تقریباً دس کلو میٹر کے فاصلے پر ہے لیکن ان دونوں علاقوں کے درمیان کوئی پختہ سڑک نہیں ہے البتہ کاہان سے پختہ سڑک قریبی بڑے شہر باسنی کو جاتی ہے۔کاہان میں قبل از مسیح کا ایک قدیم شہر محکمہ آثار قدیمہ نے دریافت کیا ہے۔وہاں میوزیم بھی بنایا گیا ہے اور ریسٹ ہاؤس بھی۔آثار قدیمہ کے شوقین سیاح مقامی افراد کی جیپوں کے ذریعے کولی سے کاہان بھی آتے جاتے رہتے ہیں اور باسنی سے بھی کاہان جانے والے کاہان سے کولی آجاتے ہیں

اور لیبارٹری ان دونوں علاقوں کے درمیان پہاڑی علاقے میں واقع ہے۔ویسے تو اسے انتہائی خفیہ رکھا گیا ہے لیکن اس آدمی کے ذریعے اس لیبارٹری تک جانے والے خفیہ راستے کا ایک نشان معلوم ہوا ہے کہ وہاں ایک پہاڑی چٹان کی شکل قدرتی طور پر عقاب جیسی ہے اس لئے اس علاقے کو عقابوں کی وادی بھی کہا جاتا ہے۔اس چٹان کے قریب سے راستہ نکلتا ہے جو زیر زمین لیبارٹری تک پہنچتا ہے۔لیبارٹری میں سازو سامان عموماً جیپوں کے ذریعے کاہان سے وہاں لے جایا جاتا ہے یا کولی سے، اس لئے ہماری ایجنسی کا کیمپ کولی میں بھی لگایا جا سکتا ہے اور کاہان میں بھی۔اس طرح اس مشن کو مکمل کیا جا سکتا ہے"...... باس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ ہمارا سیکشن وہاں سیاحوں کے روپ میں جائے اور مشن مکمل کرے"...... روگر نے کہا۔

"ہاں۔اس کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں ہے کیونکہ یہ انتہائی پسماندہ علاقہ ہے۔وہاں غیر ملکی کو اگر معمولی سا بھی مشکوک سمجھ لیا جائے تو اسے گولی مار دی جاتی ہے۔یہ وہاں کی قدیم قبائلی روایت ہے کیونکہ اس پورے علاقے میں قبائلی رہتے ہیں البتہ اب حکومت نے ان قبائلی سرداروں کے ساتھ باقاعدہ معاہدہ کیا ہے کہ وہ سیاحوں کو تحفظ دیں گے۔چنانچہ اس معاہدے کے تحت سیاحوں کو خصوصی تحفظ حاصل ہوتا ہے لیکن اس کے لئے پاکیشیا حکومت سے باقاعدہ سیاحوں کو خصوصی کارڈ جاری کئے جاتے ہیں۔صرف اسے

سیاح سمجھا جاتا ہے جس کے پاس وہ خصوصی کارڈ ہو ورنہ اسے مشکوک سمجھا جاتا ہے اور چونکہ حکومت سیاحت کی ترقی کی خاطر بہت سے اقدامات کر رہی ہے تاکہ وہاں زیادہ سے زیادہ سیاح آسکیں اس طرح حکومت کو خطیر زرمبادلہ ملتا ہے اس لئے وہاں سیاحوں کو کچھ نہیں کہا جاتا اس لئے ہمارے آدمی صرف وہاں سیاحوں کے روپ میں ہی جا سکتے ہیں" ...... باس نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے باس۔ اب بات پوری طرح سمجھ میں آگئی ہے۔ اب آپ حکم دیں کہ ہم میں سے کس نے یہ مشن مکمل کرنا ہے" ۔ ڈارمن نے کہا۔

"یہی بات میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ میرے نزدیک آپ تینوں کے سیکشن کراون ایجنسی کی روح ہیں لیکن اس مشن پر ایک سیکشن کو ہی بھیجا جا سکتا ہے اس لئے آپ خود فیصلہ کریں کہ کون وہاں جائے گا لیکن ایک بات میں بتا دوں اس مشن میں کامیابی کی گارنٹی چاہئے۔ ناکامی کی صورت میں پورے سیکشن کے ڈیتھ آرڈر خود بخود جاری ہو جائیں گے، سیکشن چیف سمیت" ...... باس نے کہا۔

" باس یہ مشن آپ میرے سیکشن کو دے دیں" ...... ڈارمن نے کہا۔

" میرا سیکشن بھی اس مشن پر کام کرنے کے لئے تیار ہے اور میں سو فیصد کامیابی کی گارنٹی دیتا ہوں" ...... روگر نے کہا۔

" آپ خاموش ہیں مادام ٹریسی۔ کیا آپ اپنے سیکشن کو یہ مشن نہیں دینا چاہتیں" ...... باس نے قدرے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں اس لئے خاموش ہوں باس کہ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ روگر اور ڈارمن صرف جذباتی طور پر آفرز کر رہے ہیں حالانکہ یہ مشن ہر لحاظ سے ٹریسی سیکشن کا حق ہے اور میرا خیال ہے کہ آپ نے اپنے طور پر لازماً یہ مشن ٹریسی سیکشن کے سپرد کرنے کا فیصلہ کر رکھا ہوگا" ...... مادام ٹریسی نے پہلی بار مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب۔ یہ خیال تمہارے ذہن میں کیسے اور کیوں آیا ہے" ...... باس نے سخت لہجے میں کہا اور روگر اور ڈارمن بھی حیرت بھری نظروں سے مادام ٹریسی کی طرف دیکھنے لگے۔

" اس لئے باس کہ ڈارمن اور روگر دونوں میں سے کسی کا سیکشن بھی آج تک یورپ اور ایکریمیا سے باہر نہیں گیا۔ ایشیائی ممالک میں تو قطعاً نہیں گیا" ...... مادام ٹریسی نے کہا۔

" تو کیا ہوا۔ غیر ملکی سیاح ایسے بھی تو ہو سکتے ہیں جو پہلی بار وہاں جا رہے ہوں" ...... باس نے کہا۔

" وہاں کا مزاج یورپ اور ایکریمیا سے مختلف ہے باس اور وہاں مشن اس طرح مکمل نہیں ہو گا کہ ہم گن اٹھائے لیبارٹری میں داخل ہو جائیں گے اور مشن مکمل کر کے آ جائیں گے۔ وہاں کے مقامی لوگوں کو ساتھ ملانا ہو گا اس لئے وہاں کا مزاج اور خاص طور پر مقامی زبان سمجھنا یا بولنا اس مشن کے لئے انتہائی ضروری ہے اور

آپ جانتے ہیں کہ میرا سیکشن طویل عرصے تک کافرستان میں کام کر چکا ہے اور میرے سیکشن نے دو تین چھوٹے چھوٹے مشن پاکیشیا میں بھی مکمل کئے ہیں اس لئے ہم وہاں کا مزاج بھی سمجھتے ہیں اور ہمیں ان لوگوں کو ڈیل کرنے کے طریقے بھی آتے ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہ مشن ٹریسی سیکشن زیادہ آسانی اور یقینی کامیابی کے ساتھ مکمل کر سکتا ہے"...... مادام ٹریسی نے کہا۔

"کیا تمہارا ٹکراؤ کبھی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہو چکا ہے"۔ باس نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ لیکن اس عمران سے میں اچھی طرح واقف ہوں اور نہ صرف واقف ہوں بلکہ وہ میرا دوست بھی ہے"...... مادام ٹریسی نے کہا تو باس سمیت سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"دوست۔ کیا مطلب"...... باس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کو معلوم ہے کہ کراؤن ایجنسی میں شامل ہونے سے پہلے میں گریٹ لینڈ کی سرکاری ایجنسی ٹساگو میں طویل عرصے تک کام کرتی رہی ہوں۔ ٹساگو کا چیف رابرٹ اس عمران کا بڑا گہرا دوست تھا اور میں چیف کی گرل فرینڈ تھی اور اس کے ساتھ رہتی تھی۔ چنانچہ جب بھی عمران گریٹ لینڈ آتا تو وہ رابرٹ سے ضرور ملتا تھا اور اس سے میری بھی ملاقات ہوتی تھی۔ وہ انتہائی بے تکلف ٹائپ آدمی ہے اس لئے وہ مجھ سے بھی خاصا بے تکلف تھا"...... مادام ٹریسی نے

کہا۔

"تو کیا اسے معلوم تھا کہ تم ٹساگو کی ایجنٹ ہو"...... باس نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ اسے صرف اتنا معلوم تھا کہ رابرٹ ٹساگو کا چیف ہے۔ میرے متعلق اسے صرف اتنا علم تھا کہ میں رابرٹ کی دوست ہوں اور میں ایک کاروباری فرم میں کام کرتی ہوں۔ چیف رابرٹ بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرح ٹساگو کو ہمیشہ خفیہ رکھتا تھا"۔ مادام ٹریسی نے جواب دیا۔

"رابرٹ کے ہلاک ہو جانے کے بعد تمہاری وہاں کیا پوزیشن رہی تھی"...... باس نے پوچھا۔

"رابرٹ کی ہلاکت کے بعد میں صرف ایک سال تک ٹساگو میں رہی پھر میں نے اسے چھوڑ دیا اور ایکریمیا آگئی اور تب سے میں کراؤن ایجنسی میں کام کر رہی ہوں۔ اس دوران عمران سے ملاقات نہیں ہوئی اور نہ کوئی رابطہ رہا ہے"...... مادام ٹریسی نے جواب دیا۔

"اگر یہ مشن تمہیں دیا جائے تو تم کیا اس عمران سے ملو گی"۔ باس نے کہا۔

"نہیں باس۔ وہ انتہائی خطرناک حد تک ذہین آدمی ہے۔ اگر میں اس سے ملی تو وہ لامحالہ چونک پڑے گا اور پھر کسی عفریت کی طرح میرے پیچھے لگ جائے گا اس لئے میں تو وہاں سیاح کے روپ میں

جاؤں گی اور اپنا مشن مکمل کروں گی۔ہاں اگر وہاں اس عمران سے اچانک ٹکراؤ ہو گیا تو پھر میں اس کے ساتھ نتھی ہو جاؤں گی اور اس طرح مجھے ان کے خلاف کام کرنے میں آسانی ہو جائے گی"....... مادام ٹریسی نے کہا۔

"گڈ۔اب تم دونوں کا کیا خیال ہے"....... باس نے روگر اور ڈارمن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے باس کہ یہ مشن واقعی مادام ٹریسی کا ہے ہمارا نہیں ہے"....... روگر نے کہا اور ڈارمن نے بھی اس کی تائید کر دی۔

"میں آپ دونوں کی مشکور ہوں"....... مادام ٹریسی نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوکے اب فیصلہ ہو گیا کہ یہ مشن ٹریسی سیکشن مکمل کرے گا۔ مادام ٹریسی تم میرے ساتھ آؤ اور آپ دونوں اب جا سکتے ہیں"۔ باس نے اٹھتے ہوئے کہا تو وہ تینوں اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر باس تو اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جدھر سے وہ آیا تھا اور مادام ٹریسی اس کے پیچھے چل پڑی جبکہ روگر اور ڈارمن دونوں دوسرے دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

عمران کی سپورٹس کار خاصی تیز رفتاری سے دارالحکومت سے باہر جانے والی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عمران کار میں اکیلا تھا۔ دارالحکومت سے تقریباً ڈیڑھ سو کلو میٹر کے فاصلے پر ایک شہر راگرم تھا اور راگرم میں پروفیسر اسلم رہائش پذیر تھے۔ پروفیسر اسلم ایکریمیا کی سٹار یونیورسٹی میں پڑھاتے تھے اور اب ریٹائر ہو کر وہ ایکریمیا چھوڑ کر اپنی اکلوتی بیٹی کے ساتھ مستقل طور پر پاکیشیا واپس آ گئے تھے۔ پروفیسر اسلم کی بیٹی جبین نوجوان بھی تھی اور خوبصورت بھی لیکن ایک ایکسیڈنٹ میں جبین کی دونوں ٹانگیں اس طرح ٹوٹ گئی تھیں کہ باوجود ایکریمیا کے ڈاکٹروں کے علاج کے وہ پوری طرح ٹھیک نہ ہو سکی تھی اس لئے جبین بیساکھیوں کے ذریعے چلتی تھی اور عام طور پر وہ وہیل چیئر کے ذریعے بھی اپنے گھر میں حرکت کرتی رہتی تھی۔ چونکہ ایک لحاظ سے وہ معذور ہو چکی تھی

اس لئے اس نے شادی نہ کی تھی اور پروفیسر اسے اپنے ساتھ پاکیشیا اس لئے لے آیا تھا کہ شاید یہاں کوئی نوجوان اس سے شادی پر آمادہ ہو سکے کیونکہ راگرم میں ان کی خاصی بڑی آبائی جائیداد تھی اور پروفیسر نے ساری عمر یونیورسٹی میں پڑھاتے ہوئے جو کچھ جمع کیا تھا اور پھر ریٹائر ہونے پر انہیں یونیورسٹی سے جو کچھ ملا تھا وہ سب انہوں نے یہاں پاکیشیا کے قومی بینک میں ٹرانسفر کرا لیا تھا اور یہ اکاؤنٹ جبین کے نام تھا۔ ویسے تو اراضی پر لگے ہوئے باغات سے اتنی آمدنی ہو جاتی تھی کہ جبین ساری عمر آسائش سے گزار سکتی تھی اور اس کے اکاؤنٹ میں اس قدر بھاری رقم موجود تھی کہ جبین شاہانہ انداز سے زندگی گزار سکتی تھی لیکن معذوری نے جبین کو اس قدر مایوس کر دیا تھا کہ وہ انتہائی گھٹ کر رہ گئی تھی اور یوں لگتا تھا جیسے وہ بیس بائیس سال کی نوجوان لڑکی کی بجائے کوئی بوڑھی کھوسٹ عورت ہو۔ اسے بننے سنورنے یا اچھے کپڑے پہننے کا قطعاً کوئی شوق نہ تھا اور نہ ہی وہ فنکشنز وغیرہ اٹنڈ کرتی تھی۔ بس سارا دن اپنے کمرے میں کرسی پر بیٹھی رہتی تھی۔ پروفیسر اسلم سے عمران کی ملاقات دارالحکومت کے ایک ہوٹل میں اچانک ہو گئی تھی۔ چونکہ پروفیسر نے کافی بڑی عمر میں ایکریمیا میں شادی کی تھی اور پھر جبین کی پیدائش بھی ان کی شادی کے کافی عرصے بعد ہوئی تھی اس لئے پروفیسر ریٹائر بھی ہو گئے تھے لیکن جبین ابھی نوجوان تھی۔ پروفیسر کی بیوی اور جبین کی والدہ اس وقت جبین کے ساتھ اس کار میں

موجود تھی جس کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا اور اس ایکسیڈنٹ میں جبین کی ٹانگیں ٹوٹ گئی تھیں لیکن اس کی والدہ ہلاک ہو گئی تھی اس لئے اب پروفیسر اسلم اور جبین دونوں اکیلے راگرم میں رہتے تھے۔ عمران کو جب پروفیسر کے حالات کا علم ہوا تو اسے بہت افسوس ہوا اور وہ کئی بار راگرم جا کر پروفیسر اور جبین سے بھی مل چکا تھا۔ پروفیسر اسلم الیکٹرونکس کا ماہر تھا اور وہ ساری عمر الیکٹرونکس کی ہی تعلیم دیتے رہے تھے اس لئے انہیں الیکٹرونکس کے مضمون میں خاصی مہارت حاصل تھی اور پھر اس کے ساتھ ساتھ ان کا ذہن اس مضمون میں خاصا چلتا بھی تھا اور انہیں نت نئی ایجادوں کا بھی شوق تھا اس لئے انہوں نے راگرم میں اپنی رہائش گاہ میں ایک چھوٹی سی لیبارٹری بھی بنا رکھی تھی جہاں وہ اپنے طور پر تجربات کرتے رہتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ عمران اکثر فارغ ہوتے ہی راگرم چلا جاتا تھا اور پھر اس کی پروفیسر اسلم سے گھنٹوں الیکٹرونکس کی نئی نئی ایجادات پر بحث ہوتی رہتی تھی۔ عمران پروفیسر کی ذہانت اور ان کی معلومات سے نہ صرف بے حد متاثر تھا بلکہ اس نے ان سے بہت کچھ سیکھا بھی تھا۔ آج وہ پروفیسر کی کال پر راگرم جا رہا تھا کیونکہ پروفیسر نے اسے فون کر کے اپنے ایک نئے فارمولے کے بارے میں بتایا تھا جس پر وہ اب ریسرچ کرنا چاہتے تھے۔ عمران کے لئے بھی چونکہ یہ ایک نئی چیز تھی اس لئے عمران اس پر تفصیل سے بات کرنے کے لئے راگرم جا رہا تھا۔ اس نے پروفیسر کو اپنے آنے کی اطلاع دے دی تھی اس لئے

اسے یقین تھا کہ پروفیسر اسلم اس کا منتظر ہو گا۔ وہ کار چلاتے ہوئے بھی اس فارمولے کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا جس کے بارے میں پروفیسر نے فون پر مختصر طور پر بتایا تھا کہ اچانک عمران بے اختیار چونک پڑا جب اس نے سڑک کے کنارے کھڑے ایک بوڑھے کو ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے دیکھا۔ بوڑھا وہاں سے گزرنے والی کاروں کو روکنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن کاریں رکے بغیر تیزی سے گزرتی چلی جا رہی تھیں جبکہ بوڑھے کے چہرے پر انتہائی پریشانی کے تاثرات اتنی دور سے بھی نمایاں نظر آ رہے تھے۔ بوڑھا سیدھا سادھا سا دیہاتی لگ رہا تھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں لاٹھی تھی۔ اس نے دیہاتیوں جیسا لباس پہن رکھا تھا۔ عمران نے کار اس بوڑھے کے قریب لے جا کر روک دی۔

"کیا بات ہے بابا"...... عمران نے کھڑکی سے سر نکال کر پوچھا۔

"بیٹے میں نے راگرم جانا ہے لیکن میری ٹانگ میں اچانک درد اٹھا ہے جس کی وجہ سے میں چل نہیں سکتا اگر تم مجھ بوڑھے پر رحم کھاؤ تو مجھے راگرم تک پہنچا دو"...... بوڑھے نے انتہائی سہمے ہوئے اور لجاجت بھرے لہجے میں کہا تو عمران دروازہ کھول کر نیچے اترا۔

"آؤ بابا"...... عمران نے کہا اور پھر اسے بازو سے پکڑ کر اس نے کار کی سائیڈ سیٹ پر اسے بٹھایا۔ اس کی لاٹھی بھی کار کے اندر کر کے اس کے ہاتھ میں دے دی اور پھر کار کا دروازہ بند کر کے وہ مڑا اور واپس ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔

"اللہ تمہیں جزا دے گا بیٹے۔ مجھے دو گھنٹے ہو گئے ہیں لوگوں کی منتیں کرتے۔ اول تو کوئی رکتا نہیں اور اگر کوئی رکتا ہے تو مجھے جھڑک کر چلا جاتا ہے۔ میں نے بسوں کو بھی اشارہ کیا لیکن کوئی رکا ہی نہیں۔ اگر یہ اچانک میری ٹانگ میں درد نہ اٹھتا تو میں خود ہی چلا جاتا"...... بوڑھے نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"بابا آپ دارالحکومت سے پیدل راگرم جا رہے ہیں کیا"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں بیٹے۔ اتنا طویل سفر میں پیدل کیسے کر سکتا ہوں۔ یہاں قریب ہی میری بیٹی بیاہی ہوئی ہے۔ وہ بیمار تھی۔ میں اسے پوچھنے گیا تھا۔ اب واپس راگرم جا رہا ہوں۔ یہاں سے تو پیدل جا سکتا ہوں لیکن ٹانگ میں کبھی کبھی اچانک درد اٹھتا ہے جو مجھے کئی روز کے لئے معذور کر دیتا ہے اور جب میں سڑک پر پہنچا تو اچانک درد اٹھا اور میں نہ آگے جانے کا رہا اور نہ پیچھے"...... بوڑھے نے جواب دیا۔

"آپ راگرم میں اکیلے رہتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں بیٹے۔ راگرم میں میرے ساتھ میری بیوی اور ایک بیوہ بیٹی رہتی ہے"...... بوڑھے نے جواب دیا۔

"کیا آپ کی وہاں اراضی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اوہ نہیں بیٹے۔ اراضی کے مالک تو بڑے لوگ ہوتے ہیں۔ میں تو غریب آدمی ہوں۔ میں جوانی میں آموں کے باغ میں کام کرتا رہا ہوں۔ اب بوڑھا ہو گیا ہوں اس لئے اب کام نہیں کر سکتا البتہ باغ

کے مالک نے میری طویل خدمات کے عوض مجھ پر مہربانی کرتے ہوئے ایک چھوٹا سا احاطہ دے رکھا ہے جس میں دو کمرے بنے ہوئے ہیں۔ میں وہاں اپنی بیوی اور بیوہ بیٹی کے ساتھ رہتا ہوں۔ میری بیوی اور بیٹی دونوں چٹائیاں بنتی ہیں۔ یہ چٹائیاں ایک آدمی شہر لے جا کر فروخت کرتا ہے اس طرح ہمیں روٹی کھانے کو مل جاتی ہے"...... بوڑھے نے جواب دیا۔

"کتنی آمدنی ہو جاتی ہے ان چٹائیوں سے"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"آمدنی کیسی بیٹے۔ میری بیوی بھی میری طرح بوڑھی ہے اس لئے وہ تو بس بیٹی کا ہاتھ بٹاتی ہے جبکہ میری بیٹی چٹائیاں بنتی ہے۔ اب تم خود سوچو کہ ایک عورت کتنی چٹائیاں بن سکتی ہے۔ بہر حال اللہ کا شکر ہے کہ ہمیں کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلانا پڑتا"۔ بوڑھے نے کہا۔

"آپ کے دوسرے رشتہ دار تو ہوں گے۔ کیا وہ مدد نہیں کرتے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں بیٹے۔ آج کل مہنگائی کا زمانہ ہے وہ بے چارے بھی میری طرح غریب ہیں۔ وہ اپنی پوری کریں یا ہماری امداد کریں۔ پھر میں بھی کسی سے لینا اچھا نہیں سمجھتا"...... بوڑھے نے جواب دیا۔

"آپ کی بیٹی کیسے بیوہ ہو گئی"...... عمران نے پوچھا۔

"اللہ کی مرضی یہی تھی بیٹے۔ میرا داماد بھی باغ میں کام کرتا تھا۔

اسے ایک زہریلے سانپ نے کاٹ لیا اور وہ مر گیا۔ اس طرح میری بیٹی بیوہ ہو گئی"...... بوڑھے نے جواب دیا۔

"کیا آپ نے اپنی بیٹی کی دوسری شادی نہیں کی"...... عمران نے پوچھا۔

"میری بیٹی بانجھ ہے کیونکہ اس کا شوہر شادی سے پانچ سال بعد فوت ہوا اور ان پانچ سالوں میں ان کی اولاد نہیں ہوئی۔ بانجھ عورت سے اور وہ بھی بیوہ سے کون شادی کرتا ہے۔ سب کو اولاد چاہئے"...... بوڑھے نے کہا۔

"سب کو اولاد چاہئے سے آپ کا کیا مطلب ہے۔ میں سمجھا نہیں"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"بیٹے دیہات میں ہم غریب لوگوں کے لئے اولاد کمائی کا ذریعہ ہوتی ہے۔ تھوڑے بڑے ہو کر وہ باغوں میں کام کر کے، کسی کے گھر کام کر کے اور کھیتوں میں کام کر کے کچھ نہ کچھ کما لیتے ہیں اس طرح ان کے ماں باپ کی مدد ہوتی رہتی ہے اس لئے یہاں صرف اس عورت کو اچھا سمجھا جاتا ہے جو زیادہ سے زیادہ اولاد پیدا کر سکے۔ بانجھ عورت کو ایک تو منحوس سمجھا جاتا ہے دوسرا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ خاندان پر بوجھ ہوتی ہے"...... بوڑھے نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"یہ تو ظلم ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں بیٹے ہے تو واقعی ظلم لیکن اب کیا کیا جائے مجبوری ہے"۔

بوڑھے نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد راگرم شہر کو جانے والی سڑک آ گئی۔

"بس مجھے یہیں اتار دیجئے آگے میں گرتا پڑتا چلا جاؤں گا۔ تمہاری بے حد مہربانی کہ تم نے مجھ بوڑھے پر مہربانی کی ہے"...... بوڑھے نے کہا۔

"میں بھی راگرم جا رہا ہوں بابا اس لئے اطمینان سے بیٹھے رہیں"...... عمران نے کہا تو بوڑھا بے اختیار چونک پڑا۔

"راگرم کس کے پاس"...... بوڑھے نے چونک کر پوچھا۔

"پروفیسر اسلم کے پاس۔ آپ جانتے ہیں انہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ جو غیر ملک سے اب آئے ہیں اور ان کی بیٹی معذور ہے"۔ بوڑھے نے کہا۔

"ہاں وہی۔ وہ میرے استاد ہیں"...... عمران نے کہا۔

"بڑے اچھے اور نیک آدمی ہیں۔ سارا راگرم ان کی تعریف کرتا ہے"...... بوڑھے نے جواب دیا۔

"آپ کا نام کیا ہے بابا"...... عمران نے پوچھا۔

"میرا نام کرم دین ہے بیٹے"...... بوڑھے نے جواب دیا۔

"آپ راگرم میں کہاں رہتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"جس کے پاس تم جا رہے ہو بیٹے اس کی حویلی سے مغرب کی طرف کچھ فاصلے پر ایک باغ ہے۔ اس کے قریب ہی احاطہ ہے"۔

کرم دین نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر راگرم پہنچ کر عمران کرم دین کے بتانے پر پہلے اس کے احاطے پر گیا۔ یہ ایک کچا اور انتہائی خستہ حال مکان تھا۔ عمران نے جب وہاں اس احاطے کے سامنے کار جا کر روکی تو وہاں سے گزرنے والے دیہاتی رک کر حیرت سے کار کو دیکھنے لگے۔ عمران نیچے اترا اور اس نے دوسری طرف سے آکر کار کا دروازہ کھولا اور پھر پہلے کرم دین کی لاٹھی باہر نکالی اور پھر کرم دین کو باہر نکلنے میں مدد دی۔ کرم دین مسلسل اسے دعائیں دے رہا تھا۔ اسی لمحے احاطے کے کھلے دروازے میں سے ایک بوڑھی عورت اور ایک نوجوان دیہاتی لڑکی باہر آ گئی۔ شاید وہ کار کو احاطے کے سامنے رکتے دیکھ کر باہر آئی تھیں۔

"یہ میری بیوی اور یہ میری بیٹی ہے"...... کرم دین نے اپنی بیوی اور بیٹی کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور ان دونوں نے عمران کو سلام کیا۔

"بیٹے میرا احاطہ اس قابل نہیں ہے کہ میں تمہیں بٹھا سکوں ورنہ میرا دل یہی چاہ رہا تھا کہ میں تمہیں بٹھا کر کم سے کم پانی کا ایک گلاس ہی پلا دوں۔ تم جیسے فرشتے اس دور میں کم ہی ملتے ہیں"۔ بوڑھے نے کہا۔

"میں پھر آؤں گا بابا آپ سے ملنے۔ اب مجھے اجازت دیں"۔ عمران نے کہا اور پھر وہ بابا اور اس کی بیوی کو سلام کر کے کار میں بیٹھا اور اس نے کار آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ پروفیسر اسلم کی حویلی پہنچ

چکا تھا۔ پروفیسر اسلم کے پاس دو مرد ملازم تھے۔ ان میں سے ایک شہر کا تھا جبکہ دوسرا یہاں کا دیہاتی تھا۔ شہر کا تو باورچی تھا جو کھانا پکاتا تھا کیونکہ پروفیسر کی بیٹی معذور ہونے کی وجہ سے کھانا نہ پکا سکتی تھی اور دوسرا دیہاتی ملازم سودا سلف لانے کے لئے رکھا گیا تھا۔ عمران کا استقبال اس سودا سلف لانے والے ملازم جس کا نام اکبر تھا، نے آگے بڑھ کر کیا تھا۔ عمران چونکہ کئی بار یہاں آچکا تھا اس لئے دونوں ملازم اس سے نہ صرف اچھی طرح واقف تھے بلکہ عمران کی مزاحیہ باتوں اور حرکتوں کی وجہ سے وہ اس سے خاصے بے تکلف بھی تھے۔

"اوہ اکبر اعظم صاحب موجود ہیں"....... عمران نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔ وہ اکبر کو اکبر اعظم کہتا تھا اور دیہاتی اکبر اپنے اس نام سے بے حد خوش ہو جاتا تھا۔

"سلام صاحب۔ پروفیسر صاحب آپ کا بہت دیر سے انتظار کر رہے ہیں"....... اکبر نے سلام کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"پروفیسر صاحب کو کوئی بات کرنے والا نہیں ملتا اس لئے انہوں نے تو میرا انتظار کرنا تھا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اکبر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ان سے بات آپ ہی کر سکتے ہیں صاحب۔ ہماری جرأت ہی نہیں ہوتی۔ وہ بڑی جلدی غصے میں آجاتے ہیں"....... اکبر نے عمران کے ساتھ اندرونی طرف کو بڑھتے ہوئے کہا۔

"بڑھاپے میں آدمی چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ جب تم بوڑھے ہو گے تو

مجھے یقین ہے کہ کاٹ کھانے کو دوڑو گے"....... عمران نے کہا تو اکبر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"صاحب ایک بات عرض کروں۔ اگر آپ ناراض نہ ہوں"....... اچانک اکبر نے کہا تو عمران چلتے چلتے ٹھٹھک کر رک گیا۔

"کیا بات ہے۔ خیریت"....... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"صاحب بی بی جی کے پاس بھی آپ کچھ دیر بیٹھ جایا کریں۔ وہ اکیلی بیٹھی رہتی ہیں۔ آپ اچھی باتیں کرتے ہیں ان کا بھی دل بہل جائے گا"....... اکبر نے کہا۔

"کیا بی بی نے میرے بارے میں کچھ کہا ہے تمہیں"....... عمران نے کہا۔

"نہیں جی۔ وہ تو بات ہی بہت کم کرتی ہیں۔ میں تو اپنے طور پر کہہ رہا ہوں"....... اکبر نے کہا۔

"میں ان سے ملتا تو ہوں لیکن بہرحال ٹھیک ہے میں تمہارے مشورے پر ضرور عمل کروں گا"....... عمران نے کہا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ وہ پروفیسر کے کمرے کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ"....... عمران نے کمرے میں داخل ہوتے ہی بڑے خشوع و خضوع سے کہا تو کرسی پر بیٹھے ہوئے پروفیسر اسلم بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے۔

"وعلیکم السلام۔ آؤ میں تو کافی دیر سے تمہارا انتظار کر رہا تھا۔ آؤ

بیٹھو"...... پروفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر عمران ان سے مصافحہ کر کے ان کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

" اکبر اعظم نے بھی راستے میں مجھ سے یہی بات کہی ہے اور میں نے اسے بتایا ہے کہ پروفیسر صاحب کو سننے والا نہیں ملتا جبکہ مجھے فخر ہے کہ میں اچھا سامع ہوں اس لئے انہوں نے میرا انتظار تو کرنا ہی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو پروفیسر بے اختیار ہنس پڑے۔

" ویسے تمہاری بات درست بھی ہے۔ کیونکہ میری بیٹی تو ویسے ہی الگ تھلگ رہتی ہے اور اب میں ملازموں سے تو الیکٹرونکس کی تھیوریوں پر بات کرنے سے رہا لیکن تمہارا انتظار کرنے کی اصل وجہ یہ ہے کہ تم سے بات کر کے حقیقتاً میری اپنی ذہنی تسلی ہو جاتی ہے"...... پروفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" یہ تو آپ کا حسن ظن ہے پروفیسر صاحب ورنہ میں تو آپ کے مقابل طفل مکتب سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا البتہ جبین کے بارے میں مجھے تشویش ہے۔ اس عمر میں اسے بننا سنورنا چاہئے۔ لوگوں سے ملنا جلنا چاہئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مجھے خود اس کے بارے میں فکر رہتی ہے۔ میں بوڑھا آدمی ہوں۔ کسی بھی وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرا بلاوا آ سکتا ہے اور میرا کوئی بیٹا بھی نہیں ہے اور نہ کوئی دوسرا رشتہ دار ہے۔ جبین

لڑکی بھی ہے اور معذور بھی۔ نجانے کیا ہو گا"...... پروفیسر نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" ویسے تو پوری کائنات کا نظام اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور وہ ہماری سوچ سے بھی زیادہ بہتر انداز میں نظام چلاتا ہے لیکن معاف کیجئے پروفیسر صاحب آپ نے بھی اسے الگ تھلگ رکھا ہوا ہے۔ اس گھر میں کوئی عورت ملازم نہیں ہے۔ آپ کسی کنبے کو گھر میں رکھیں اس طرح جبین کو ان سے باتیں کرنے اور ان کے مسائل سمجھنے کا موقع ملے گا۔ وہ پڑھی لکھی سمجھدار لڑکی ہے لامحالہ وہ اپنے لئے کوئی نہ کوئی راستہ خود ہی تلاش کر لے گی۔ میرا مطلب ہے کوئی سماجی کام جس سے اس کا دل بہل سکے اور اس کے لوگوں سے رابطے بھی ہو سکیں"...... عمران نے کہا۔

" تمہاری بات ٹھیک ہے۔ میں نے خود بھی یہ بات سوچی تھی لیکن میں یہاں اب آیا ہوں مجھے معلوم ہی نہیں کہ کس پر اعتبار کیا جا سکتا ہے"...... پروفیسر نے کہا۔ اسی لمحے اکبر ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس نے میز پر چائے کے برتن اور سنیکس کی پلیٹیں رکھنی شروع کر دیں۔

" اکبر اعظم تم نے شادی بھی کی ہے یا نہیں"...... عمران نے اکبر سے پوچھا۔

" جی نہیں۔ اکبر نے پروفیسر کی طرف دیکھتے ہوئے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ پروفیسر سے بے حد

ڈرتا ہے۔

" دیہات میں تو بہت جلد شادی ہو جاتی ہے تمہاری اب تک کیوں نہیں ہوئی"....... عمران نے کہا۔

" جناب میرے پاس نہ ہی رقم ہے اور نہ ہی وٹے میں دینے کے لئے رشتہ"....... اکبر نے کہا تو عمران اور پروفیسر دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

" کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"....... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جناب ہمارے دیہات میں رشتے ایک مخصوص نظام کے تحت ہوتے ہیں۔ یا تو رشتہ بدلے میں ملتا ہے مطلب ہے کہ جہاں میری شادی ہو اس خاندان کے کسی فرد کو میں اپنے خاندان میں سے رشتہ دوں۔ اسے ہمارے دیہات میں وٹہ کہا جاتا ہے یا پھر کافی بڑی رقم ہو جو میں وٹے کے عوض دے کر رشتہ لوں"....... اکبر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تو تمہارے خاندان میں کوئی رشتہ نہیں ہے دینے کے لئے"۔ عمران نے چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

" نہیں جناب۔ میں اپنے ماں باپ کا اکلوتا لڑکا ہوں اور میرے ماں باپ دونوں ہی بچپن میں ایک بس کے حادثے میں ہلاک ہو گئے تھے۔ رشتہ داروں نے مجھے قبول نہیں کیا۔ میں ایک زمیندار کے گھر ملازمت کر کے بڑا ہوا۔ پھر بڑے ہونے پر انہوں نے مجھے کہا کہ میں

باغ میں کام کروں لیکن پھر بڑے صاحب سے ملاقات ہو گئی اور انہوں نے مجھ پر مہربانی کی اور اپنے پاس رکھ لیا"....... اکبر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے میں پروفیسر صاحب سے سفارش کروں گا کہ تمہارے بارے میں کچھ سوچیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جی مہربانی"....... اکبر نے کہا اور سلام کر کے ٹرالی دھکیلتا ہوا باہر چلا گیا۔

"یہاں ہر طرف مسائل ہی مسائل ہیں۔نئے سے نئے مسائل۔ کس کس کے بارے میں سوچا جائے"....... اکبر کے جانے کے بعد پروفیسر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" مسائل تو ہر جگہ ہوتے ہیں پروفیسر صاحب لیکن ہمارے ہاں مسائل کو حل کرنے کے لئے معاون قوتیں موجود نہیں ہیں۔ میرا مطلب ہے ایسی سماجی تنظیمیں جو مختلف مسائل پر کام کر سکیں جبکہ دوسرے ممالک میں سماجی تنظیموں کا جال بچھا ہوا ہوتا ہے اس لئے مسائل پیدا تو ہوتے ہیں لیکن ساتھ ساتھ آسانی سے حل بھی ہو جاتے ہیں"....... عمران نے کہا اور پروفیسر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر چائے کے دوران پروفیسر نے اپنی نئی ایجاد پر بات شروع کر دی اور پھر تقریباً دو گھنٹوں تک اس بارے میں عمران کے ساتھ ان کی تفصیلی بات ہوتی رہی۔ ابھی بات ختم نہ ہوئی تھی کہ اچانک پاس

پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو پروفیسر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس پروفیسر اسلم بول رہا ہوں"...... پروفیسر نے کہا اور پھر دوسری طرف سے آنے والی بات سنتے رہے۔ چونکہ فون میں لاؤڈر نہ تھا اور عمران بھی کافی فاصلے پر بیٹھا ہوا تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز اس تک نہ پہنچ رہی تھی اور عمران ویسے بھی اس طرف متوجہ نہ تھا کیونکہ ظاہر ہے پروفیسر کے فون سے اسے کیا دلچسپی ہو سکتی تھی۔ وہ ایک اور معاملے پر سوچنے میں مصروف تھا۔

" اوہ اس قدر خفیہ لیبارٹری۔ یہ تو بڑا مسئلہ بن جائے گا"۔ اچانک پروفیسر کی آواز عمران کے کانوں میں پڑی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔

" اچھا ٹھیک ہے۔ پھر آپ ہی کو سب بندوبست کرنا پڑے گا"...... پروفیسر نے دوسری طرف سے بات سننے کے بعد کہا۔

" اوکے میں آپ کی کال کا انتظار کروں گا"...... پروفیسر نے کہا۔

" اوہ نہیں۔ ڈاکٹر عبدالحق مجھے اپنے ملک کے لئے کام کر کے بے حد مسرت ہو گی"...... پروفیسر نے دوسری طرف سے بات سننے کے بعد کہا اور پھر خدا حافظ کہہ کر انہوں نے رسیور رکھ دیا۔

" کس لیبارٹری کی بات ہو رہی تھی پروفیسر"...... عمران نے کہا تو پروفیسر بے اختیار چونک پڑے۔

" ملک کے شمال مشرقی پہاڑی علاقے میں حکومت کی کوئی خفیہ

لیبارٹری ہے۔ وہاں حفاظتی سائنسی نظام میں کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے۔ وہاں کے انچارج ڈاکٹر عبدالحق ہیں۔ وہ کارمن میں ساری عمر کام کرتے رہے ہیں۔ ایکریمیا بھی ان کا آنا جانا تھا۔ ان سے کافی طویل ملاقاتیں رہیں۔ پھر وہ پاکیشیا میں شفٹ ہو گئے۔ میں جب یہاں آیا تو ایک بار دارالحکومت کی ایک سائنس کانفرنس میں ان سے ملاقات ہو گئی تو میں نے انہیں اپنا فون نمبر دیا تھا۔ اب انہی کا فون تھا۔ وہ چاہتے ہیں کہ میں اس فرض کو ادا کروں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ حکومت کی ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری ہے اس لئے وہ کسی دوسرے آدمی پر اعتماد نہیں کر سکتے"...... پروفیسر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" کیا کوئی اسلحے کی لیبارٹری ہے"...... عمران نے کہا۔

" یہ تو مجھے معلوم نہیں البتہ یہ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر عبدالحق جراثیموں پر اتھارٹی ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ ایسے جراثیم جو ہتھیاروں میں استعمال ہوتے ہیں"...... پروفیسر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" پھر تو یہ لیبارٹری بھی جراثیمی ہتھیاروں کی تحقیق پر مبنی ہو گی۔ بہرحال اب مجھے اجازت دیں میں کچھ دیر جبین کے پاس بیٹھنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" نہیں۔ دوپہر کا کھانا کھائے بغیر تم نہیں جاؤ گے۔ چلو میں بھی تمہارے ساتھ جبین کے پاس چلتا ہوں"...... پروفیسر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑے ہوئے تو عمران بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

جبین اپنے کمرے میں وہیل چیئر پر بیٹھی ہوئی تھی۔ عمران اور پروفیسر کو اندر آتے دیکھ کر وہ چونک پڑی۔ اس نے ان دونوں کو سلام کیا۔

" وعلیکم السلام۔ جگ جگ جیو"....... عمران نے بڑے بوڑھوں کی طرح کہا تو جبین بے اختیار ہنس پڑی اور پروفیسر بھی مسکرانے لگے۔

"آپ کی عمر اب اتنی زیادہ تو نہیں ہے عمران صاحب کہ آپ نے بوڑھوں جیسی باتیں شروع کر دیں"....... جبین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں تو بوڑھا ہونے کی ریہرسل کر رہا تھا۔ بوڑھے ہونے کے بڑے فائدے ہوتے ہیں۔ آسانی سے لفٹ مل جاتی ہے۔ خواتین بھی اعتبار کر لیتی ہیں۔ اپنے وہ تجربات بیان کرنے کا بھی موقع مل جاتا ہے جو کبھی کئے ہی نہیں ہوتے"....... عمران نے کہا تو جبین بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" آپ واقعی دلچسپ باتیں کرتے ہیں"....... جبین نے ہنستے ہوئے کہا۔

" میں دلچسپ کام بھی کرتا رہتا ہوں"....... عمران نے کہا تو جبین بے اختیار چونک پڑی۔

" اچھا وہ کون سے"....... جبین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میرا مطلب ہے لوگوں کی بے لوث امداد۔ بڑا دلچسپ کام ہوتا ہے۔ بڑا لطف آتا ہے اس میں"....... عمران نے جواب دیا تو جبین

نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" میرا بھی بڑا دل چاہتا ہے سماجی کام کرنے کے لئے لیکن کیا کروں"....... جبین نے اداس سے لہجے میں کہا۔

" آپ میری شاگرد بن جائیں پھر آپ کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں آئے گی اور آپ بڑے بھرپور انداز میں سماجی کام کر سکیں گی"....... عمران نے کہا تو جبین بے اختیار چونک پڑی۔

" آپ کی شاگرد۔ کیا مطلب۔ اس کا کیا فائدہ ہو گا"....... جبین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے یہ فائدہ ہو جائے گا کہ ایک من مٹھائی اور تیس گز کی پگڑی مل جائے گی اور آپ کو یہ فائدہ ہو گا کہ آپ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کی شاگرد کہلائیں گی"....... عمران نے کہا تو اس بار جبین کے ساتھ ساتھ پروفیسر بھی بے اختیار ہنس پڑے۔

" آپ یہ چیزیں ویسے ہی لے لیں مجھ سے۔ میں سمجھی تھی کہ آپ نے کوئی تنظیم بنا رکھی ہے سماجی خدمات کے سلسلے میں"....... جبین نے کہا۔

" تنظیم کا کیا ہے۔ ابھی بن جاتی ہے۔ آپ میں اور پروفیسر تینوں اس کے ممبر بن جاتے ہیں اور تنظیم خدمت انسانیت تیار۔ شرط تو صرف خلوص اور خدمت خلق کا جذبہ ہے۔ اگر یہ ہو تو پھر کسی تنظیم کی ضرورت نہیں رہتی"....... عمران نے کہا تو جبین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اگر آپ واقعی یہ دلچسپ کام کرنے کا جذبہ رکھتی ہیں تو میں آپ کو دو ٹارگٹ دے سکتا ہوں"....... عمران نے کہا۔

"اچھا۔ وہ کون سے"....... جبین نے چونک کر تحسین بھرے لہجے میں کہا۔

"میں یہاں آ رہا تھا تو راستے میں ایک بوڑھا شخص مجھے سڑک کے کنارے کھڑے ملا"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بوڑھے کو کار میں بٹھانے سے لے کر اسے اس کے گھر تک پہنچانے اور اس سے ہونے والی باتوں کی تفصیل بتا دی۔

"یہ نیکی کا کام تو آپ نے کر لیا ہے لیکن میں کیا کروں"۔ جبین نے کہا۔

"آپ اس خاندان کو اپنی حویلی میں رکھ لیں۔ وہ یہاں کام بھی کریں گے اور آپ کو اس بزرگ عورت اور اس کی بیٹی کی صورت میں بات چیت کرنے، یہاں کے مقامی مسائل سے آگاہ ہونے اور ان کے ذریعے انہیں حل کرنے کا موقع مل جائے گا"....... عمران نے کہا۔

"اوہ عمران بیٹے اگر یہ لوگ اچھے ہیں تو مجھے تمہاری یہ تجویز منظور ہے"....... پروفیسر نے کہا۔

"مجھے تو اچھے ہی لگتے ہیں کیونکہ جو لوگ محنت کر کے رزق حلال کماتے ہیں اور باوجود تنگی کے کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے وہ واقعی اچھے ہوتے ہیں"....... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب۔ آپ کی تجویز واقعی مجھے بھی بے حد پسند آئی ہے۔ میں بھی یہاں خود کو اکیلی محسوس کرتی ہوں"۔ جبین نے کہا۔

"دوسرا ٹارگٹ تو تم نے پوچھا ہی نہیں"....... عمران نے کہا تو جبین اور پروفیسر بے اختیار چونک پڑے۔

"دوسرا ٹارگٹ کیا ہے"....... جبین نے حیران ہو کر پوچھا۔

"آپ کے ملازم کو رشتہ نہیں ملتا جبکہ بوڑھے کی بیوہ بیٹی سے بانجھ ہونے کی وجہ سے کوئی رشتہ نہیں کرتا جبکہ بانجھ پن اگر ہوا بھی سہی تو بہرحال قابل علاج ہوتا ہے۔ آپ چاہیں تو ان کی شادی کرا سکتی ہیں لیکن یہ کام اس وقت ہونا چاہئے جب دونوں اس پر رضامند ہوں"....... عمران نے کہا تو جبین کا چہرہ بے اختیار چمک اٹھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ واقعی انتہائی دلچسپ کام ہے۔ اوہ آپ نے واقعی مجھے ایک راستہ دکھا دیا ہے۔ میں آپ کی انتہائی شکر گزار ہوں"....... جبین نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران بیٹے دیکھو تمہاری وجہ سے میری بیٹی کس قدر خوش ہے۔ پلیز تم میرے ساتھ اس خاندان کے پاس چلو۔ میں خود ان سے بات چیت کر کے انہیں یہاں لے آتا ہوں"....... پروفیسر نے کہا۔

"ہاں۔ آیئے میرے ساتھ اور مس جبین بھی ہمارے ساتھ چلیں گی"....... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں بھی ساتھ جاؤں گی"...... جبین نے کہا اور عمران اور پروفیسر دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ جبین بھی وہیل چیئر پر ان کے ساتھ ہی کمرے سے باہر آ گئی۔ پھر وہ پورچ میں پہنچ گئے جہاں پروفیسر نے اسے بازو سے پکڑ کر کار کی سائیڈ سیٹ پر بٹھایا اور پھر خود بھی عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے جبکہ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران خود تھا اور دوسرے لمحے کار تیزی سے مڑ کر گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

دارالحکومت کی ایک جدید کالونی کی کوٹھی کے ایک کمرے میں مادام ٹریسی موجود تھی۔ مادام ٹریسی کو اپنے سیکشن سمیت یہاں آئے ہوئے دو روز ہو گئے تھے۔ یہاں پہنچ کر ایک روز تو وہ ایک ہوٹل میں ٹھہرے رہے پھر انہوں نے ایک پراپرٹی ڈیلر کی مدد سے یہ کوٹھی حاصل کر لی اور ہوٹل سے یہاں شفٹ ہو گئے۔ کاغذات کی رو سے وہ سب سیاح تھے۔ ان کے پاس بین الاقوامی ادارہ سیاحت کے خصوصی کارڈ بھی موجود تھے۔ مادام ٹریسی کے سیکشن میں چار مرد اور دو عورتیں تھیں اور وہ سب یہاں آئے ہوئے تھے۔ مادام ٹریسی کے کمرے میں اس وقت ایک لڑکی جس کا نام ماریانا تھا، موجود تھی۔ باقی ساتھیوں کو مادام ٹریسی نے مختلف کاموں کے لئے بھیجا ہوا تھا اس لئے کوٹھی میں اس وقت یہ دونوں ہی موجود تھیں۔

"مادام آپ نے اس مشن کے لئے کوئی پلاننگ تو بہرحال کی ہو

گی"...... ماریانا نے کہا تو سوچ میں ڈوبی ہوئی ٹریسی بے اختیار چونک پڑی۔

" ہاں ظاہر ہے اس قدر اہم مشن بغیر پلاننگ کے کیسے مکمل ہو سکتا ہے"...... مادام ٹریسی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میرا تو خیال ہے کہ یہ انتہائی آسان مشن ہے"...... ماریانا نے کہا تو مادام ٹریسی بے اختیار مسکرا دی۔

" وہ کیسے"...... مادام ٹریسی نے کہا۔

"آپ نے ایکریمیا سے روانگی سے پہلے جو بریفنگ دی ہے اس کے مطابق تو لیبارٹری کے بارے میں معلومات موجود ہیں اس میں داخلے کے کوڈ بھی معلوم ہیں اور ہمیں بہرحال ایسی تربیت حاصل ہے کہ ہم اندر داخل ہو کر اپنا مشن مکمل کر لیں اور کسی کو علم تک نہ ہو سکے۔ خصوصی اسلحے کا بھی ظاہر ہے آپ نے کوئی نہ کوئی بندوبست کیا ہوا ہو گا۔ پھر کیا مسئلہ ہے"...... ماریانا نے کہا۔

" تمہاری بات بظاہر درست ہے لیکن میرا تجربہ ہے کہ جو مشن جس قدر آسان نظر آتا ہے اتنا ہی کٹھن ہوتا ہے۔ وہاں کے حفاظتی انتظامات یقیناً اس انداز کے ہوں گے کہ ہم آسانی سے اندر داخل نہ ہو سکیں گے اور سب سے بڑا مسئلہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بچنے کا ہے"...... مادام ٹریسی نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی۔

" میں دیکھتی ہوں"...... ماریانا نے کہا اور اٹھ کر کمرے کے

بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس کے ساتھ ایک ایکریمی نوجوان تھا۔

" کیا رپورٹ ہے جیکب"...... مادام ٹریسی نے اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اسلحہ مل گیا ہے مادام ہمارے مطلب کا"...... جیکب نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" کوئی پرابلم تو نہیں ہوا"...... مادام ٹریسی نے پوچھا۔

" جی نہیں۔ جس کا ریفرنس آپ نے دیا تھا اس نے خود ہی سارا انتظام کر دیا تھا"...... جیکب نے جواب دیا۔

" اور وہ جیپ"...... مادام ٹریسی نے کہا۔

" وہ بھی لے آیا ہوں لیکن اس نے اس کی پوری قیمت لے لی ہے کیونکہ اس کا کہنا ہے کہ وہ کاروں اور جیپوں کے معاملے میں اسی اصول پر کام کرتا ہے"...... جیکب نے کہا تو مادام ٹریسی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے مزید تین مرد اور ایک نوجوان لڑکی بھی واپس آ گئی۔ اس لڑکی کا نام ڈیانا تھا اور وہ ماریانا کی ہی ہم عمر تھی جبکہ مردوں کے نام راجر، جیکسن اور فورڈ تھے اور مادام ٹریسی ان سے رپورٹیں لیتی رہی۔

" مادام ایک بات میں خصوصی طور پر آپ کو بتانا چاہتا ہوں"۔ فورڈ نے کہا۔

" کیا"...... مادام ٹریسی نے چونک کر پوچھا۔

"میں نے اور ڈیانا نے جیپ پر کولی سے کاہان تک کا سفر کیا ہے تاکہ راستہ چیک کر لیا جائے۔ یہ راستہ انتہائی ویران ہے۔ وہاں دور دور تک کوئی آدمی نظر نہیں آیا۔ میں نے جیپ کے ڈرائیور سے پوچھا تو اس نے عجیب سی بات کی۔ اس کا کہنا ہے کہ ان پہاڑی علاقوں میں کوئی آدمی پیدل نہیں چل سکتا۔ اگر کوئی چلے تو چند لمحوں میں وہ لاش میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ کوئی پراسرار آگ اچانک کسی پہاڑی کے رخنے سے نکلتی ہے اور اسے جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ یہاں بھوت پریت رہتے ہیں البتہ کار یا جیپ میں سوار افراد محفوظ رہتے ہیں"...... فورڈ نے کہا تو مادام ٹریسی بے اختیار ہنس پڑی۔

"ظاہر ہے اب لوگوں کو یہ تو نہیں بتایا جا سکتا کہ یہاں کوئی خفیہ لیبارٹری ہے۔ بہرحال تم نے وہ چٹان دیکھی ہے جس کے اندر راستہ ہے"...... مادام ٹریسی نے کہا۔

"جی ہاں۔ وہی دیکھنے تو ہم گئے تھے۔ ہمیں یہ معلوم نہ تھا کہ یہ چٹان راستے کی کس سمت ہے اس لئے ایک طرف کا خیال میں نے رکھا اور دوسری طرف کا خیال ڈیانا نے اور پھر وہ چٹان مجھے نظر آ گئی لیکن مادام وہاں کوئی راستہ نہیں ہے اور یہ چٹان بھی قدرتی ہے۔ انسانی ہاتھوں کی بنائی ہوئی نہیں ہے"...... فورڈ نے جواب دیا۔

"راستہ خفیہ ہو گا۔ میرے پاس فائل موجود ہے۔ ابھی میں نے اسے پڑھا نہیں۔ میں چاہتی تھی کہ خود سارا ماحول چیک کر لوں پھر

اسے پڑھوں تاکہ اسے زیادہ اچھی طرح سمجھ سکوں"...... مادام ٹریسی نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اب تم اپنی رپورٹ دو جیکسن اور راجر"...... مادام ٹریسی نے اپنے دو دوسرے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مادام ہم نے کولی میں ایک ایسی رہائش گاہ حاصل کر لی ہے جو شہر سے قدرے ہٹ کر ہے اور وہاں کسی قسم کی کوئی مداخلت بھی نہیں ہے"...... جیکسن نے کہا۔

"گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ اب ہم وہاں پہنچ کر کام کا آغاز کر سکتے ہیں"...... مادام ٹریسی نے کہا۔

"یس مادام۔ لیکن آپ کا پلان کیا ہے۔ یہ تو بتائیں"...... اس بار ڈیانا نے کہا۔

"پہلے تو میں فورڈ کے ساتھ اپنے والی جیپ پر سوار ہو کر کولی سے کاہان جاؤں گی اور اس راستے کا جائزہ لوں گی۔ اس کے بعد پلان کے مطابق ہم نے وہاں اس چٹان کے ساتھ سٹاپر ایکس نصب کر دینا ہے اور پھر واپس آ جائیں گے۔ اس کے بعد ہم رات کے اندھیرے میں وہاں جائیں گے اور سٹاپر ایکس کو آپریٹ کر کے وہاں موجود تمام حفاظتی انتظامات کو زیرو کر دیں گے۔ پھر ہم لیبارٹری میں داخل ہوں گے اور وہاں سے فارمولا حاصل کر کے لیبارٹری کے اندر الیون الیون نصب کر کے واپس کولی آ جائیں گے۔ پھر ریموٹ کنٹرول کی مدد سے الیون الیون فائر کر دیا جائے گا اس طرح وہ لیبارٹری مکمل

طور پر تباہ ہو جائے گی۔ فارمولا لے کر ڈیانا اور فورڈ بائی ایئر دارالحکومت پہنچ جائیں گے۔ دارالحکومت سے اسے خصوصی کوریئر کے ذریعے ایکریمیا بھجوا دیا جائے گا۔ ہم اس دوران وہاں رہیں گے۔ گھومیں گے پھریں گے اور پھر واپس دارالحکومت آجائیں گے اور یہاں سے واپس چلے جائیں گے"...... مادام ٹریسی نے کہا۔

" لیکن مادام لیبارٹری کی تباہی کے بعد تو اس سارے علاقے کو چیک کیا جائے گا"...... جیکسن نے کہا۔

" ہاں۔ اسی لئے تو ہم وہاں رکیں گے۔ ہمارے کاغذات اصل ہیں۔ ہمارے پاس کچھ بھی موجود نہ ہو گا اس لئے ہمیں کسی قسم کی پرواہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور اگر ہم فوری واپس چلے گئے تو پھر البتہ وہ ہماری طرف سے مشکوک ہو سکتے ہیں"...... مادام ٹریسی نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

عمران نے ناشتے کے بعد میز کے ایک کونے میں موجود اخبارات کے بنڈل میں سے ایک اخبار نکالا اور پھر اسے پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ ابھی اس نے اخبار پر سرسری سی نظریں ہی دوڑائی تھیں کہ اچانک پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے نظریں اخبار پر ہی رکھتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب میں جبین بول رہی ہوں۔ راگرم سے آپ کی شاگرد"...... دوسری طرف سے جبین کی مسکراتی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

" کمال ہے۔ کیا کنجوسی کا دور آگیا ہے کہ نہ مٹھائی نہ پگڑی اور شاگرد ہونے کا انتہائی اعلیٰ اعزاز بھی تم نے حاصل کر لیا ہے"۔

عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے جبین بے اختیار ہنس پڑی۔

"اسی لیئے تو میں نے فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے جبین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ ذرا پہلے فون کر لیتیں تو کم از کم میرے ناشتے کا خرچہ تو بچ جاتا۔ مٹھائی کھا کر ہی گزارا کر لیتا"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے جبین ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ وہ واقعی بے حد خوش نظر آ رہی تھی۔

"آپ کو اس قدر مٹھائی کھلاؤں گی کہ آپ دس پندرہ سال تک کوئی اور چیز کھا ہی نہ سکیں گے۔ اکبر کی شادی بابا کرم دین کی بیٹی سے طے ہو گئی ہے اور عمران صاحب میں نے بابا کرم دین کی بیٹی کا چیک اپ بھی کرایا ہے۔ وہ بانجھ نہیں ہے اس لئے آپ کو فون کیا ہے کہ آپ نے اس شادی میں ضرور شرکت کرنی ہے۔ آئندہ سوموار کو شادی ہے۔ ڈیڈی بھی بے حد خوش ہیں اور وہ اس طرح انتظامات کر رہے ہیں جیسے اکبر ان کا بیٹا ہو"...... جبین نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم نے دونوں ٹارگٹ پورے کر لیئے ہیں اب تمہیں نیا ٹارگٹ دینا چاہیئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے اپنے طور پر اور کام بھی کیا ہے عمران صاحب۔ بابا کرم دین کی بیٹی سے معلومات کر کے میں نے راگرم میں ایک ہنر

سکھانے والا سکول بنوا دیا ہے۔ یہاں کی وہ عورتیں جنہیں کوئی ایسا ہنر آتا ہو جس سے کمائی کی جا سکے۔ میں نے انہیں وہاں تنخواہ پر ملازم رکھ لیا ہے اور راگرم کی غریب خواتین اور لڑکیاں چٹائیاں بننے، آزار بند بننے، سوئیٹر بننے اور اس طرح کے بے شمار کام سیکھ رہی ہیں۔ سامان میں سپلائی کرتی ہوں اور میں نے ایسا بندوبست بھی کر لیا ہے کہ یہ سارا سامان دارالحکومت کی مختلف دکانوں پر فروخت ہو جائے۔ اس طرح جو آمدنی ہو گی وہ آئندہ کام کے اخراجات نکال کر ان عورتوں اور لڑکیوں میں تقسیم کر دی جائے گی اور مجھے یقین ہے کہ یہ سلسلہ انتہائی کامیاب رہے گا اور غریب خواتین اس طرح کام کر کے معقول کمائی کر کے خوشحال ہو جائیں گی"...... جبین نے کہا۔

"ویری گڈ۔ یہ تم نے واقعی ایسا کام کیا ہے جو صدقہ جاریہ ہے۔ ویری گڈ۔ وہاں یہ سلسلہ کامیاب ہو جائے گا تو تم اسے ارد گرد کے دوسرے علاقوں میں بھی پھیلا دینا۔ اس طرح تم بھی مصروف رہو گی اور اس پورے علاقے میں بھی خوشحالی آ جائے گی۔ ویری گڈ۔ اب تو مجھے تمہیں مٹھائی اور تیس گز کا دوپٹہ دینا پڑے گا تاکہ میں تمہارا شاگرد بن سکوں"...... عمران نے کہا۔

"اس حوصلہ افزائی کا بے حد شکریہ۔ ویسے دیکھا جائے تو اس سارے سلسلے کی بنیاد آپ ہی ہیں ورنہ میں تو اکیلے رہ کر نفسیاتی مریضہ بنتی جا رہی تھی"...... جبین نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بہر حال یہ شادیوں والا کام بھی ساتھ ساتھ کرتی رہنا اسے نہ چھوڑ دینا" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ضرور کروں گی لیکن اب میں زبردستی تو کسی کی شادی کرنے سے رہی۔ یہ ہو سکتا ہے کہ جس غریب لڑکی کی شادی ہو اسے امداد دی جائے" ...... جبین نے کہا۔

"جس طرح تم نے اکبر کی شادی کا ٹارگٹ پورا کیا ہے اسی طرح کسی اور کو ٹارگٹ بنا لو اور اس کے لئے کوشش کرو اور اگر تمہارے پاس ٹارگٹ نہ ہو تو ٹارگٹ میں دے دیتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"اچھا کون ہے وہ" ...... جبین نے چونک کر پوچھا۔

"میرا باورچی ہے۔ آغا سلیمان پاشا آل ورلڈ ککس ایسوسی ایشن کا اعزازی صدر ہے۔ مونگ کی دال پکانے کا سپیشلسٹ ہے۔ بڑا رعنا جوان ہے" ...... عمران نے جان بوجھ کر اونچی آواز میں کہا تاکہ اس کی آواز باورچی خانے میں موجود سلیمان کے کانوں تک پہنچ جائے۔

"وہ تو دارالحکومت میں رہتا ہے کیا وہاں آپ اس کے لئے رشتہ تلاش نہیں کر سکتے" ...... جبین نے کہا۔

"ارے شہر میں تو اس کے لئے رشتوں کی کیا کمی ہے لیکن وہ کہتا ہے کہ اسے دیہات میں رہنے والی لڑکی چاہئے کیونکہ اس کے خیال کے مطابق دیہات میں رہنے والی لڑکی سادہ مزاج، فرمانبردار اور بہترین بیوی ثابت ہوتی ہے" ...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں دیکھوں گی کہ اس کے لئے کوئی رشتہ تلاش کر سکوں لیکن آپ نے بہر حال شادی پر ضرور آنا ہے اور اگر ہو سکے تو اپنے باورچی کو بھی ساتھ لے آئیں" ...... جبین نے کہا۔

"اوکے۔ انشاء اللہ اس تقریب میں، میں ضرور شرکت کروں گا۔ پروفیسر صاحب کا کیا حال ہے۔ عمران نے کہا۔

"وہ تو دو روز ہوئے کسی لیبارٹری میں گئے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ انہیں چار پانچ روز لگ جائیں" ...... جبین نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ہاں مجھے بھی انہوں نے بتایا تھا" ...... عمران نے جواب دیا۔

"اچھا خدا حافظ" ...... جبین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے سلیمان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک پلیٹ تھی جس میں مٹھائی رکھی ہوئی تھی۔

"ارے یہ کیا۔ کہاں سے آئی ہے۔ کیا کسی ہمسائے کے بیٹا پیدا ہوا ہے" ...... عمران نے چونک کر کہا۔

"جی نہیں۔ یہ مٹھائی اس بات کی ہے کہ آپ نے بہر حال کسی میرج بیورو سے رابطہ کر لیا ہے اور یہ ایک اچھی خبر ہے"۔ سلیمان نے کہا۔

"ہاں تمہارے لئے اچھی خبر ہے۔ تم فکر مت کرو جلد ہی تمہاری یہ زبان ہمیشہ کے لئے بند ہو جائے گی" ...... عمران نے مٹھائی کا

ایک پیس اٹھاتے ہوئے کہا۔

" یہ بھی ایک اچھی خبر ہے کیونکہ سنا تو یہ ہے کہ زبان بند ہو جائے تو ذہن کام کرنا شروع کر دیتا ہے"...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" تو پھر تم خواہ مخواہ مقوی دماغ حریرے بناتے رہتے ہو۔ کیا فائدہ ان کا جب اچھا علاج تو میرج بیورو ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" وہ تو میں اس لئے کھاتا ہوں تاکہ آپ کے زیادہ بولنے سے جو میری دماغ سوزی ہوتی ہے اسے برداشت کیا جا سکے۔ اب جبکہ زبان بند ہو جائے گی تو وہ دماغ سوزی بھی ختم اور ساتھ ہی حریرے بھی ختم"...... سلیمان نے جواب دیا۔

" کیا۔ کیا مطلب۔ میں نے تمہاری زبان بند ہونے کی بات کی ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

" مجھے معلوم ہے جناب، شریف اور باحیا، نوجوان اپنا نام نہیں لیا کرتے کسی کے کاندھے پر بندوق رکھ کر چلاتے ہیں۔ بہرحال آپ بے فکر رہیں میں انہیں یہ نہیں بتاؤں گا کہ جو خصوصیات آپ نے میری بتائی ہیں وہ آپ کے اندر موجود نہیں ہیں"...... سلیمان نے کہا اور مٹھائی کی پلیٹ اٹھا کر واپس مڑ گیا۔

" ارے ارے۔ کیا ہوا۔ ابھی تو میں نے صرف ایک پیس لیا ہے۔ پلیٹ میں تو ابھی بہت سی مٹھائی موجود ہے"...... عمران نے

کہا۔

" آئندہ بہت سے مراحل آنے ہیں اور ان سب مراحل میں یہی پلیٹ ہی کام آئے گی کیونکہ مٹھائی والے ادھار کے قائل ہی نہیں ہیں"...... سلیمان نے جواب دیا۔

" تو تم یہ مٹھائی ادھار لے آئے ہو۔ کیوں"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" میں نے بتایا ہے کہ مٹھائی ادھار نہیں ملتی۔ یہ تو میں نے چکھنے کے بہانے وصول کی ہے تاکہ کوئی بڑا آرڈر دیا جا سکے اور بڑے آرڈر کے لالچ میں یہ پلیٹ بنی ہے"...... سلیمان نے مڑ کر کہا۔

" اوہ۔ پھر تو یہ آسان نسخہ ہے۔ کل کسی اور مٹھائی والی دکان پر پہنچ جانا۔ آخر دارالحکومت میں مٹھائی کی بے شمار دکانیں ہیں"۔ عمران نے اس طرح خوش ہوتے ہوئے کہا جیسے اسے بڑا آسان نسخہ ہاتھ آگیا ہو۔

" سب کو معلوم ہے کہ میں آپ کا باورچی ہوں۔ صرف اس بے چارے کو معلوم نہ تھا اس لئے بات بن گئی"...... سلیمان نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا تو عمران اس کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔ ویسے وہ سمجھ گیا تھا کہ چونکہ اس نے سلیمان کی تعریف کی ہے اس لئے وہ خوش ہو کر مٹھائی لے آیا تھا اور یہ بھی اسے معلوم تھا کہ سلیمان مٹھائی کھانے کا بہت شوقین ہے اس لئے فریج میں مٹھائی کی ایک پلیٹ مستقل طور پر

موجود رہتی تھی لیکن چونکہ عمران کو اس کا شوق نہ تھا اس لئے یہ مٹھائی صرف سلیمان کے ہی کام آتی تھی۔ عمران نے دوبارہ اخبار اٹھا لیا لیکن اسی لمحے ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)"...... عمران نے اپنی عادت کے مطابق تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ میرے آفس آ جاؤ ابھی اور اسی وقت انتہائی اہم معاملہ درپیش ہے"...... دوسری طرف سے سرسلطان نے تیز تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ سرسلطان نے کیوں فوری رابطہ ختم کیا ہے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ عمران جتنی دیر میں آفس پہنچ سکتا ہے اس سے زیادہ دیر تک اس نے باتیں ہی کرتے رہنا ہے۔ عمران مسکراتا ہوا اٹھا اور پھر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے سرسلطان کے آفس کی طرف بڑھتی چلی جا رہی تھی۔

"السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ"...... عمران نے آفس میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام۔ آؤ بیٹھو"...... سرسلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے۔ آج آپ ایکسپریس ٹرین بنے ہوئے تھے"۔ عمران

نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اب تم سے بات چیت اسی انداز میں ہی ہو سکتی ہے کیونکہ تم باتوں کا چرخہ چلا دیتے ہو اور میرے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا"۔ سرسلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوچ لیں۔ کل آپ ہی شکایت کر رہے ہوں گے"...... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"سوچ لوں گا۔ فی الحال تم یہ فائل دیکھو"...... سرسلطان نے میز کی دراز کھول کر ایک فائل نکالی اور عمران کے سامنے رکھ دی لیکن عمران ویسے ہی بے حس و حرکت بیٹھا رہا البتہ اس کی نظریں فائل کے کور پر جمی ہوئی تھیں جو بالکل سادہ تھا۔ اس پر کوئی لفظ لکھا ہوا نہ تھا۔

"کیا دیکھ رہے ہو۔ فائل پڑھو"...... سرسلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ نے حکم دیا تھا کہ فائل دیکھو میں دیکھ رہا تھا اب آپ کا حکم ہے کہ فائل پڑھو۔ آخر آپ اتنی جلدی جلدی اپنے احکامات کیوں تبدیل کرتے رہتے ہیں"...... عمران نے ہاتھ بڑھا کر فائل اٹھاتے ہوئے کہا۔

"تو تم اب انتقامی کارروائی پر اتر آئے ہو"...... سرسلطان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"انتقامی کارروائی۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ میری مجال ہے کہ

سلطان عالی وقار کے خلاف سرے سے کوئی کارروائی ہی کر سکوں۔ یہ کارروائی ٹائپ والا کام تو پولیس کرتی رہتی ہے اور انتقامی کارروائی تو بہت دور کی بات ہے"...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فائل کھولی اور پھر اس کا پہلا صفحہ پڑھنے لگا۔ پھر اس نے آدھا صفحہ پڑھ کر فائل بند کی اور واپس میز پر رکھ دی۔

"کیا ہوا۔ تم نے پوری فائل نہیں پڑھی۔ سنو عمران میں نے ایک انتہائی اہم اور ضروری میٹنگ میں جانا ہے اگر یہ میٹنگ لیٹ ہو گئی تو ایک انتہائی اہم ملکی سطح کا معاہدہ نہ ہو سکے گا اس لئے مجھے واقعی اس وقت بے حد جلدی ہے۔ تم بے شک میرے گھر آ جانا پھر اطمینان سے بیٹھ کر باتیں کرتے رہیں گے یا اگر تم کہو تو میں خود تمہارے فلیٹ پر آ جاؤں گا"...... سر سلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ نے واقعی اب میری کمزوریاں سمجھ لی ہیں۔ آپ اب تجربہ کار ہو گئے ہیں۔ ملکی سلامتی، ملکی معاہدے۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ باتیں آپ کیوں کر رہے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے جھوٹ بولنے کی عادت نہیں ہے سمجھے۔ اور نہ میں جھوٹ بولنا پسند کرتا ہوں۔ جو کچھ میں نے کہا ہے وہ حرف بحرف درست ہے"...... سر سلطان نے کہا تو عمران کے چہرے پر یکلخت انتہائی سنجیدگی طاری ہو گئی۔

"آئی ایم سوری۔ رئیلی سوری سر سلطان۔ یہ فائل میں نے پڑھ

لی ہے۔ فرمایئے میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... عمران کا لہجہ یکلخت نہ صرف انتہائی سنجیدہ ہو گیا تھا بلکہ خشک اور کھردرا بھی تھا۔

"کہاں پڑھی ہے تم نے۔ اس میں چار صفحے ہیں اور تم نے ایک صفحہ بھی پورا نہیں پڑھا"...... سر سلطان نے خشمگیں لہجے میں کہا۔

"یہ فائل شمال مشرقی پہاڑی علاقے میں واقع ایک ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری کے بارے میں ہے۔ اس کا انچارج ڈاکٹر عبدالحق ہے۔ اس کے علاوہ شاید اس بارے میں مزید تفصیلات ہوں گی"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا تو سر سلطان کے چہرے پر یکلخت شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ بات تو آخری صفحے پر ہے۔ اس صفحے پر تو یہ تفصیل ہی نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں اس لیبارٹری کے بارے میں پہلے سے معلوم ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اس لیبارٹری کو تو اس قدر ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا ہے کہ مجھے بھی آج پہلی بار اس کا علم ہوا ہے۔ اس کا علم صرف صدر مملکت اور وزارت دفاع کے ایک اہم آفیسر تک ہی محدود تھا"...... سر سلطان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا نمائندہ ہوں۔ گو میں چیف کے اختیارات استعمال نہیں کرتا لیکن اس کے باوجود جو کچھ چیف کو معلوم ہوتا ہے اس کا علم مجھے بھی ہوتا ہے اور یہ بات بہت عرصہ پہلے خصوصی طور پر طے کی گئی تھی کہ ملک میں بننے والی انتہائی اہم لیبارٹریز اور ملکی سلامتی اور دفاع سے متعلق تمام پراجیکٹس کی نہ

صرف چیف آف سیکرٹ سروس کو اطلاع دی جائے گی بلکہ اس کی فائل بھی بھجوائی جائے گی۔ اس کے باوجود یہ لیبارٹری قائم ہوئی اور نہ چیف کو اطلاع دی گئی اور نہ ہی اس کی فائل چیف کو بھیجی گئی۔ اس کوتاہی کے ذمہ داری صدر مملکت اور اس کے بعد آپ پر آتی ہے اور بطور نمائندہ خصوصی میں چیف کے اختیارات استعمال کر سکتا ہوں لیکن میں ایسا نہیں کرتا تو اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ اب چیف کی اس ملک میں کوئی اہمیت نہیں رہی یا یہ سمجھا جائے کہ ٹاپ سیکرٹ چیز کو سیکرٹ سروس کے چیف سے بھی سیکرٹ رکھا جائے"...... عمران کا لہجہ انتہائی خشک ہو گیا تھا۔

"آئی ایم سوری۔ واقعی یہ کوتاہی ہے اور میں جناب صدر صاحب کے نوٹس میں یہ کوتاہی ضرور لاؤں گا۔ تم چیف صاحب سے میری طرف سے معذرت کر لینا۔ بہرحال اگر تمہیں پہلے سے اس بارے میں علم ہے تو ٹھیک ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اس لیبارٹری میں ایک ایسا جراثیمی ہتھیار تیار کیا جا رہا ہے کہ اگر وہ تیار ہو گیا تو پوری دنیا کے جراثیمی ہتھیار اس کے مقابلے میں بچوں کے کھلونے بن جائیں گے۔ یہ فارمولا ڈاکٹر عبدالحق کا ہے۔ ڈاکٹر عبدالحق کارمن میں کام کرتے رہے ہیں۔ پھر یہ فارمولا ان کے ذہن میں آیا تو انہوں نے اس پر وہاں ابتدائی تحقیقات کیں اور جب ان تحقیقات کے نتائج مثبت آئے تو انہوں نے خفیہ طور پر حکومت پاکیشیا سے رابطہ کیا اور حکومت پاکیشیا نے چند دیگر اسلامی ممالک سے رابطے کر کے فنڈز کا

انتظام کیا اور پھر انتہائی خفیہ طور پر یہ لیبارٹری تیار کی گئی اور ڈاکٹر عبدالحق اس میں کام کر رہے ہیں۔ چونکہ جراثیمی ہتھیاروں پر بین الاقوامی پابندیاں ہیں اس لئے یہ ہتھیار انتہائی خفیہ طریقے سے تیار کئے جاتے ہیں۔ ہمارے دشمن ملک کافرستان کے بارے میں بھی ایسی معلومات ملی ہیں کہ وہ بھی جراثیمی ہتھیاروں پر بنیادی کام کر رہا ہے اس لئے جراثیمی ہتھیار بنانا ہماری مجبوری تھی اور شاید اسے اسی لئے اس قدر خفیہ رکھا گیا ہے کیونکہ جس انداز کا یہ فارمولا ہے اگر اس کے بارے میں سپر پاورز کو معلوم ہو گیا تو وہ لامحالہ اسے لے اڑیں گے"...... سرسلطان نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"پھر اب کیا ہو گیا ہے یہ بتائیں"...... عمران نے کہا۔

"اس لیبارٹری کو خطرات لاحق ہو گئے ہیں"...... سرسلطان نے جواب دیا۔

"کیا پروفیسر اسلم حفاظتی انتظامات کو درست کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے"...... عمران نے کہا تو سرسلطان بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم غیب دان ہو"...... سرسلطان نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"غیب کا علم سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی کو نہیں ہو سکتا۔ یا جسے اللہ تعالیٰ خود کچھ دے دے اسے ہو سکتا ہے اور میں تو گنہگار اور عاجز بندہ ہوں۔ میں کیسے غیب دان ہو سکتا ہوں"...... عمران نے

کہا۔

"تو پھر تمہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ پروفیسر اسلم اس کے حفاظتی نظام کو درست کر رہے تھے۔ اس کا علم تو صدر مملکت تک کو نہیں تھا"...... سر سلطان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ضروری نہیں ہے کہ جس بات کا علم صدر صاحب کو نہ ہو اس کا علم کسی اور کو بھی نہیں ہو سکتا۔ بہرحال آپ کو چونکہ جلدی ہے اس لئے بتا دیتا ہوں کہ پروفیسر اسلم سے میری بہت سی ملاقاتیں ہو چکی ہیں۔ وہ الیکٹرونکس پر اتھارٹی ہیں اور میں ان سے سیکھنے کے لئے اکثر راکرم ان کی رہائش گاہ پر جاتا رہتا ہوں۔ گذشتہ دنوں میں وہاں گیا تھا اور پھر میرے سامنے ڈاکٹر عبدالحق کا فون آیا۔ اس لیبارٹری کی بات ہوئی تو میں چونک پڑا کیونکہ مجھے اس لیبارٹری کا علم نہ تھا۔ میرے پوچھنے پر پروفیسر صاحب نے بتایا کہ شمال مشرقی پہاڑی علاقے میں خفیہ سرکاری لیبارٹری ہے۔ اس کے حفاظتی نظام میں کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے۔ اس کے انچارج ڈاکٹر عبدالحق ان کے دوست ہیں۔ انہوں نے انہیں کال کیا ہے تاکہ وہ جا کر اس گڑبڑ کو دور کر سکیں۔ اس طرح مجھے اس لیبارٹری کا بھی علم ہوا اور اس گڑبڑ کا بھی"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ بعض اوقات انتہائی حیرت انگیز اتفاقات پیش آ جاتے ہیں۔ بہرحال پروفیسر اسلم وہاں گئے۔ انہوں نے گڑبڑ ٹھیک کر دی۔ اس کے بعد وہ واپس آنے لگے۔ رات کا وقت تھا اس لئے ڈاکٹر

عبدالحق نے انہیں رات ٹھہرنے اور صبح جانے کا کہا لیکن انہوں نے فوری واپسی کی بات کی کیونکہ ان کی معذور بیٹی گھر میں اکیلی تھی۔ چنانچہ ڈاکٹر عبدالحق نے مجبوراً انہیں جانے کی اجازت دے دی۔ خصوصی جیپ میں وہ لیبارٹری سے باہر آئے لیکن جیسے ہی جیپ گھومی اس کی ہیڈ لائٹس کی روشنی میں جیپ میں سوار پروفیسر اسلم کی نظریں ایک چٹان کے پیچھے موجود ایک آلے پر پڑ گئیں۔ انہوں نے جیپ رکوائی اور جا کر اس آلے کو چیک کیا۔ یہ ایسا آلہ تھا جو انتہائی طاقتور سائنسی حفاظتی انتظامات کو زیرو کر سکتا تھا۔ یہ ریموٹ کنٹرول آلہ تھا اور اسے وہاں اس انداز میں نصب کیا گیا تھا کہ اسے نصب کرنے والے جس وقت چاہیں دور سے اسے آپریٹ کر کے لیبارٹری کے تمام حفاظتی انتظامات ختم کر سکتے تھے۔ انہوں نے اس آلے کو ناکارہ کر دیا اور پھر اسے ڈاکٹر عبدالحق کے حوالے کر کے وہ واپس آ گئے۔ ڈاکٹر عبدالحق بے حد پریشان ہوئے۔ انہوں نے صدر مملکت سے بات کی۔ صدر مملکت بھی بے حد پریشان ہوئے کیونکہ اس آلے کی وہاں موجودگی کا مطلب تھا کہ لیبارٹری کے خلاف دشمن ایجنٹ کام کر رہے ہیں۔ اس سے یہ ظاہر ہو گیا کہ لیبارٹری خفیہ نہیں رہی اور ایجنٹ بھی وہیں قریب موجود ہوں گے اور اس آلے سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں اچھی طرح معلوم ہے۔ چنانچہ ہنگامی طور پر صدر مملکت صاحب نے ماہرین وہاں بھجوائے اور تمام حفاظتی انتظامات کو تبدیل

کر دیا گیا۔ چنانچہ اب صدر صاحب چاہتے ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ان ایجنٹوں کا سراغ لگائے۔ چنانچہ وزارت دفاع سے یہ خصوصی فائل میرے پاس بھیجی گئی ہے اور مجھے تفصیل بتائی گئی ہے"...... سر سلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن سیکرٹ سروس اب اس لیبارٹری کی مستقل پہرہ داری کا کام تو سرانجام نہیں دے سکتی۔ جب حفاظتی انتظامات تبدیل ہو گئے ہیں تو پھر یہ ایجنٹ ظاہر ہے ناکام ہو جائیں گے اور لیبارٹری محفوظ رہے گی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ان ایجنٹوں کی گرفتاری تو ضروری ہے۔ کیا انہیں کھلی چھٹی دے دی جائے کہ وہ لیبارٹری کے خلاف کام کرتے رہیں"۔ سر سلطان نے خشمگیں لہجے میں کہا۔

"لیکن سر سلطان اب یہ ایجنٹ اپنے گلے میں اشتہار تو نہیں لٹکائے پھر رہے ہوں گے کہ ہم یہ اشتہار پڑھ کر انہیں گرفتار کر لیں۔ وہ کوئی واردات کریں گے تو پکڑے جائیں گے"۔ عمران نے جواب دیا تو سر سلطان نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"آئی ایم سوری جناب نمائندہ خصوصی چیف آف سیکرٹ سروس۔ میں نے آپ کا قیمتی وقت ضائع کیا ہے۔ آئی ایم رئیلی ویری سوری۔ آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے"..... سر سلطان نے کہا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"بڑے طویل عرصے بعد آپ کو اس کیفیت میں دیکھنے کا موقع ملا

ہے۔ آپ کو شاید یاد نہ ہو لیکن مجھے یاد ہے کہ تقریباً چھ سات سال قبل بھی آپ نے اس کیفیت کا مظاہرہ کیا تھا اور اس کیفیت کے دوران آپ مجھے اتنے اچھے لگے تھے کہ میرا بار بار جی چاہتا تھا کہ آپ کو دوبارہ اسی کیفیت میں دیکھوں لیکن آپ جیسی متحمل اور بردبار شخصیت باوجود میری شدید کوششوں کے کبھی اس قدر غصے میں نہیں آسکی تھی لیکن آج میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ کیا واقعی میں ان ایجنٹوں کو نظرانداز کر دوں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم واقعی شیطان ہو۔ تم دوسروں کو اس طرح زچ کر دیتے ہو کہ ذہن ہی ماؤف ہو کر رہ جاتا ہے۔ یہ بات تم پہلے نہیں کہہ سکتے تھے"...... سر سلطان نے بھی ہنستے ہوئے کہا۔

"اگر کہہ دیتا تو آپ کو غصہ کیسے آتا۔ بہرحال آپ فکر نہ کریں یہ لیبارٹری محفوظ رہے گی البتہ ڈاکٹر عبدالحق صاحب کا فون نمبر بھی دے دیں اور انہیں میری ڈگریوں کے بارے میں بھی بتا دیں تاکہ آپ نہیں تو کم از کم وہی ان ڈگریوں کا خیال رکھ لیں گے"۔ عمران نے کہا تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم نے جب اس کے سامنے اپنی ڈگریوں کی گردان کرنی ہے تو مجھے یقین ہے کہ وہ اپنی ڈگریاں بھی پھاڑ کر پھینک دینے پر مجبور ہو جائے گا"...... سر سلطان نے کہا تو عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"چلو میں ان سے ان کی ڈگریاں بھی مانگ لوں گا۔ آپ انہیں

بتائیں تو سہی "...... عمران نے کہا۔

" اس فائل کے آخر میں یہ سب کچھ موجود ہے اور میں اب جا کر صدر مملکت کو خوشخبری سنا دوں گا کہ چیف آف سیکرٹ سروس نے اس مشن کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور انہوں نے حکم دیا ہے کہ ان کے خصوصی نمائندے کا تعارف ڈاکٹر عبدالحق سے کرا دیا جائے اور صدر صاحب انہیں تعارف کرا دیں گے "...... سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑے ہوئے تو عمران بھی مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

کولی کے ایک ہوٹل کے کمرے میں مادام ٹریسی اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ موجود تھی۔ ان سب کے چہرے لٹکے ہوئے تھے جبکہ مادام ٹریسی کے چہرے پر انتہائی سوچ بچار کے تاثرات نمایاں تھے۔

" اس کا مطلب ہے مادام کہ ہمارا مشن بظاہر ناکام ہو گیا ہے "۔ اچانک جیکب نے کہا تو مادام ٹریسی چونک پڑی۔

" ناکامی کا لفظ منہ سے مت نکالو جیکب۔ ورنہ "...... مادام ٹریسی نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو جیکب کا چہرہ یکلخت سفید پڑ گیا۔

" میرا مطلب تھا فی الحال "...... جیکب نے کہا۔

" ہاں فی الحال کا لفظ ساتھ ضرور استعمال کیا کرو۔ یہ تمہارے لئے لاسٹ وارننگ ہے "...... مادام ٹریسی نے اسی طرح سرد لہجے میں

کہا اور جیکب نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے سختی سے ہونٹ بھینچ لئے۔

" مادام۔ ہم میں سے ایک دارالحکومت جا کر دوسرا آلہ خرید کر لا سکتا ہے"...... اچانک ڈیانا نے کہا۔

" اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ اب تک انتظامات تبدیل ہو چکے ہوں گے۔ وہ لوگ اس قدر احمق نہیں ہو سکتے"...... مادام ٹریسی نے کہا۔

" یس مادام۔ آپ کی بات درست ہے۔ ایک فوجی ہیلی کاپٹر اس چٹان کے قریب آ کر اترا تھا اور پھر اس میں سے چار افراد ہاتھوں میں میکنکل بیگ اٹھائے اس چٹان کے قریب پہنچے۔ اس چٹان کا دہانہ کھل گیا اور وہ اندر چلے گئے۔ ان کی واپسی چار گھنٹوں بعد ہوئی۔ ہیلی کاپٹر باہر موجود تھا۔ پھر وہ چاروں اس ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر واپس چلے گئے۔ میں اس وقت سامنے ایک پہاڑی پر موجود تھا"۔ جیکسن نے کہا۔

" اب ایک ہی صورت ہے کہ ان آنے والوں میں سے کسی کو ٹریس کیا جائے اور اس سے نئے حفاظتی انتظامات کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں۔ تم بتا سکتے ہو کہ ہیلی کاپٹر پر کس محکمے کا نام موجود تھا"...... مادام ٹریسی نے پوچھا۔

" یس مادام۔ یہ ہیلی کاپٹر فوجی تھا اور اس پر ڈیفنس کے الفاظ کے ساتھ ساتھ ایک بڑا سا نشان موجود تھا۔ یہ نشان ایسا تھا جیسے دو

گراریاں ایک دوسرے میں پیوست کر دی گئی ہوں"...... جیکسن نے جواب دیا۔

" اوہ۔ میں سمجھ گئی۔ اس نشان کا مطلب تھا کہ اس ہیلی کاپٹر کا تعلق ڈیفنس کے انجینئرنگ سیکشن سے تھا۔ ٹھیک ہے اب ساری بات سمجھ میں آ گئی ہے۔ یہ لوگ ماہرین تھے اور انہوں نے یقیناً لیبارٹری کا حفاظتی نظام تبدیل کر دیا ہو گا"...... مادام ٹریسی نے جواب دیا۔

" تو پھر اب ہمیں ان کا سراغ لگانا ہو گا"...... جیکسن نے کہا۔

" نہیں۔ اس طرح معاملات بے حد طویل ہو جائیں گے جبکہ میں فوری طور پر مشن مکمل کرنا چاہتی ہوں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس آلے کے پکڑے جانے کے بعد انہوں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کی اطلاع دے دی ہو اور وہ لوگ اب ہمیں تلاش کر رہے ہوں"...... مادام ٹریسی نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" لیکن مادام مشن کس طرح مکمل ہو گا"...... اس بار ماریانا نے کہا۔

" ایک صورت میرے ذہن میں موجود ہے۔ لیکن ابھی وہ واضح نہیں ہو رہی۔ تم بیٹھو میں ذرا باتھ روم ہو آؤں پھر اس بارے میں ڈسکس کرتے ہیں"...... مادام ٹریسی نے کہا اور اٹھ کر باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔

" سیدھا سادھا مشن انتہائی پیچیدہ ہو گیا ہے۔ نجانے یہ آلہ کس

طرح ان کی نظروں میں آگیا"...... راجر نے کہا۔

" میرے ذہن میں ایک پوائنٹ آیا ہے۔ اگر مادام اجازت دیں تو اس پوائنٹ پر کوشش کی جا سکتی ہے"...... خاموش بیٹھے ہوئے جیکب نے کہا تو سب بے اختیار چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

" کون سا پوائنٹ"...... ماریانا نے چونک کر پوچھا جبکہ باقی سب کی نظروں میں بھی سوال موجود تھا۔

" اس لیبارٹری میں لامحالہ خوراک کی سپلائی یہیں کولی سے ہوتی ہو گی۔ اگر ہم چاہیں تو اس خوراک کے پیکٹ میں کوئی ایسی چیز اندر بھجوا سکتے ہیں کہ جس سے کام لیا جا سکے"...... جیکب نے کہا۔

"لیکن کیا چیز"...... اس بار جیکسن نے کہا۔

" مثلاً بے ہوش کر دینے والی گیس کا کوئی کیپسول یا ایسی ہی کوئی اور چیز"...... جیکب نے کہا۔

" اس سے کیا ہو گا۔ اندر موجود لوگ کچھ وقت کے لئے بے ہوش ہو جائیں گے اور بس"...... فورڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جیکب نے اس طرح منہ بنا لیا جیسے اسے اپنی تجویز کے احمقانہ ہونے کا احساس ہو گیا ہو۔ تھوڑی دیر بعد مادام ٹریسی باتھ روم سے باہر آئی تو اس کے چہرے پر چمک موجود تھی۔

" پوائنٹ واضح ہو گیا ہے اور ہم آج رات ہی اپنا مشن مکمل کر لیں گے"...... مادام ٹریسی نے دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی جوشیلے لہجے میں کہا تو سب حیرت بھری نظروں سے مادام ٹریسی

کو دیکھنے لگے۔

" کون سا پوائنٹ مادام"...... ڈیانا نے کہا۔

" جو فائل ہیڈ کوارٹر سے ہمیں دی گئی ہے اس میں درج ہے کہ اس لیبارٹری کے حفاظتی نظام کے لئے ایم ایم تھرٹی ٹائپ کمپیوٹر استعمال کیا گیا ہے اور اس کو مدنظر رکھ کر میں نے سٹاپر ایکس کو استعمال کرنے کی کوشش کی تھی اب جبکہ انہوں نے نظام تبدیل کیا ہے تو لامحالہ انہوں نے ایم ایم تھرٹی کمپیوٹر کی مین کی تبدیل کی ہو گی کیونکہ جیکسن نے بتایا ہے کہ وہ لوگ ہیلی کاپٹر سے اتر کر جب اندر گئے تھے۔ ان کے پاس کوئی دوسرا کمپیوٹر نہ تھا اور ایم ایم تھرٹی کی ماسٹر کی کو صرف ایک انداز میں ہی تبدیل کیا جا سکتا ہے اور وہ ہے ریورس صورت۔ مطلب ہے کہ اس میں ریورس کرنے کی بھی گنجائش ہوتی ہے اور ریورس کرنے سے پورا نظام یکسر تبدیل ہو جاتا ہے۔ کوڈ بھی بدلے جاتے ہیں اور ریز بھی لیکن ان کی ماہیت نہیں بدلتی۔ ان کی پاور وہی رہتی ہے اس لئے اگر دوبارہ سٹاپر ایکس استعمال کیا جائے تو وہ بھی کام کرے گا اور یہ آلہ اب دارالحکومت سے منگوانے کی بھی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہمارا سٹاپر ایکس لامحالہ لیبارٹری کے اندر موجود ہو گا البتہ اب ہمیں بہت قریب سے جا کر اسے آپریٹ کرنا ہو گا تاکہ طاقتور ریز ان چٹانوں کو کراس کر کے اسے ڈی چارج کر سکیں۔ اس طرح ہم ان کا حفاظتی نظام بلینک کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے"۔ مادام ٹریسی نے کہا۔

"لیکن مادام۔ انتہائی قریب جا کر اسے آپریٹ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ جیسے ہی ہم وہاں پیدل گئے ہم پر خود بخود ریز فائر ہو جاتی ہیں اور ہم جل کر راکھ ہو جائیں گے"...... جیکسن نے کہا۔

"جیپ وہاں خراب بھی ہو سکتی ہے"...... مادام ٹریسی نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔ ان کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

"اوہ ویری گڈ آئیڈیا۔ بالکل ٹھیک سوچا ہے آپ نے مادام"۔ سب نے ہی باری باری مادام کی تعریف کرتے ہوئے کہا اور مادام ٹریسی بے اختیار مسکرا دی۔

"اوکے پھر فیصلہ ہو گیا۔ رات کو ہم یہ مشن مکمل کریں گے اور رات تک کوئی آدمی باہر نہیں جائے گا اور اپنے اپنے کمرے میں رہے گا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ سیکرٹ ایجنٹ یہاں پہنچ چکے ہوں اور اگر انہوں نے ہم میں سے کسی کو بھی مشکوک سمجھ لیا تو پھر ہماری نگرانی شروع ہو جائے گی"...... مادام ٹریسی نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

عمران سر سلطان کے آفس سے سیدھا دانش منزل پہنچا تھا اور اس وقت وہ آپریشن روم میں موجود تھا۔ اس نے سر سلطان سے ہونے والی تمام بات چیت تفصیل سے بلیک زیرو کو بتا دی تھی۔

"اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ اس لیبارٹری کے خلاف سپر پاور کے ایجنٹ کام کر رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ اندازہ تم نے کیسے لگا لیا۔ کافرستان کے ایجنٹ بھی تو ہو سکتے ہیں"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"جو آلہ استعمال کیا گیا ہے یہ آلہ کافرستانی ایجنٹ استعمال نہیں کیا کرتے۔ ایسے جدید ترین آلات کا استعمال سپر پاورز کے ایجنٹ کرنے کے ماہر ہوتے ہیں"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"ہاں۔ اس لحاظ سے تو تمہارا آئیڈیا درست لگتا ہے۔ یہ انتہائی جدید ترین اور طاقتور آلہ ہے اور اگر پروفیسر اسلم کی نظریں اتفاق

سے اس پر نہ پڑتیں تو کسی کو پتہ بھی نہ چلتا اور وہ لوگ اپنا مشن مکمل کر کے واپس اپنے ملک پہنچ بھی جاتے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن آپ نے ان ایجنٹوں کو اس قدر ڈھیل کیوں دے رکھی ہے۔ وہ لوگ یقیناً وہاں موجود ہیں اور ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی اور طریقہ استعمال کر لیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"فوری طور پر اس کا امکان نہیں ہے کیونکہ نظام تبدیل ہو چکا ہے اور یہ آلہ اس قدر قیمتی ہے کہ بہرحال یہ ایک ہی خریدا گیا ہو گا البتہ میں نے راستے میں ٹرانسمیٹر سے ٹائیگر کو بریف کر دیا تھا کہ وہ معلوم کرے کہ ایسا آلہ کون فروخت کرتا ہے پھر ہم اس کی نگرانی کرائیں گے۔ یقیناً وہ لوگ دوسرا آلہ خریدنے کے لئے وہاں پہنچیں گے اور اس طرح ان کا کلیو مل جائے گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوہ ایک منٹ۔ اوہ ویری سیڈ۔ مجھے تو اس کا خیال ہی نہیں آیا"...... عمران نے یکلخت اچھلتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اچانک اسے کوئی خیال آیا ہو۔ اس نے تیزی سے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر عبدالحق سے بات کرائیں"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ وہ دانش منزل پہنچنے کے بعد

ایک بار ڈاکٹر عبدالحق سے تفصیل سے بات کر چکا تھا اور ڈاکٹر عبدالحق نے اسے ساری تفصیل بتا دی تھی۔ اب عمران نے دوبارہ ڈاکٹر عبدالحق کو فون کیا تھا اس لئے بلیک زیرو کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ڈاکٹر عبدالحق بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد ٹھہرا ہوا سا تھا۔

"آپ کو دوسری بار ڈسٹرب کرنے پر معذرت خواہ ہوں۔ میں نے یہ پوچھنا تھا کہ وہ آلہ جو پروفیسر اسلم نے دریافت کیا تھا وہ اس وقت کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ یہیں ہے اور کہاں ہو گا۔ سٹور میں رکھوا دیا ہے میں نے اسے لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ پروفیسر اسلم نے تو اسے ناکارہ کر دیا تھا"...... ڈاکٹر عبدالحق نے کہا۔

"ناکارہ سے آپ کیا مراد لیتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے ان آلات کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے۔ میں نے تو اس لئے یہ بات کی ہے کہ اسے ناکارہ کر کے ہی پروفیسر اسلم اسے اندر لیبارٹری میں لے آئے تھے"۔ ڈاکٹر عبدالحق نے جواب دیا۔

"میں پروفیسر اسلم سے بات کرتا ہوں اور اگر مجھے ضرورت پڑی تو میں دوبارہ آپ کو کال کروں گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ سے کریڈل دبا دیا۔ چند لمحوں بعد ہاتھ اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پروفیسر اسلم بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی پروفیسر اسلم کی آواز سنائی دی۔ شاید وہ اس کمرے میں موجود تھے جس میں فون تھا اس لئے انہوں نے خود ہی فون اٹنڈ کیا تھا۔

"علی عمران بول رہا ہوں پروفیسر صاحب۔ آپ سے میں نے یہ پوچھنا تھا کہ سٹاپر ایکس جو آپ نے ڈاکٹر عبدالحق والی لیبارٹری کے باہر سے ٹریس کیا تھا کیا آپ نے اس کا فنکشن زیرو کر دیا تھا یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"فنکشن زیرو۔ اوہ نہیں۔ اس کی کیا ضرورت تھی اور پھر اس کے لئے تو مجھے خصوصی آلات کی ضرورت ہوتی جو وہاں میسر نہ تھے لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ تمہارا اس سلسلے میں کیا تعلق ہے"۔ پروفیسر اسلم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بیگار بھگت رہا ہوں آپ کے لئے"...... عمران نے کہا۔

"میرے لئے بیگار بھگت رہے ہو۔ کیا مطلب"...... پروفیسر اسلم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ نے اس آلے کو ٹریس کیا اور جب آپ کا نام سامنے آیا تو میں نے چیف آف سیکرٹ سروس کو بتایا کہ میں آپ کا شاگرد ہوں تو انہوں نے مجھے کہا کہ میں اس کا فنکشن زیرو کر دوں۔ میں نے سوچا کہ چلو اس طرح مفت میں معاوضہ مل جائے گا لیکن چیف صاحب عالمی مقابلہ کنجوسی میں یقیناً اول آسکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ استاد نے نہ کیا شاگرد نے کر دیا اس لئے معاوضہ کیسا۔ اس پر میں بھی

خاموش ہو گیا کہ چلو مفت میں ہی حکومت پر احسان کر دیں لیکن اب آپ نے یہ کہہ کر کہ آپ نے اس کا فنکشن زیرو نہیں کیا۔ مجھے پریشان کر دیا ہے۔ اب مجھے خود جا کر اس کا فنکشن زیرو کرنا پڑے گا اور معاوضہ بھی نہیں ملے گا"...... عمران نے لمبی رام کہانی سناتے ہوئے کہا۔

"پھر کیوں کہا تھا تم نے اپنے آپ کو میرا شاگرد۔ اب بھگتو"۔ پروفیسر اسلم نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہی غلطی ہو گئی۔ کہنا تو استاد تھا منہ سے شاگرد نکل گیا"۔ عمران نے مسمسے سے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے پروفیسر اسلم نے بے اختیار قہقہہ لگایا۔

"بہت خوب۔ واقعی بہت خوب"...... پروفیسر اسلم نے عمران کی بات سے لطف اندوز ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو سمجھا تھا کہ آپ ناراض ہو جائیں گے لیکن آپ واقعی اعلیٰ ظرف کے مالک ہیں۔ بہرحال مجھے تو اس بات پر بھی فخر رہے گا کہ کوئی مجھے آپ کا شاگرد سمجھ لے۔ انشاء اللہ پھر ملاقات ہو گی تب تک کے لئے خدا حافظ"...... عمران نے کہا اور پھر دوسری طرف سے کوئی بات سنے بغیر اس نے کریڈل دبا دیا اور پھر ہاتھ اٹھا کر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی مردانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں ڈاکٹر عبدالحق صاحب سے فوری بات

کرائیے"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ڈاکٹر عبدالحق بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ڈاکٹر عبدالحق کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر صاحب میں نے پروفیسر اسلم صاحب سے بات کر لی ہے۔ انہوں نے اس خوفناک آلے کا فنکشن زیرو نہیں کیا کیونکہ اس کے لئے آلات انہیں وہاں دستیاب نہ تھے اس لئے اب بھی اسے باہر سے آپریٹ کیا جا سکتا ہے اور اگر ایسا ہو گیا تو آپ کا تبدیل شدہ حفاظتی نظام بھی لیبارٹری کو نہ بچا سکے گا۔ آپ برائے مہربانی اس آلے کو سٹور سے نکال کر اپنی لیبارٹری کے سامنے سڑک سے تقریباً دس ہزار گز کے فاصلے پر کسی غار میں رکھوا دیں تاکہ لیبارٹری کا تحفظ ہو سکے"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ایسا کر دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے مختصر الفاظ میں کہا گیا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"کیا آپ کا خیال ہے کہ وہ اسے باہر سے آپریٹ کر لیں گے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے اور جو لوگ یہ آلہ استعمال کر رہے ہیں انہیں یقیناً اس کے بارے میں تمام معلومات بھی حاصل ہوں گی"۔ عمران نے کہا۔

"آپ نے اسے مخصوص جگہ پر رکھنے کے لئے کیوں کہا ہے۔ کیا

اس کی کوئی خاص وجہ ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اس طرح ان لوگوں کو ٹریس کیا جا سکتا ہے کیونکہ آپریٹ ہوتے ہوئے اس میں سے ریز نکلیں گی جو اندھیرے میں ایک لمحے کے لئے ایسے چمکتی ہیں جیسے شعلہ چمکتا ہے اور وہ لوگ لامحالہ اسے رات کو آپریٹ کریں گے اس طرح یہ شعلہ دیکھ کر وہ سمجھ جائیں گے کہ یہ آلہ لیبارٹری کے اندر نہیں بلکہ باہر کسی غار میں موجود ہے اور پھر وہ لازماً اسے چیک کرنے آئیں گے اور ہم وہاں موجود ہوں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ واقعی۔ یہ زبردست ٹریپ ہے۔ ویری گڈ"...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... جولیا کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل کو کال کر کے ایئرپورٹ پہنچنے کا کہہ دو۔ تم نے بھی وہیں پہنچنا ہے۔ شمال مشرقی علاقے میں ایک شہر کولی ہے۔ اس کولی میں ایک اہم کیس پر کام ہونا ہے۔ عمران تمہیں ایئرپورٹ پر ملے گا اور وہی تمہیں مزید بریف کر دے گا"۔

عمران نے مخصوص لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

" کولی کیا بہت زیادہ پروازیں جاتی ہیں یا آپ طیارہ چارٹرڈ کرائیں گے "....... بلیک زیرو نے کہا۔

" ایئرپورٹ پر جا کر جیسی صورت حال ہو گی ویسے ہی کر لوں گا۔ ہم نے بہرحال رات ہونے سے پہلے کولی پہنچنا ہے "....... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بھی اثبات میں سر ہلاتا ہوا احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" خدا حافظ "....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

مادام ٹریسی ہوٹل میں اپنے کمرے میں موجود تھی کہ اچانک اس کی جیکٹ کی جیب سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں تو وہ بے اختیار چونک پڑی۔ وہ تیزی سے اٹھی اور باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے باتھ روم کا دروازہ کھول کر شاور کو فل رفتار سے کھول دیا اور پھر جیب میں ہاتھ ڈال کر اس نے ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا زیرو فائیو ٹرانسمیٹر نکالا۔ ٹوں ٹوں کی آوازیں اسی میں سے نکل رہی تھیں۔ اس نے اس کا بٹن پریس کیا اور اسے اپنے چہرے کے قریب کر لیا۔

" ہیلو ہیلو فورڈ کالنگ۔ اوور "....... فورڈ کی آواز سنائی دی۔

" یس۔ ٹریسی اٹنڈنگ یو۔ اوور "....... مادام ٹریسی نے جواب دیا۔

" مادام سٹاپر ایکس کو لیبارٹری سے باہر نکال کر سامنے پہاڑیوں میں ایک غار میں رکھوا دیا گیا ہے۔ اوور "....... فورڈ نے کہا تو مادام

ٹریسی بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کب ایسا ہوا ہے۔ اوور"...... مادام ٹریسی نے پوچھا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے مادام۔ اچانک وہ عقاب والی چٹان پھٹی اور اس میں سے دو آدمی باہر آئے۔ ان میں سے ایک نے سٹاپر ایکس اٹھایا ہوا تھا جبکہ دوسرے کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ پھر وہ سڑک کراس کر کے پہاڑیوں کی طرف بڑھے اور کافی بلندی پر چڑھ کر وہ ایک غار کے سامنے پہنچ کر رک گئے۔ پھر سٹاپر ایکس والا آدمی غار کے اندر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ باہر آیا تو سٹاپر ایکس اس کے ہاتھ میں نہیں تھا اور پھر وہ دونوں واپس گئے اور اس چٹان کے اندر داخل ہو گئے۔ چٹان دوبارہ برابر ہو گئی۔ اوور"...... فورڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم کہاں تھے اس وقت۔ اوور"...... مادام ٹریسی نے پوچھا۔

"میں وہاں سے کافی دور ایک پہاڑی چٹان کے پیچھے موجود تھا مادام اور آپ کے حکم کے مطابق میں دوربین سے چیکنگ کرتا رہا ہوں۔ اوور"...... فورڈ نے کہا۔

"تم اس غار کی طرف تو نہیں گئے جہاں سٹاپر ایکس رکھا گیا ہے۔ اوور"...... مادام ٹریسی نے پوچھا۔

"نو مادام۔ میں نے آپ کی ہدایات کا خصوصی طور پر خیال رکھا ہے۔ اوور"...... فورڈ نے جواب دیا۔

"تم ابھی وہیں رہو۔ میں تھوڑی دیر بعد تمہیں مزید ہدایات دوں گی۔ اوور اینڈ آل"...... مادام ٹریسی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے ایک طویل سانس لیا اور پھر اسے جیکٹ کی جیب میں ڈال کر اس نے شاور بند کیا اور باتھ روم کا دروازہ کھول کر باہر آ گئی۔ اس کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔ کمرے میں پہنچ کر اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا۔

"یس"۔ دوسری طرف سے ہوٹل فون آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"روم نمبر بارہ میں بات کراؤ"...... مادام ٹریسی نے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو جیکسن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد جیکسن کی آواز سنائی دی۔

"باقی ساتھیوں کے ساتھ میرے کمرے میں آ جاؤ"...... مادام ٹریسی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اور چہرے پر ایک بار پھر انتہائی غور و فکر کے تاثرات نمایاں تھے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک ایک کر کے اس کے سارے ساتھی کمرے میں آ گئے۔ ان میں صرف فورڈ شامل نہ تھا۔

"بیٹھو۔ معاملہ بگڑ گیا ہے"...... مادام ٹریسی نے کہا تو سب خاموشی سے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"کیا ہوا ہے مادام"...... جیکسن نے پوچھا تو مادام ٹریسی نے فورڈ کی طرف سے آنے والی کال کے بارے میں تفصیلات بتا دیں۔

"اوہ مادام یہ تو ہمارے لئے اچھا ہو گیا۔ اب ہم اسے آسانی سے دوبارہ نصب کر کے آپریٹ کر لیں گے"...... جیکسن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو مادام ٹریسی بے اختیار مسکرا دی۔

"یہ ہمارے لئے ٹریپ تیار کیا گیا ہے"...... مادام ٹریسی نے کہا تو جیکب سمیت سب چونک پڑے۔

"ٹریپ۔ وہ کیسے"...... جیکسن نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اگر انہیں اس بات کا علم ہوتا کہ اسے باہر سے بھی آپریٹ کیا جا سکتا ہے تو لامحالہ وہ اسے پہلے ہی اندر نہ رکھتے لیکن اب ان کا اسے باہر نکال کر کھلی جگہ پر رکھنے کی بجائے ایک غار میں رکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے کسی خاص آدمی کے کہنے پر ہمارے لئے ٹریپ کے طور پر اسے استعمال کیا ہے اور اگر میں فورڈ کو وہاں پہلے سے نہ بھیج چکی ہوتی تو ہم سب بڑے اطمینان سے ان کے ہاتھ آ جاتے"...... مادام ٹریسی نے کہا۔

"وہ کیسے مادام"...... ڈیانا نے کہا۔

"اگر فورڈ مجھے اطلاع نہ دیتا تو کیا ہوتا۔ ہم رات کو وہاں جاتے اور اسے آپریٹ کر لیتے اس طرح بجائے لیبارٹری کا نظام آف کرنے کے اس غار میں شعلہ چمکتا جو ظاہر ہے رات کے وقت دور سے نظر آ جاتا اور ہم لامحالہ اسے چیک کرنے وہاں جاتے اور وہاں ارد گرد سیکرٹ سروس یا ملٹری انٹیلی جنس کے ایجنٹ موجود ہوتے۔ اس طرح ہم سب ان کی نظروں میں آ جاتے"...... مادام ٹریسی نے کہا تو

سب نے بے اختیار طویل سانس لیا۔

"مادام اس کا مطلب ہے کہ ہمارے خلاف واقعی حکومت کی کسی ایجنسی نے کام شروع کر دیا ہے"...... جیکسن نے کہا۔

"ہاں اور مجھے یقین ہے کہ یہ ایجنسی پاکیشیا سیکرٹ سروس ہے"۔ مادام ٹریسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کو اس قدر یقین کیوں ہے مادام"...... ڈیانا نے کہا۔

"دوسری ایجنسیاں عام انداز میں کام کرتی ہیں جبکہ سیکرٹ سروس کا اپنا علیحدہ انداز ہوتا ہے۔ اس قدر گہری اور سادہ پلاننگ سیکرٹ سروس ہی کر سکتی ہے کیونکہ ان کی تربیت اپنے انداز کی ہوتی ہے۔ اب تم دیکھو کہ اگر ہماری ایجنسی بھی عام انداز کی ہوتی اور ہمیں خصوصی تربیت حاصل نہ ہوتی تو میں کبھی بھی فورڈ کو وہاں نگرانی کے لئے نہ بھجواتی"...... مادام ٹریسی نے جواب دیا۔

"تو پھر اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... ماریانا نے کہا۔

"یہ بات تو طے ہے کہ ہم جبراً اس میں داخل نہیں ہو سکتے۔ ہم نے بہرحال اسے سائنسی طور پر زیر کرنا ہو گا اور سیکرٹ سروس کو ابھی یہ معلوم نہیں ہو گا کہ ہمیں ان کے اس ٹریپ کا علم ہو چکا ہے۔ وہ یہی سمجھیں گے کہ ہم رات کو یہ واردات کریں گے اس لئے وہ یقیناً رات کے وقت وہاں نگرانی کریں گے جبکہ ہم اس سے پہلے وہاں پہنچ کر اس انداز میں کام کر سکتے ہیں کہ ہم انہیں گھیر لیں اور ان کا خاتمہ کر کے پھر اس سٹاپر ایکس کے ذریعے اس لیبارٹری کو

کھول کر وہاں مشن مکمل کیا جائے اس طرح ہم سارا کام انتہائی آسانی سے کر لیں گے"...... مادام ٹریسی نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ مادام۔ آپ کی ذہانت کا جواب نہیں ہے۔ ان کے ٹریپ کو واقعی ان پر ہی الٹ دیا جائے تو لطف آ جائے گا"۔ جیکسن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ بات سن لو کہ گو ہم سب انتہائی تربیت یافتہ ہیں لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی کسی طرح کم نہیں ہے اس لئے ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ ہم انہیں ٹریپ کرتے کرتے خود ان کے نرغے میں آ جائیں۔ ہمیں تمام کام انتہائی احتیاط سے کرنا ہو گا اور اس کے لئے باقاعدہ پلاننگ کرنی ہو گی"...... مادام ٹریسی نے کہا۔

"پھر مادام آپ نے لازماً اب تک منصوبہ بنا لیا ہو گا"...... ماریانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ جیکسن اور راجر دونوں جیپ لے کر وہاں عقاب والی چٹان کے پاس پہنچیں گے۔ وہ اس انداز میں کارروائی کریں گے جیسے وہ پہلے والے پلان پر عمل کر رہے ہوں لیکن اس آلے کو چارج نہیں کیا جائے گا۔ لیکن ایسا ظاہر کیا جائے گا جیسے ان دونوں کو معلوم ہو گیا ہو کہ سٹاپر ایکس اندر کی بجائے باہر موجود ہے اور پھر یہ دونوں سڑک کے پار پہاڑیوں پر چڑھیں گے۔ فورڈ مجھے پہلے ہی بتا چکا ہو گا کہ وہ آلہ کہاں ہے۔ یہ دونوں اس آلے تک پہنچیں گے اور آلہ اٹھا کر واپس جیپ کی طرف بڑھیں گے۔ ان کا انداز ایسا ہو گا جیسے یہ آلہ

وہاں نصب کر کے وہ اسے چارج کرنا چاہتے ہوں۔ اب دو صورتیں پیش آ سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ جس وقت جیکسن اور راجر ان پہاڑیوں کی طرف بڑھیں گے تو انہیں گھیر لیا جائے گا یا اگر ایسا نہ ہوا تو پھر لامحالہ جب یہ آلہ اٹھا کر واپس آ رہے ہوں گے تب انہیں گھیر لیا جائے گا۔ اس بات کا علم انہیں بھی ہو گا کہ اگر یہ آلہ انہوں نے وہاں جا کر نصب کر دیا تو لیبارٹری اوپن ہو جائے گی اس لئے وہ ایسا نہ چاہیں گے اس طرح وہ جہاں بھی چھپے ہوئے ہوں گے باہر آ جائیں گے اور اس کے بعد ان کا خاتمہ آسانی سے ہو جائے گا لیکن یہ کارروائی رات کو کرنی ہے اس لئے ہم نے سائیلنسر لگے آلات استعمال کرنے ہیں اور وہ ہمارے پاس موجود ہیں۔ چونکہ ان پہاڑوں پر فائرنگ کی آوازیں گونجتی ہیں اس لئے میں نے احتیاطی طور پر جو اسلحہ منگوایا تھا اس میں دور مار رائفلوں سے لے کر مشین گنوں اور مشین پسٹلز تک سب میں انتہائی جدید سائیلنسر موجود ہیں"...... مادام ٹریسی نے فوراً ہی منصوبہ بندی کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن مادام اگر انہوں نے ہمیں گرفتار کرنے کی بجائے دور سے گولی مار دی تب"...... جیکسن نے کہا۔

"نہیں۔ اتنی بڑی کارروائی دو آدمی نہیں کر سکتے اس لئے لامحالہ وہ تم دونوں کو گرفتار کریں گے البتہ ہو سکتا ہے کہ وہ تم دونوں پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دیں یا ایسے ہی پکڑ لیں تاکہ تم دونوں کے ذریعے وہ باقی گروپ کو بھی ٹریس کر سکیں گے"۔ مادام

ٹریسی نے کہا۔

" لیکن مادام یہ بات تو وہ بھی سوچ سکتے ہیں کہ دو آدمی کیسے یہ کارروائی کر سکتے ہیں اس لئے لامحالہ ان کے ساتھی ارد گرد موجود ہوں گے اس صورت میں وہ چوکنا ہو جائیں گے "۔ ماریانا نے کہا۔

" ہاں یہ بات واقعی ان کے ذہن میں بھی آ سکتی ہے۔ ٹھیک ہے پھر ایسا ہے کہ ماریانا اور ڈیانا بھی ان کے ساتھ جائیں گی اور چار آدمی اس کارروائی کے لئے کافی ہوتے ہیں "....... مادام ٹریسی نے کہا۔

" لیکن مادام ایسی صورت میں وہ ہم چاروں کا خاتمہ بھی کر سکتے ہیں "....... جیکسن نے ایک بار پھر کہا۔

" نہیں۔ وہ دور سے گولی نہیں ماریں گے اس بات کا مجھے سو فیصد یقین ہے۔ سیکرٹ ایجنٹ ہمیشہ سازش کا مکمل سراغ لگانے کی کوشش کرتے ہیں اس لئے وہ تمہیں گرفتار کریں گے تاکہ تمہارے ذریعے وہ ان لوگوں تک پہنچ سکیں جنہوں نے یہاں ہماری مدد کی اور وہ یہ بھی معلوم کر سکیں کہ ہمارا تعلق کس ایجنسی سے ہے اور ہمیں اس لیبارٹری کے بارے میں کیسے علم ہوا۔ اگر مجھے ایک فیصد بھی شک محسوس ہوتا تو کم از کم میں اپنے سیکشن کو داؤ پر کیسے لگا سکتی ہوں "....... مادام ٹریسی نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر ان کے درمیان اس منصوبہ بندی پر مزید تفصیلی بات چیت شروع ہو گئی۔

کولی کے ایک ہوٹل کے چھوٹے ہال میں جولیا اپنے ساتھیوں تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ موجود تھی۔ وہ چاروں ایک کونے میں میز کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ چونکہ شام ہو رہی تھی اس لئے ہال میں موجود افراد کھانے کی بجائے کافی وغیرہ پینے میں مصروف تھے۔ عمران انہیں یہاں چھوڑ کر تھوڑی دیر بعد واپس آنے کا کہہ کر چلا گیا تھا۔ ان کے سامنے کافی موجود تھی اور وہ سب کافی پینے میں مصروف تھے۔ عمران نے دارالحکومت کے ایئرپورٹ پر ہی انہیں اس مشن کے بارے میں تفصیلات بتا دی تھیں۔

" مس جولیا۔ کیا عمران کا یہ ٹریپ کامیاب ہو جائے گا "۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

" عمران شیطانی ذہن کا مالک ہے کیپٹن شکیل اس لئے مجھے یقین ہے کہ اس کا یہ ٹریپ واقعی کامیاب رہے گا "....... کسی کے بولنے

سے پہلے تنویر نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" تم نے یہ سوال کیوں کیا ہے کیپٹن شکیل۔ کیا کوئی خاص بات ہے "...... جولیا نے کہا۔

" ہاں۔ مجھے اس پلاننگ میں چند خامیاں نظر آ رہی ہیں "۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

" کون سی "...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

" پہلی بات تو یہ ہے کہ ضروری نہیں کہ مخالفوں نے بھی وہی کچھ سوچا ہو جو عمران صاحب نے سوچا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ان کے ذہن میں یہ خیال ہی نہ آیا ہو کہ اس آلے کے اندر موجود ہونے کے باوجود باہر سے بھی اسے آپریٹ کیا جا سکتا ہے اور دوسری بات یہ کہ انہیں یقیناً اس بات کا بھی علم نہیں ہو سکتا کہ یہ آلہ واقعی اندر موجود ہے یا وہاں سے واپس لے جایا گیا ہے اور تیسری بات یہ کہ انہیں یہ بھی معلوم نہیں ہو سکتا کہ اس آلے کو فنکشن طور پر زیرو کر دیا گیا ہے یا نہیں۔ ان تمام باتوں کے پیش نظر وہ ایسی پلاننگ کیسے بنا سکتے ہیں "...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" بس یا کچھ اور بھی کہنا ہے تم نے "...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ دوسری بات یہ کہ فرض کیا کہ انہیں یہ سب کچھ معلوم ہو اور انہوں نے واقعی وہی منصوبہ بندی کی ہو جو عمران صاحب کے ذہن میں ہے تو کیا وہ ان پہاڑیوں پر رات کے وقت آسانی سے

ہمارے ہاتھ آ جائیں گے کیونکہ اگر وہ اس قدر شاطر لوگ ہیں تو لامحالہ وہ مشن مکمل کرنے سے پہلے ارد گرد کے ماحول کو چیک کریں گے اور اس کے بعد ہی وہ کوئی کارروائی کریں گے "۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تمہاری دونوں باتیں ہی درست ہیں اور مجھے تم سے اتفاق ہے لیکن ہمیں یہی تربیت دی گئی ہے کہ ہم ہر امکان کو چیک کریں اور میرا خیال ہے کہ عمران کی یہ منصوبہ بندی اس امکان کو چیک کرنے کے لئے ہے "...... جولیا نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ اگر وہ یہ ساری حرکت کریں گے تو وہ واقعی احمق لوگ ہوں گے۔ یہ سٹاپر ایکس یقیناً انہوں نے دارالحکومت سے ہی حاصل کیا ہو گا کیونکہ اسے وہ اپنے ساتھ بیرون ملک سے نہیں لا سکتے ورنہ یہ لامحالہ کسی نہ کسی مرحلے پر چیک ہو جاتا اور اگر وہ ایک خرید سکتے ہیں تو دوسرا بھی خرید سکتے ہیں "...... تنویر نے کہا۔

" ایک کے چیک ہونے کے بعد وہ دوسرا لانے کی حماقت نہیں کریں گے بلکہ کوئی اور طریقہ سوچیں گے "...... اس بار صفدر نے کہا۔

" ہمیں انہیں یہاں تلاش کرنا چاہئے۔ وہ لامحالہ کسی جیپ پر ہی وہاں گئے ہوں گے اور یہاں اول تو کرائے پر ملنے والی جیپوں کی تعداد کم ہو گی اس لئے فوراً معلوم ہو جائے گا "...... تنویر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ ان کے پاس اپنی جیپ ہو اور یہ بھی معلوم نہیں کہ ان لوگوں کا تعلق کس ملک سے ہے اور یہاں تقریباً ہر قومیت کے سیاح بہرحال نظر آرہے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"پھر یہی ہو سکتا ہے کہ ہم وہاں نگرانی کریں اور کیا ہو سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"کب تک نگرانی کریں گے۔ ان کے پاس محدود وقت تو نہیں ہے"...... تنویر نے جواب دیا اور پھر وہ اسی طرح کی باتوں میں مصروف تھے کہ عمران انہیں میز کی طرف آتا دکھائی دیا۔

"ماشاء اللہ ۔ ماشاء اللہ اسے کہتے ہیں خوش قسمتی کہ بھاری تنخواہیں بھی وصول کر لیں اور کام یہ ہے کہ ہوٹل میں بیٹھ کر کافی پیتے رہو اور گپیں ہانکتے رہو"...... عمران نے ایک خالی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تم جیسا لیڈر ہو تو پھر ہم نے یہی کچھ کرنا ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم شاید وہاں جانے کے انتظامات کرنے گئے تھے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں ۔ باہر جیپ بھی موجود ہے اور اسلحہ بھی۔ میں نے سوچا کہ سیکرٹ سروس کے معزز ممبران کہاں پہاڑیوں میں پیدل بھٹکتے پھریں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ویٹر کو اپنے قریب بلا کر اسے اپنے لئے کافی لانے کا

آرڈر دے دیا۔

"کیپٹن شکیل نے تمہاری پلاننگ میں چند خامیاں تلاش کر لی ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"اچھا۔ وہ کون سی"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"میں نے خامیاں نہیں تلاش کیں بلکہ اپنا نقطہ نظر بیان کیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو کیا یہاں کوئی بے حد خوبصورت لڑکی نظر آ گئی تھی"...... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا بکواس ہے۔ یہ بیٹھے بیٹھے تمہیں اچانک کیا ہو جاتا ہے"۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے تو اس بات پر حیرت ہے کہ تمہاری موجودگی کے باوجود کیپٹن شکیل نے حرکت کی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے کیا کیا ہے عمران صاحب"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے خود ہی نقطہ نظر کی بات کی ہے اور کسی مرد کی نظریں انتہائی خوبصورت لڑکی کو دیکھ کر ہی نقطے میں تبدیل ہوتی ہیں"۔ عمران نے جواب دیا تو کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ کیسا مذاق ہے نانسنس۔ تمہیں ایسا گھٹیا مذاق کرنے کی

جرأت کیسے ہوئی"...... جولیا نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا لیکن اسی لمحے ویٹر نے کافی کے برتن میز پر لگانے شروع کر دیئے اس لئے سب خاموش ہو گئے۔

"اچھا چلو نقطہ نظر نہ سہی۔لائن نظر یا پیراگراف نظر سہی۔بہرحال بتاؤ"...... عمران نے ویٹر کے جانے کے بعد مسکراتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل نے اپنی بات دوہرا دی۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن جو لوگ اس قدر جدید انداز اپنا سکتے ہیں انہوں نے لازماً اس کی نگرانی بھی کی ہو گی اور انہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ یہ آلہ اندر گیا ہے۔پروفیسر اسلم اس کے بعد واپس چلے گئے تھے۔وہ لامحالہ یہاں کولی آئے ہوں گے اور پھر یہاں سے بائی ایئر دارالحکومت گئے ہوں گے کیونکہ کافی رات گئے یہاں سے آخری پرواز دارالحکومت جاتی ہے اس لئے انہیں لازماً یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ سٹاپر ایکس کو وہ اپنے ساتھ نہیں لے گئے اور وہ اندر ہی موجود ہے"...... عمران نے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن انہیں یہ تو معلوم نہیں ہو سکتا کہ سٹاپر ایکس کو فنکشن طور پر زیرو کر دیا گیا ہے یا نہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"جس انداز کا یہ آلہ ہے اسے عام آلات سے فنکشن طور پر زیرو نہیں کیا جا سکتا اس لئے مخصوص مکینیکل کٹ چاہئے اور یہ لیبارٹری جراثیموں کی ہے۔ہوائی جہاز یا میزائل بنانے کی نہیں ہے اس لئے یہ مخصوص کٹ ویسے بھی یہاں نہیں ہو سکتی اس لئے میرا خیال ہے کہ

انہیں معلوم ہو گا کہ اسے آف نہیں کیا گیا۔دوسری بات یہ کہ بہرحال چانس تو دیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے عمران صاحب۔واقعی ایسا ہو سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ مخالفوں میں بھی تم جیسا کوئی شیطانی ذہن موجود ہو"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ ہم سے پہلے وہاں پہنچ چکے ہوں اور جب ہم وہاں پہنچیں تو وہ ہمیں چیک کر لیں"۔ صفدر نے کہا۔

"ہونے کو تو تنویر جولیا بن سکتا ہے اور جولیا۔مگر جولیا تو جولیا ہی رہے گی"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"پھر وہی بکواس۔سیدھی طرح تو تم بات ہی نہیں کر سکتے"۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کمال ہے تم خود سوچو کہ اگر تنویر جولیا بن جائے تو کم از کم تم جیسی تنک مزاج جولیا سے تو جان چھوٹ سکتی ہے اور پھر وہ میرا مطلب ہے کہ رقیب روسفید والا کردار بھی ختم اور سب سے پرلطف بات یہ کہ ایک کی بجائے دو چانس۔واہ تم اسے بکواس کہہ رہی ہو جبکہ یہ بڑا زبردست آئیڈیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اگر میں جولیا بن جاؤں گا تو تم دوسرا سانس نہ لے سکو گے"۔

تنویر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"دوسرا سانس لینے کی نوبت ہی کیوں آئے گی"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ عمران ساتھ ساتھ کافی پینے میں مصروف تھا۔

"آپ نے میری بات کا جواب نہیں دیا عمران صاحب"۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہارے سوال کا جواب صالحہ ہی دے سکتی ہے اور صالحہ کو چیف نے نجانے کیوں نظرانداز کر رکھا ہے۔ شاید اسے خطرہ لاحق ہو گیا ہے کہ صالحہ کو ٹیم میں شامل کرنے کے نتیجے میں سر ایجنٹ سے بھی نہ ہاتھ دھونے پڑ جائیں"...... عمران نے کہا اور سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"چیف اس انداز میں نہیں سوچ سکتا عمران صاحب جس انداز میں آپ سوچ لیتے ہیں"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اگر وہ اس انداز میں نہ سوچتا تو جولیا کے ساتھ تنویر کو لازماً ٹیم میں شامل کیوں کر دیتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مطلب یہ کہ اسے خدشہ ہے کہ کہیں وہ اپنی ڈپٹی چیف سے نہ ہاتھ دھو بیٹھے اسی لئے تنویر کو ہماری نگرانی کے لئے ساتھ بھیج دیتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو سب ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس

پڑے۔

"تم سے خدا سمجھے۔ بہرحال اب بتاؤ ہم نے کرنا کیا ہے"۔ جولیا نے کہا۔ وہ شاید موضوع بدلنا چاہتی تھی۔

"صفدر کی بات درست ہے کہ وہ بھی ہم سے پہلے پہنچ کر نگرانی کر سکتے ہیں کہ ان کے منصوبے میں کوئی رکاوٹ نہ آسکے اور اس کو ذہن میں رکھتے ہوئے میں نے انتہائی طاقتور نائٹ ٹیلی سکوپس کا انتظام کیا ہے اور اس کے ساتھ ایسا اسلحہ بھی حاصل کیا ہے کہ ہم کافی فاصلہ سے اپنی یہ کارروائی کر سکیں۔ میرا مقصد صرف اتنا ہے کہ ان میں سے اگر ایک آدمی بھی ہاتھ آجائے تو پھر ہمارے لئے کوئی پریشانی نہیں رہے گی ورنہ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ ہم مکمل طور پر اندھیرے میں ہیں کہ مجرم کون ہیں۔ کہاں سے آئے ہیں اور کس ملک سے تعلق رکھتے ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہاں کولی میں اس ٹائپ کا اسلحہ مل سکتا ہے"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ علاقہ ہمسایہ ملک سے اسلحے کی سمگلنگ کو ڈیل کرتا ہے۔ یہاں سے مال آگے ملک میں لے جایا جاتا ہے۔ یہاں تو ایسا اسلحہ بھی مل جاتا ہے جو شاید دارالحکومت میں بھی نہ مل سکتا ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا یہاں پولیس اور سمگلنگ کو روکنے والی ایجنسیاں کام نہیں

کرتیں"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ قبائلی علاقہ ہے یہاں اس قدر سختی نہیں کی جاتی۔ بہرحال رکاوٹیں بھی موجود ہیں لیکن چونکہ پہاڑی علاقہ ہے اس لئے کام بھی چلتا رہتا ہے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"تو اب ہم نے کس وقت وہاں پہنچنا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"بس اس علاقے کے جاننے والے ایک آدمی کا انتظار ہے۔ وہ آ جائے تو پھر ہم روانہ ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

مادام ٹریسی جیپ کی سائیڈ سیٹ پر موجود تھی جبکہ اس کے ساتھ ڈرائیونگ سیٹ پر جیکب بیٹھا ہوا تھا۔ جیکسن، راجر، ماریانا اور ڈیانا چاروں علیحدہ جیپ میں سوار تھے جبکہ فورڈ انہی پہاڑیوں میں ہی موجود تھا۔ دونوں جیپیں کولی میں ان کی پرائیویٹ رہائش گاہ سے ابھی روانہ نہ ہوئی تھیں کہ اچانک مادام ٹریسی کی جیب سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو مادام ٹریسی بے اختیار چونک پڑی۔ اس نے جلدی سے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ فورڈ کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے فورڈ کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ ٹریسی اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... مادام ٹریسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مادام ایک جیپ پر سوار ایک غیر ملکی عورت اور چار مرد اچانک

یہاں پہنچے ہیں اور وہ اس غار سے جس میں سٹاپر ایکس موجود ہے کافی فاصلے پر مختلف چٹانوں کی اوٹ میں بیٹھ گئے ہیں۔ ان کا انداز ایسا ہے کہ جیسے وہ سڑک اور اس غار کی نگرانی کر رہے ہوں اور سب سے اہم بات یہ ہے مادام کہ ان سب کے پاس سائیلنسر لگا ہوا ایسا اسلحہ ہے جس سے وہ کافی فاصلے پر فائرنگ کر سکتے ہیں۔ ایک آدمی کے پاس بے ہوش کر دینے والی کیپسول فائر کرنے والی انتہائی جدید ساخت کی گن بھی موجود ہے۔ اوور"...... فورڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ تو میرا خیال درست ثابت ہوا۔ یہ لوگ تم سے کس سائیڈ پر اور کتنے فاصلے پر ہیں۔ اوور"...... مادام ٹریسی نے کہا تو فورڈ نے تفصیل بتا دی۔

" او کے تم وہیں رکو اور بے حد احتیاط سے کام لینا۔ اگر تم ان کی نظروں میں آ گئے تو پھر ہم ان کی نظروں میں آ جائیں گے۔ اوور"۔ مادام ٹریسی نے کہا۔

" میں ان سے کافی فاصلے پر ایک درخت پر موجود ہوں مادام۔ اوور"...... فورڈ نے جواب دیا۔

" جس سڑک پر سے تم وہاں پہنچے تھے کیا یہ لوگ بھی اسی سڑک پر سے آئے ہیں۔ اوور"...... مادام ٹریسی نے کہا۔

" نہیں مادام۔ یہ اس سے نہیں آئے بلکہ درمیان میں ایک اور سڑک ہے یہ اس سے آئے ہیں۔ ان کی جیپ بھی میں نے چیک کر لی

تھی۔ اوور"...... فورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تم ان کے عقب میں ہو۔ اوور"۔ مادام ٹریسی نے کہا۔

" بالکل عقب میں نہیں ہوں البتہ مغرب کی طرف عقب میں ہوں۔ میرے اور ان کے درمیان تقریباً ڈیڑھ دو سو گز کا فاصلہ ہے۔ اوور"...... فورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" او کے تم وہیں رکو ہمیں اب نئے سرے سے پلاننگ کرنی ہو گی۔ میں روانگی کے وقت تمہیں اطلاع دے دوں گی لیکن تم نے ان کی چیکنگ جاری رکھنی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ اپنی جگہیں بدل لیں۔ اوور"...... مادام ٹریسی نے کہا۔

" یس مادام۔ اوور"...... فورڈ نے جواب دیا تو مادام ٹریسی نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے اپنی سیاہ رنگ کی جیکٹ کی جیب میں رکھ لیا۔

" جیکب صورت حال تبدیل ہو چکی ہے اس لئے اپنے ساتھیوں کو اندر لے آؤ۔ اب ہمیں نئی صورت حال کے مطابق کام کرنا ہو گا"...... مادام ٹریسی نے ڈرائیونگ سیٹ پر موجود جیکب سے کہا اور پھر جیپ سے نیچے اتری اور رہائش گاہ کے اندر چل پڑی۔ تھوڑی دیر بعد باقی ساتھی بھی اندر پہنچ گئے۔

" کیا ہوا ہے مادام۔ جیکب بتا رہا ہے کہ فورڈ کی کال کے بعد کوئی نئی صورت حال سامنے آئی ہے"...... ماریانا نے کہا تو مادام ٹریسی

نے اثبات میں سرہلادیا اور پھر فورڈ سے ہونے والی ساری بات چیت کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔آپ کا آئیڈیا درست نکلا لیکن اب جبکہ ان کے بارے میں علم ہو چکا ہے اب ہم آسانی سے انہیں ہلاک کر کے اپنا مشن مکمل کر سکتے ہیں"...... جیکسن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم نے انہیں ہلاک نہیں کرنا صرف بے ہوش کرنا ہے کیونکہ پہاڑیوں میں ایک فائر ہی نجانے کہاں کہاں تک اپنی آواز پہنچا دے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قبائلی یا حکومت کی کوئی ایجنسی وہاں پہنچ جائے اور اس طرح ہم اپنے مشن پر مزید کام ہی نہ کر سکیں اس لئے ہم نے انہیں صرف بے ہوش کرنا ہے اور پھر انتظار کرنا ہے کہ ان کا کوئی دوسرا گروپ تو سامنے نہیں آتا۔اس کے بعد ہم نے مشن مکمل کرنا ہے اور خاموشی سے واپس چلے جانا ہے"...... مادام ٹریسی نے کہا تو سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

"لیکن مادام کھلی فضا میں بے ہوش کر دینے والی گیس کے پسٹلز تو ہمارے پاس موجود نہیں ہیں"...... جیکسن نے کہا۔

"میں نے ایسے پسٹلز حاصل کئے ہیں جن کو ڈبل فائر بھی کیا جا سکتا ہے اور ڈبل فائر کھلی فضا میں کام کے لئے ہوتے ہیں اس لئے اسلحے کی طرف سے فکر مت کرو البتہ یہ لوگ یقیناً سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں اس لئے ہمیں بہرحال انتہائی محتاط رہنا ہو گا"۔مادام ٹریسی نے کہا اور سب نے اثبات میں سرہلا دیئے اور پھر تھوڑی سی بحث کے

بعد انہوں نے ایک پلان ترتیب دے لیا اور پھر وہ سب دونوں جیپوں میں بیٹھ کر روانہ ہو گئے۔ان سب کے چہرے چمک رہے تھے کیونکہ انہیں یقین تھا کہ وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو جائیں گے۔

"میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ ہماری کسی نہ کسی طرف سے نگرانی ہو رہی ہے"...... عمران نے اپنے ساتھ موجود جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ عمران اور جولیا دونوں ایک چٹان کی اوٹ میں موجود تھے جبکہ باقی ساتھی فاصلے پر چٹانوں کے پیچھے موجود تھے۔

"لیکن اس اندھیرے میں تمہاری چھٹی حس کی چیکنگ کیسے کی جا سکتی ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایک ہی حل ہے کہ انتظار کیا جائے اور کیا کیا جا سکتا ہے"۔ عمران نے جواب دیا اور جولیا آہستہ سے ہنس پڑی۔ رات چونکہ کافی گہری ہو چکی تھی اس لئے ہر طرف گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا لیکن اندھیرے میں مسلسل بیٹھے رہنے کی وجہ سے اب ان کی آنکھیں بہرحال اندھیرے میں بھی دیکھنے کے قابل ہو گئی تھیں اس لئے انہیں سڑک اور اس عقاب والی چٹان کا ہیولہ نظر آ رہا تھا۔ وقت

آہستہ آہستہ گزرتا جا رہا تھا کہ اچانک عمران چونک پڑا۔ اس نے دور سڑک پر ایک ہیولے کو حرکت کرتے دیکھ لیا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ کوئی جیپ آ رہی ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا چونک پڑی۔

"کہاں"...... جولیا نے چونک کر کہا تو عمران نے اس طرف اشارہ کر دیا جس طرف اس نے ہیولے کو حرکت کرتے دیکھا تھا لیکن چونکہ یہ پہاڑی علاقہ تھا اس لئے ہیولہ اب نظر نہ آ رہا تھا۔ شاید وہ کسی چٹان کی اوٹ میں آ گیا تھا۔

"ہاں یہ واقعی جیپ ہے اور اس کی ہیڈ لائٹس بھی بند ہیں حالانکہ اس خطرناک پہاڑی علاقے میں اس انداز میں سفر کرنا انتہائی خطرناک ہو سکتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"یہ جیپ ہی ہے لیکن ابھی کافی فاصلے پر ہے"...... عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ البتہ ان دونوں کی نظریں اس طرف ہی جمی ہوئی تھیں اور پھر تھوڑی دیر بعد جیپ انہیں واضح طور پر نظر آنے لگ گئی۔ وہ بڑی آہستہ رفتار سے حرکت کر رہی تھی اور ظاہر ہے ایسا ہی ہونا چاہئے تھا کیونکہ سڑک انتہائی خطرناک تھی اور بغیر لائٹس کے اس سڑک پر سفر کرنا ایک لحاظ سے خودکشی کرنے کے ہی مترادف تھا اس لئے جیپ رینگنے کے انداز میں ہی حرکت کر رہی تھی لیکن آہستہ آہستہ جیپ سڑک کے اس حصے پر پہنچ گئی جہاں کچھ فاصلے پر وہ عقاب والی چٹان موجود تھی جس کے ساتھ راستہ لیبارٹری کو

جاتا تھا۔ عمران اور جولیا دونوں کی نظریں اسی جیپ پر لگی ہوئی تھیں۔ پھر جیپ آہستہ آہستہ رینگتی ہوئی عین اس چٹان کے قریب پہنچ کر رک گئی لیکن اس میں سے کوئی باہر نہ آیا تھا۔ البتہ جیپ میں سے سیاہ رنگ کا ہیولہ سا آسمان کی طرف بڑھتا نظر آیا۔

" اوہ۔ یہ ٹرنچ فائر کر رہے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ان کے آدمی پہاڑیوں پر موجود ہیں"...... عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا اور وہی ہوا۔ اچانک آسمان پر پھلجھڑی چھوٹی اور اس کے ساتھ ہی دوبارہ اندھیرا چھا گیا اور پھر اسی لمحے عمران اور جولیا دونوں کو اپنے بائیں طرف ہلکے ہلکے دھماکے سے سنائی دینے لگے۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی پتھر اوپر سے نیچے گر رہے ہوں اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے عمران کی ناک سے نامانوس سی گیس ٹکرائی اور عمران نے لاشعوری طور پر سانس روک لیا۔

" بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی جا رہی ہے۔ سانس روک لو اور یہاں سے نکلو"...... عمران نے کہا لیکن جولیا یکلخت سائیڈ پر لڑھک گئی۔ عمران کسی سانپ کی سی تیزی سے رینگتا ہوا اس چٹان کی اوٹ سے نکل کر کرالنگ کے انداز میں آگے بڑھتا چلا گیا لیکن بیک وقت سانس روکنے اور حرکت کرنے کی وجہ سے اسے خاصی دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا لیکن وہ تیزی سے حرکت کرتا رہا اور پھر کچھ فاصلے پر وہ ایک چٹان کی اوٹ میں جا کر دبک سا گیا۔ یہاں سے وہ غار سامنے نظر آ رہا تھا جہاں وہ سٹاپر ایکس موجود تھا لیکن اب اسے

سانس روکے ہوئے کافی دیر ہو گئی تھی اس لئے اس نے آہستہ سے سانس لیا۔ اس کا خیال تھا کہ کھلی فضا کی وجہ سے بے ہوش کر دینے والی گیس اب تک اپنا اثر ختم کر چکی ہو گی لیکن سانس لیتے ہی اس کا ذہن یکلخت کسی تیز لٹو کی طرح گھوما تو اس نے جلدی سے سانس روک لیا۔ لیکن گھومتا ہوا ذہن مسلسل گھومتا رہا اور پھر باوجود کوشش کے عمران جب اپنے ذہن پر کنٹرول نہ کر سکا تو اس نے آخری حربہ کے طور پر اپنے ذہن کو بلینک کرنے کی کوشش شروع کر دی اور پھر اس کے احساسات اس کا ساتھ چھوڑ گئے۔ پھر جس طرح گھپ اندھیرے میں بجلی چمکتی ہے اس طرح اس کے تاریک ذہن میں بھی روشنی نمودار ہوئی اور پھر آہستہ آہستہ اس کا ذہن روشن ہوتا چلا گیا۔ جیسے ہی اس کے احساسات جاگے اس نے بے اختیار ادھر دیکھا جدھر سڑک پر وہ چٹان تھی لیکن اب وہاں نہ ہی کوئی جیپ تھی اور نہ ہی کوئی آدمی۔ عمران تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اندھیرا ویسے ہی ہر طرف چھایا ہوا تھا۔ نائٹ ٹیلی سکوپ عمران کے ان ساتھیوں کے پاس موجود تھی جو وہاں سے کافی فاصلے پر تھے جبکہ جولیا اور عمران چونکہ اس غار کے قریب تھے اس لئے انہوں نے نائٹ ٹیلی سکوپس اپنے پاس نہ رکھی تھیں۔ عمران نے کھڑے ہو کر ادھر ادھر دیکھا لیکن جب کافی دیر تک نہ ہی کسی طرف سے کوئی آہٹ سنائی دی اور نہ ہی کوئی فائر وغیرہ ہوا تو وہ تیزی سے اس چٹان کی طرف بڑھ گیا جس کے پیچھے جولیا موجود تھی۔ عمران جب وہاں پہنچا تو جولیا ویسے ہی بے

ہوش پڑی ہوئی تھی۔ عمران کے ہونٹ بھنچ گئے اور وہ مڑ کر تیزی سے اس غار کی طرف بڑھ گیا جس میں سٹاپر ایکس موجود تھا۔ اس نے جیب سے پنسل ٹارچ نکالی اور پھر غار میں داخل ہو کر اس نے پنسل ٹارچ جلائی تو پنسل ٹارچ کی تیز لیکن لکیر نما روشنی نے غار کو قدرے روشن کر دیا۔ عمران نے پنسل ٹارچ کی مدد سے پورے غار کا جائزہ لیا لیکن غار خالی تھا۔ وہاں سٹاپر ایکس موجود نہ تھا۔ عمران اس غار سے باہر آیا اور پھر اس نے ادھر ادھر موجود باقی غاروں کا بھی جائزہ لیا لیکن یہ سب غار خالی تھے۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ سٹاپر ایکس یہاں سے اٹھا لیا گیا ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس ڈاکٹر عبدالحق اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے ڈاکٹر عبدالحق کی آواز سنائی دی اور عمران کے جسم میں اطمینان کی لہر سی دوڑتی چلی گئی۔

"ڈاکٹر صاحب مجرموں نے لیبارٹری پر حملے کی ایک اور کوشش کی تھی۔ ہم یہاں موجود تھے لیکن ہمیں اچانک بے ہوش کر دیا گیا تھا اور اب مجھے ہوش آیا ہے تو میں نے آپ کو کال کیا ہے۔ اوور"۔

عمران نے کہا۔ وہ دارالحکومت سے روانگی سے پہلے ڈاکٹر عبدالحق کو فون پر اس ٹرانسمیٹر اور فریکونسی کے بارے میں تفصیلی ہدایات دے چکا تھا اس لئے ٹرانسمیٹر پر فکسڈ فریکونسی کی وجہ سے اس کی بات براہ راست ڈاکٹر عبدالحق سے ہو گئی تھی۔

"حملہ۔ نہیں کوئی حملہ نہیں ہوا۔ ویسے بھی ہم پوری طرح محتاط ہیں اور آپ کے کہنے پر ہم نے مکمل حفاظتی نظام آن کر رکھا ہے۔ اوور"...... ڈاکٹر عبدالحق نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا آپ اندر سے سڑک اور پہاڑیوں کو چیک نہیں کر رہے۔ اوور"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ سڑک پر چونکہ مسلسل آمد و رفت جاری رہتی ہے اور سامنے والی پہاڑیوں سے بھی ہماری لیبارٹری کو کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا اس لئے چیکنگ صرف ان پہاڑیوں پر ہوتی ہے جس کے نیچے لیبارٹری ہے اور چیکنگ کا بھی آٹومیٹک نظام ہے۔ مخصوص علاقے میں جیسے ہی کوئی آدمی داخل ہوتا ہے ڈیتھ ریز کا شکار ہو کر جل کر راکھ ہو جاتا ہے۔ اوور"...... ڈاکٹر عبدالحق نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کی تحقیقات مکمل ہونے میں ابھی کتنا عرصہ باقی ہے۔ اوور"...... عمران نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"ابھی کافی کام باقی ہے۔ تقریباً ایک سال تو لگ ہی جائے گا۔ کیوں۔ اوور"...... ڈاکٹر عبدالحق نے کہا۔

"میں نے اس لئے پوچھا تھا کہ اگر ہفتہ ڈیڑھ ہفتہ کی بات ہو تو ہم مستقل طور پر لیبارٹری کی حفاظت کا بندوبست کر دیں۔ لیکن ایک سال کا عرصہ تو بہت ہے۔ بہرحال آپ محتاط رہیں مجرم انتہائی ذہین اور ہوشیار ہیں اور وہ مسلسل کام کر رہے ہیں۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ یہاں کا انتظام ایسا ہے کہ اب کوئی مجرم اندر داخل ہی نہیں ہو سکے گا۔ اوور"....... ڈاکٹر عبدالحق نے جواب دیا۔

"اوکے اوور اینڈ آل"....... عمران نے کہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور اس طرف کو مڑ گیا جدھر جولیا بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ اس کی سمجھ میں البتہ یہ بات نہ آرہی تھی کہ مجرموں نے انہیں صرف بے ہوش کیوں کیا ہے جبکہ وہ آسانی سے انہیں ہلاک بھی کر سکتے تھے لیکن ظاہر ہے اس کے سوال کا جواب اس کے پاس موجود نہ تھا البتہ یہ اطمینان بہرحال ہو گیا تھا کہ مجرم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکے۔

مادام ٹریسی اپنے ساتھیوں کے ساتھ کولی میں اپنی رہائش گاہ کے ایک بڑے کمرے میں موجود تھی۔ وہ ابھی ان پہاڑیوں سے واپس پہنچے تھے اور ان سب کے چہروں پر ناکامی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"مادام اس انداز میں یہ مشن کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ ہمیں کچھ اور سوچنا پڑے گا"....... جیکسن نے کہا۔

"ہاں۔ اب میں یہی سوچ رہی ہوں کہ کسی اور انداز میں کام کیا جائے"....... مادام ٹریسی نے آہستہ سے کہا۔

"مادام آپ نے فوری طور پر واپسی کا حکم دے دیا ورنہ کم از کم ان ایجنٹوں کا تو خاتمہ کر دیا جاتا"....... جیکب نے کہا۔

"اور ہم بھی ساتھ ہی مارے جاتے۔ نانسنس۔ احمقانہ باتیں مت کیا کرو۔ تم نے فورڈ کی کال نہیں سنی تھی کہ چار جیپیں کافی تیز رفتاری سے ہماری طرف آرہی تھیں اور یہ یقیناً ان کے ساتھی ہوں

گے ۔ اگر ہم فوری واپس نہ آجاتے تو یقیناً وہ ہمیں گھیر لیتے "۔ مادام ٹریسی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" مادام اگر سٹاپر ایکس کام کر لیتا تو جب تک یہ جیپیں پہنچتیں ہم لیبارٹری میں داخل ہو کر ان کی نظروں سے چھپ سکتے تھے "۔ ماریانا نے کہا۔

" ہاں لیکن اندر شاید کوئی دوہرا حفاظتی نظام قائم کر دیا گیا ہے۔ سٹاپر ایکس نے کام تو کیا لیکن اس کے باوجود لیبارٹری کا راستہ نہیں کھلا "...... مادام ٹریسی نے جواب دیا۔ مادام ٹریسی کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اسے اپنے مشن کی ناکامی پر کافی غصہ آرہا تھا۔

" مادام کی بات درست ہے کہ اگر ہم دوبارہ پہاڑیوں پر چڑھ کر ان لوگوں کو تلاش کر کے ختم کرنے کی کوشش کرتے تو اس دوران ہمیں واقعی کچھ ہو جاتا "...... ڈیانا نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے کیونکہ جو صورت حال انہیں پیش آئی تھی وہ واقعی ایسی تھی کہ انہیں بمشکل اپنی جانیں بچا کر بھاگنا پڑا تھا۔ پلاننگ کے مطابق ایک جیپ میں جیکب اور راجر سوار ہو کر اس سڑک کی طرف سے لیبارٹری کی طرف گئے تھے جبکہ مادام ٹریسی اور باقی ساتھی پہاڑیوں کے عقبی طرف سے اس جگہ پہنچے تھے جہاں فورڈ پہلے سے موجود تھا اور پھر فورڈ نے انہیں ان جگہوں کی نشاندہی کر دی تھی جہاں بقول اس کے مخالف ایجنٹ موجود تھے اور پھر پلاننگ کے مطابق جیکب نے جیپ اس عقاب والی چٹان کے سامنے روک کر

فائر کیا تھا اور اس کے ساتھ ہی مادام ٹریسی اور اس کے ساتھیوں نے اس جگہ پر جہاں ان کے مخالف ایجنٹ موجود تھے بے ہوش کر دینے والی انتہائی طاقتور گیس فائر کر دی۔ پھر فورڈ کو وہیں چھوڑ کر مادام ٹریسی اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ پہاڑی چٹانوں پر سے نیچے اتر کر اس غار میں داخل ہوئی جہاں سٹاپر ایکس موجود تھا۔ اس نے اسے چیک کر لیا وہ واقعی فنکشن طور پر زیرو نہ کیا گیا تھا۔ چونکہ ہر طرف گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا اور وہ کھلی جگہ پر روشنی نہ کر سکتے تھے کیونکہ ہر لحاظ سے یہ انتہائی حساس علاقہ تھا اس لئے روشنی ہوتے ہی کسی نہ کسی طرف سے کوئی حفاظتی دستہ وہاں پہنچ سکتا تھا اور مخالف ایجنٹ چٹانوں کی اوٹ میں تھے اس لئے انہوں نے انہیں چیک کرنے کی بجائے اپنے مشن کو مکمل کرنے کو ترجیح دی تھی اور پھر سٹاپر ایکس کو اٹھا کر وہ پہاڑیوں سے نیچے اترے اور انہوں نے اسے مخصوص چٹان کے ساتھ ایک بار پھر مخصوص انداز میں نصب کیا اور پھر ریموٹ کنٹرول کی مدد سے اسے ڈی چارج کر دیا۔ سٹاپر ایکس ڈی چارج بھی ہو گیا۔ اس کی مخصوص لائٹ انہوں نے چیک کر لی تھی لیکن اس کے باوجود لیبارٹری کا حفاظتی سسٹم آف نہ ہوا اور پھر ابھی وہ سوچ ہی رہے تھے کہ کیا کیا جائے کہ فورڈ کی طرف سے ٹرانسمیٹر کال آگئی کہ چار جیپیں خاصی تیز رفتاری سے ان کی طرف آ رہی ہیں تو مادام ٹریسی نے فوری واپسی کا حکم دے دیا اور فورڈ کو بھی پیدل واپس جانے کا کہہ دیا اور پھر سٹاپر ایکس کو اٹھا کر انہوں نے واپس

جیپ میں رکھا اور وہ سب جیپ میں سوار ہو کر وہیں سے واپس کولی پہنچ گئے۔ بعد میں فورڈ کو ایک خصوصی پوائنٹ سے جیکسن جا کر جیپ میں لے آیا تھا۔ اس طرح ان کا مشن ایک لحاظ سے مکمل طور پر ناکام ہو گیا تھا اور اس وقت وہ سب اسی سلسلے میں بات کر رہے تھے۔

"میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے مادام"...... اچانک راجر نے کہا تو مادام ٹریسی کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کون سی تجویز"...... مادام ٹریسی نے چونک کر کہا۔

"ہم سب عام سیاحوں کی طرح یہاں رہیں۔ یہاں سے لازماً لیبارٹری میں کھانے پینے کی چیزیں سپلائی ہوتی ہوں گی۔ اس سپلائی کو ٹریس کیا جائے اور پھر اس سپلائی کو سامنے رکھ کر لیبارٹری میں داخل ہونے کا پلان سوچا جائے"...... راجر نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن میں ایک اور بات سوچ رہی ہوں"...... مادام ٹریسی نے کہا۔

"وہ کیا مادام"...... سب نے چونک کر پوچھا۔

"سیکرٹ سروس لامحالہ دن چڑھتے ہی کولی پہنچ کر اپنی کارروائی شروع کر دے گی اور ہو سکتا ہے کہ وہ یہاں غیر ملکی سیاحوں کی مکمل چھان بین کریں۔ یہاں کی پولیس وغیرہ بھی اس سلسلے میں ان کی مدد کر سکتی ہے اور اگر عمران ان کے ساتھ ہوا تو عمران مجھے پہچانتا

ہے۔ گو اسے یہ معلوم نہیں کہ میرا تعلق کس ایجنسی سے ہے لیکن اس کے باوجود وہ انتہائی شاطر ذہن کا مالک ہے۔ اگر اسے ذرا سا بھی شبہ پڑ گیا تو وہ بھوت کی طرح نہ صرف ہمارے پیچھے پڑ جائے گا بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ ایکریمیا سے میرے بارے میں معلومات بھی حاصل کر لے کیونکہ یہی کہا جاتا ہے کہ اس کے معلومات حاصل کرنے کے ذرائع بے حد وسیع ہیں اور اگر اسے معلوم ہو گیا کہ ہمارا تعلق کراؤن ایجنسی سے ہے تو پھر ہمارا مشن مکمل ہونا تو ایک طرف ہماری جانیں بھی خطرے میں پڑ جائیں گی"...... مادام ٹریسی نے کہا۔

"تو پھر مادام"...... سب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر یہ کہ ہمیں ہر حالت میں صبح ہونے سے پہلے یہ مشن مکمل کرنا ہے"...... مادام ٹریسی نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"لیکن کس طرح مادام"...... ایک بار پھر سب نے چونک کر کہا۔

"ہم نے اب تک سامنے کے رخ پر کام کیا ہے۔ یہ پہاڑیاں کافی وسیع و عریض ہیں اور چیف کی طرف سے جو فائل مجھے دی گئی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ لیبارٹری زیادہ وسیع و عریض نہیں ہے۔ چونکہ یہ جراثیموں پر ریسرچ کرنے کی لیبارٹری ہے اس لئے اس کا ایریا کافی چھوٹا ہے۔ اس میں ایک بڑا ہال اور اس کے ارد گرد دس چھوٹے بڑے کمرے ہیں جن میں سے دو بڑے کمرے سٹورز کے طور پر

استعمال کئے جاتے ہیں۔ پانچ کمروں میں وہاں کام کرنے والوں کی رہائش ہے جبکہ باقی کمروں میں ریسرچ کے مختلف مراحل پر کام کرنے اور جراثیموں کے سلسلے میں مواد موجود رہتا ہے۔ ایک کمرہ ڈاکٹر عبدالحق کا آفس ہے اور فارمولا بھی اسی آفس نما کمرے میں موجود ہے جبکہ ہال نما بڑے کمرے میں جراثیمی ہتھیار بنانے کے سلسلے میں کام ہو رہا ہے اور فائل میں جو نقشہ دیا گیا ہے اس کے مطابق یہ آفس نما کمرہ سب سے عقب میں ہے لیکن اس بڑے ہال سے متصل ہے اور وہ ریز جو چیکنگ کر کے اجنبی افراد کو جلا کر راکھ کر دیتی ہیں ان کا ایریا ایک ہزار میٹر بتایا گیا ہے اور فائل میں یہ بھی درج ہے کہ عقاب نما چٹان سے اصل لیبارٹری تقریباً دو سو گز کے فاصلے پر شروع ہو جاتی ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو عقاب چٹان والی سڑک سے اس لیبارٹری کا کل رقبہ مع چیکنگ ریز کے بارہ تیرہ سو میٹر بنتا ہے اس لئے اگر ہم عقبی طرف سے کوشش کریں تو ہم اس لیبارٹری میں داخل ہو سکتے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ اس طرف کسی قسم کی چیکنگ بھی موجود نہ ہو گی"...... مادام ٹریسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اصل مسئلہ تو لیبارٹری میں داخلے کا ہے۔ چاہے سامنے سے داخل ہوا جائے یا عقب سے"...... ڈیانا نے کہا۔

"وہاں یقیناً غاریں ہوں گی یا پہاڑیوں کے درمیان قدرتی دراڑیں ہوں گی اور اس طرح ہم لیبارٹری سے زیادہ قریب

پہنچ سکتے ہیں اور سٹاپر ایکس بہرحال ہمارے پاس موجود ہے۔ گو اس نے سامنے کے رخ پر کام نہیں کیا لیکن اس کا ایک اور فنکشن بھی مجھے معلوم ہے اور مجھے یقین ہے کہ عقبی طرف سے وہ فنکشن کامیاب رہے گا اور ہم اس لیبارٹری میں نہ سہی اس آفس تک آسانی سے پہنچ جائیں گے۔ اس طرح ہم وہ فارمولا حاصل کر لیں گے جو ہمارا اصل مشن ہے۔ جہاں تک لیبارٹری کی تباہی کا مشن ہے تو وہ بعد میں بھی مکمل ہو سکتا ہے"...... مادام ٹریسی نے کہا۔

"وہ فنکشن کیا ہے مادام"...... ماریانا نے کہا۔

"یہ فنکشن بڑا محدود سا ہوتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ ایک سو میٹر کے ایریے میں یہ ہر قسم کے سائنسی آلات کو ایک محدود وقت کے لئے معطل کر دیتا ہے"...... مادام ٹریسی نے جواب دیا۔

"تو پھر ہمیں اسی راستہ سے جانا چاہئے"...... جیکسن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں ابھی نہیں۔ پچھلی رات اور مجھے یقین ہے کہ صبح تک ہم یہ فارمولا حاصل کر لینے میں کامیاب ہو جائیں گے"...... مادام ٹریسی نے کہا تو سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت واپس کولی پہنچ چکا تھا۔ اس نے ڈاکٹر عبدالحق سے ٹرانسمیٹر پر بات کرنے کے بعد اپنے تمام ساتھیوں کو باری باری اینٹی گیس سونگھا کر ہوش دلایا تھا۔ اینٹی گیس وہ اپنے ساتھ لے گیا تھا کیونکہ ان کی پلاننگ بھی یہی تھی کہ وہ ان مخالفوں پر گیس فائر کر کے انہیں قابو میں کریں گے اور پھر اینٹی گیس کی مدد سے انہیں ہوش میں لا کر ان سے مزید پوچھ گچھ ہو گی لیکن یہ اینٹی گیس اسے اپنے ساتھیوں پر استعمال کرنی پڑی تھی۔ وہ سب اس وقت کولی کے ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھے۔

"عمران صاحب دو باتیں میری سمجھ میں نہیں آ رہیں۔ ایک تو یہ کہ آپ گیس کے باوجود خودبخود کیسے ہوش میں آ گئے کیونکہ گیس سے بے ہوش آدمی صرف ذہنی طاقتوں کی بنا پر خودبخود ہوش میں نہیں آ سکتا اور دوسری بات یہ کہ ان لوگوں نے ہمیں کیوں زندہ

چھوڑ دیا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تمہاری پہلی بات کا جواب تو میں دے سکتا ہوں البتہ دوسری بات کا جواب مخالف ہی دے سکتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلیں آپ پہلی بات کا ہی جواب دے دیں"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے گیس کی بو محسوس کر لی تھی اور سانس روک لیا تھا لیکن پھر جب کافی دیر بعد میں نے ہلکا سا سانس لیا تو میرا ذہن کسی لٹو کی طرح گھومنے لگا۔ میں نے اپنے ذہن پر کنٹرول کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن میری یہ کوشش کامیاب نہ ہو سکی تو میں نے اپنے ذہن کو بلینک کر لیا اور ذہن کے بلینک ہونے کا عرصہ کافی کم ہوتا ہے اور ذہن اپنے فطری ردعمل کے طور پر خودبخود کام شروع کر دیتا ہے اس لئے لامحالہ ذہن نے جب کام کیا تو میں ہوش میں آ گیا لیکن اس وقت تک گیس کے اثرات فضا میں ختم ہو چکے تھے اس لئے میں دوبارہ بے ہوش نہ ہوا"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہاں ایسا ہو سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب اندازہ تو بہرحال لگایا جا سکتا ہے کہ ہمیں زندہ چھوڑنے کے پیچھے ان کا کیا مقصد ہو سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"پہلا خیال تو ذہن میں یہی آتا ہے کہ انہوں نے ہمارے لباسوں یا جسموں کے ساتھ کوئی آلہ لگا دیا ہے تاکہ وہ ہماری نقل و حرکت کو چیک کر سکیں لیکن میں نے تمہیں ہوش دلانے سے پہلے یہ ساری بات چیک کر لی تھی 'ایسا نہیں ہوا اس لئے دوسری بات یہی ذہن میں آتی ہے کہ انہیں ایسے حالات میں بھاگنا پڑا کہ انہیں ہمارے خلاف کچھ کرنے کا موقع ہی نہ مل سکا"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو اس بات پر حیرت ہو رہی کہ وہ ہمارے عقب میں کیسے پہنچ گئے۔ انہیں کیسے یہ بات معلوم ہوئی کہ ہم نے انہیں کس انداز میں ٹریپ کرنے کا پلان بنایا ہے"....... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے بھی اس پر سوچا ہے اور میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ مخالف ایجنٹ یا ان کا چیف بہرحال انتہائی ذہین آدمی ہے اور خاصا تربیت یافتہ ہے۔ اسے معلوم تھا کہ ہم کیا سوچیں گے اور کس انداز میں انہیں ٹریپ کرنے کی کوشش کریں گے اور اس نے ہمارا ہی ٹریپ ہمارے خلاف استعمال کیا"....... عمران نے کہا۔

"اس سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ وہ تم سے بھی زیادہ ذہانت کا مالک ہے"....... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے کبھی عقل کل کا دعویٰ نہیں کیا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب اب آپ نے کیا سوچا ہے۔ کیا ہمیں انہیں یہاں

کوٹھی میں تلاش کرنا ہوگا"....... صفدر نے کہا۔

"اور کیا کیا جا سکتا ہے"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان لوگوں نے جس انداز میں دوبارہ کام کیا ہے اس سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں بے حد جلدی ہے"....... صفدر نے کہا۔

"انہوں نے سٹاپر ایکس پر انحصار کیا ہے اور اگر میں ڈاکٹر عبدالحق کو پہلے ہی ہوشیار نہ کر چکا ہوتا تو دوسری بار وہ یقیناً کامیاب ہو جاتے"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سٹاپر ایکس ایک بار پھر ان کے قبضے میں چلا گیا ہے۔ کیا وہ اس سے مزید کوئی فائدہ تو نہ اٹھا لیں گے"....... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی وہ اسے ساتھ لے گئے ہیں۔ کیوں لے گئے ہیں جبکہ یہ ان کے کام کا ثابت نہیں ہوا"....... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اس کی پیشانی پر غور و فکر کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ اس کی طاقت کو بڑھانے کا کوئی عمل جانتے ہوں"....... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ یہ سائنسی آلہ ہے اس کی طاقت مزید نہیں بڑھائی جا سکتی البتہ چونکہ یہ فنکشن زیرو نہیں ہوا اس لئے اسے بہرحال کسی نہ کسی انداز میں استعمال کیا جا سکتا ہے"....... عمران نے کہا۔

"لیکن فنکشن زیرو نہ ہونے کے باوجود اس نے دوبارہ کام تو نہیں

کیا"...... جولیا نے کہا۔

" اس لئے کہ ڈاکٹر عبدالحق نے میرے کہنے پر حفاظتی نظام کو فل پاور کے ساتھ آن کر رکھا تھا"...... عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" تو پھر اب مزید بات چیت کا کیا فائدہ۔ اب ہم نے انہیں صبح کو لی میں ہی تلاش کرنا ہے اور بس"...... جولیا نے کہا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور اس کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

" کیا مطلب۔ یہ تم اچھے بھلے بیٹھے تھے۔ کیا ہوا"...... عمران نے اس طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے وہ ان کے اس طرح اچانک اٹھنے سے حیران ہوا ہو۔

" تمہارے اندر تو الو کا دماغ ہے۔ ہم نے سونا بھی ہے"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ گئی۔

" آپ بھی اب آرام کریں عمران صاحب"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ٹھنڈی آہیں بھرنے اور کروٹیں بدلنے کو اگر تم آرام سمجھتے ہو تو ٹھیک ہے کر لیتا ہوں آرام"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" کیا مطلب ہوا تمہاری اس بات کا"...... جولیا نے بے اختیار مڑتے ہوئے پوچھا۔

" وہ ایک شاعر نے کہا ہے کہ پتا پتا بوٹا بوٹا حال ہمارا جانے ہے لیکن ایک گلاب کا پھول ہے وہی ہمارا حال نہیں جانتا۔ اب بتاؤ میں کیا کروں جس کے لئے ٹھنڈی آہیں بھری جائیں گی اور کروٹیں بدلی جائیں گی وہی اگر پوچھے کہ کیوں تو تم خود بتاؤ کہ اس کیوں کا کیا جواب دیا جا سکتا ہے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

" بکواس کرنے میں تم ورلڈ چیمپئن ہو۔ نانسنس"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گئی۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ عمران کی بات نے اس کے دل کے تاروں کو چھیڑ دیا ہے اور اس کا غصہ مصنوعی ہے۔

" اسے سوائے بکواس کے اور آتا ہی کیا ہے"...... تنویر نے کہا اور پھر وہ بھی تیزی سے جولیا کے پیچھے کمرے سے باہر چلا گیا۔

" عمران صاحب خدا حافظ۔ صبح ناشتے پر ملاقات ہو گی"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ بھی کیپٹن شکیل کے ساتھ کمرے سے باہر چلا گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرسی کی پشت سے سر لگایا اور آنکھیں بند کر لیں۔ اس کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں ابھری ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد اس نے آنکھیں کھولیں اور بے اختیار سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ اوہ ویری بیڈ"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا

اور روم سروس کا نمبر پریس کر دیا۔

" روم سروس "....... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" روم نمبر الیون میں مسٹر صفدر سعید کو رنگ کریں اگر وہ رسیور اٹھالیں تو مجھ سے ان کی بات کرائیں "....... عمران نے کہا۔

" یس سر "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو صفدر بول رہا ہوں "....... چند لمحوں بعد صفدر کی آواز سنائی دی۔

" صفدر میرے کمرے میں آجاؤ جلدی "....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور صفدر اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر ہوٹل کی طرف سے سپلائی کیا گیا مخصوص نائٹ سوٹ تھا۔

" کیا ہوا عمران صاحب "....... صفدر نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

" تم لباس بدل کر آؤ ہم نے ابھی ان پہاڑیوں پر جانا ہے۔ جلدی کرو "....... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے "....... صفدر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" ہاں۔ میرے ذہن میں ایک خیال آیا ہے اور میں اسے چیک کرنا چاہتا ہوں "....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر باقی ساتھیوں کو بھی بلا لاؤں "....... صفدر نے مڑتے ہوئے کہا۔

" ابھی ان کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم دونوں ہی چلیں گے تم لباس بھی بدل لو اور اسلحہ بھی ساتھ لے لو۔ جلدی کرو "....... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں جیپ میں سوار انہی پہاڑیوں کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران خود تھا جبکہ صفدر سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

" عمران صاحب بتائیں تو سہی کہ آخر آپ کے ذہن میں کیا بات ہے "....... صفدر نے کہا۔

" سٹاپر ایکس کو وہ لوگ ساتھ لے گئے ہیں اس لئے میرے ذہن میں یہ بات آئی ہے کہ وہ بہرحال اس سے کوئی نہ کوئی کام لینا چاہتے ہیں۔ گو اس کی طاقت کو بڑھایا تو نہیں جا سکتا لیکن اس کا صرف ایک فنکشن نہیں ہوتا اس میں چند دوسرے فنکشنوں کی بھی گنجائش ہوتی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ اسے ایک بار پھر کسی بھی انداز میں استعمال کرنے کی کوشش کریں "۔ عمران نے کہا۔

" کیا آپ اندازہ نہیں لگا سکتے کہ وہ کیا کریں گے "....... صفدر نے کہا۔

" نہیں۔ کوئی ایسا فنکشن میرے ذہن میں نہیں آ رہا "۔ عمران نے کہا۔

" تو پھر اس وقت وہاں جانے کا کیا فائدہ"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جہاں تک میں سمجھا ہوں یہ لوگ فوری مشن مکمل کرنے کے درپے ہیں ورنہ وہ لوگ مسلسل دوبارہ مشن مکمل کرنے کی کوشش نہ کرتے۔ اس کی وجہ تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی کہ وہ کیوں فوری یہ کام کرنا چاہتے ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ پچھلی رات کوئی تیسرا حملہ کر دیں اس لئے بجائے اس کے کہ ہم ہوٹل کے کمرے میں پڑے آرام سے سوتے رہیں اگر ہم چیکنگ کرتے رہیں تو زیادہ بہتر ہے۔ اگر کچھ نہ ہوا تو صبح ہم واپس آجائیں گے اور اگر کچھ ہوا تو ہماری وہاں موجودگی بہرحال ہمارے فائدے میں ہی جائے گی"...... عمران نے جواب دیا۔

" تو کیا آپ وہیں رہ کر چیکنگ کریں گے جہاں ہم پہلے موجود رہے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

" ظاہر ہے وہیں سے ہی سڑک اور لیبارٹری کو جانے والا راستہ چیک ہو سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" میرا خیال ہے عمران صاحب کہ ہمیں دور سے لیکن کسی اونچی پہاڑی چوٹی پر بیٹھ کر چیکنگ کرنی چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ اب وہ کسی اور انداز میں کام کریں"...... تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ یہ بھی ٹھیک رہے گا"...... عمران نے اس کی بات کی

ناامید کرتے ہوئے کہا۔ تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد ان کی جیپ مخصوص علاقے میں پہنچ گئی تو عمران نے جیپ کو ایک چٹان کے پیچھے خالی جگہ میں پہنچا کر روک دیا۔ اب جیپ صرف قریب آنے سے ہی نظر آ سکتی تھی دور سے اسے چیک نہ کیا جا سکتا تھا۔

" یہ زیرو فائیو ٹرانسمیٹر رکھ لو۔ دوسرا پیس میرے پاس ہے۔ ضرورت پڑنے پر ہم ایک دوسرے سے بات چیت کر سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا اور جیب سے ایک چھوٹا سا فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے صفدر کی طرف بڑھا دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ٹرانسمیٹر لے کر اپنی جیب میں ڈال لیا۔

" عقبی سیٹ کے پیچھے تھیلے میں نائٹ ٹیلی سکوپس موجود ہیں ان میں سے ایک نکال کر مجھے دے دو اور دوسری تم رکھ لو۔ میں کسی چوٹی پر جاؤں گا جبکہ تم سڑک کے سامنے والے حصے میں کہیں اوٹ لے لینا"...... عمران نے کہا۔

" میں اوپر جاؤں گا عمران صاحب کیونکہ اوپر جانے والا صرف اطلاع دے سکتا ہے فوری ایکشن نہیں لے سکتا اور آپ بہرحال مجھ سے زیادہ اچھے انداز میں فوری ایکشن لے سکتے ہیں"...... صفدر نے عقبی سیٹ کی طرف جاتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں جیپ سے اترے اور پھر پہاڑی چٹانوں پر چڑھتے ہوئے اوپر کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ صفدر اوپر زیادہ بلندی کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران ایک مخصوص بلندی پر پہنچ کر آگے کی طرف

بڑھتا چلا گیا اور پھر وہ ایک جگہ جا کر ایک چٹان کی اوٹ میں بیٹھ گیا۔ یہاں سے سڑک اور عقاب والی والی چٹان واضح طور پر نظر آسکتی تھی اور اب چونکہ اس کے پاس نائٹ ٹیلی سکوپ بھی موجود تھی اس لئے اس نے اسے آنکھوں سے لگایا اور پھر انتہائی محتاط انداز میں ہر طرف کا جائزہ لینے لگا لیکن ہر طرف خاموشی طاری تھی۔ ہر چیز ساکت تھی کہیں کوئی حرکت نہ تھی۔ کافی دیر تک جائزہ لینے کے بعد عمران نے ٹیلی سکوپ کو آنکھوں سے ہٹا کر گلے میں لٹکتا چھوڑ دیا۔ کیونکہ مسلسل ٹیلی سکوپ سے چیکنگ کا کوئی فائدہ نہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی جیب سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں تو عمران نے چونک کر جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو صفدر کالنگ ۔ اوور"...... صفدر کی آواز سنائی دی۔

" یس عمران اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب میں کافی بلندی پر موجود ہوں۔ میں نے نائٹ ٹیلی سکوپ سے دور دور تک چیکنگ کی ہے لیکن یہاں تو ہر طرف خاموشی اور سکوت چھایا ہوا ہے۔ اوور"...... صفدر کی آواز سنائی دی۔

" تو تمہارا کیا خیال تھا یہاں میلہ لگا ہوا ہو گا۔ ہم تو بس ایک خیال کے تحت یہاں آئے ہیں۔ ہو سکتا ہے ہمارا خیال غلط ثابت ہو اس لئے اطمینان سے بیٹھ جاؤ لیکن خیال رکھنا سو نہ جانا۔ اوور" عمران نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ان حالات میں سونے کا تو کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا کیونکہ نیند آنے کا مطلب موت ہی ہو سکتا ہے۔ ویسے لگتا ہے آپ نے ٹھنڈی آہیں بھرنے اور کروٹیں بدلنے سے یہ بہتر سمجھا ہے کہ یہاں آ جائیں۔ اوور"...... صفدر نے کہا۔

" ارے ارے بلندی پر پہنچ کر تمہاری عقل داڑھ تو نہیں نکل آئی۔ اوور"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

" عقل داڑھ کیا نکلنی ہے البتہ مجھے یقین ہے کہ جیسے جیسے رات گزرتی جائے گی سردی کی وجہ سے باقی داڑھیں بھی ایک دوسرے سے ٹکرا کر ٹوٹ جائیں گی۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس جیب میں ڈالنے کی بجائے ساتھ ہی ایک چوڑے پتھر پر رکھ دیا اور ایک بار پھر اس نے گلے میں لٹکی ہوئی نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے لگا لی لیکن کافی دیر تک جائزہ لینے کے بعد جب کہیں کوئی حرکت نظر نہ آئی تو اس نے نائٹ ٹیلی سکوپ دوبارہ گلے میں لٹکا لی۔

" لگتا ہے کہ اس بار مقابلے میں کوئی سپر مائینڈ نہیں ہے۔ میں نے خواہ مخواہ اسے سپر مائینڈ تسلیم کر لیا"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن پھر تقریباً دس منٹ بعد پتھر پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ صفدر بھی شاید بیٹھے بیٹھے بور ہو رہا ہے۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس

کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو صفدر کالنگ۔ اوور"....... صفدر کی انتہائی پرجوش سی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" علی عمران اٹنڈنگ یو۔ کیا ہوا ہے۔ اوور"....... عمران نے پوچھا۔

" عمران صاحب لیبارٹری والی پہاڑی کی عقبی طرف میں نے ایک جیپ کا ہیولہ دیکھا ہے۔ اس کی ہیڈ لائٹس بجھی ہوئی ہیں۔ اوور"....... صفدر نے جواب دیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

" لیبارٹری کی عقبی طرف کتنے فاصلے پر یہ جیپ موجود ہے۔ اوور"....... عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔

" پہاڑی کے عقب میں تقریباً چار پانچ سو گز کے فاصلے پر یہ جیپ پہاڑی سڑک پر حرکت کرتی نظر آئی ہے۔ کبھی وہ نیچے جا کر چٹانوں کی اوٹ میں غائب ہو جاتی ہے اور کبھی اوپر آجاتی ہے۔ بہرحال وہ جیپ ہی ہے۔ میں نے نائٹ ٹیلی سکوپ سے چیک کر لیا ہے۔ اوور"۔ صفدر نے جواب دیا۔

" اس قدر فاصلے سے تو ہماری گنیں کام نہیں کر سکتیں۔ تم اس جیپ کو چیک کرتے رہو۔ میں واپس جیپ پر بیٹھتا ہوں اور عقبی طرف پہنچنے کی کوشش کرتا ہوں۔ تم نے ٹرانسمیٹر پر مجھ سے رابطہ رکھنا ہے اور میری رہنمائی کرنی ہے۔ اوور اینڈ آل"....... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے جیب میں ڈالا اور پھر اٹھ کر

وہ تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا اس طرف کو بڑھتا چلا گیا جدھر ان کی جیپ موجود تھی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی جیپ مڑ کر واپس جا رہی تھی۔ گو سڑک پہاڑی تھی اور سڑک بھی تنگ سی تھی اور عمران نے ہیڈ لائٹس بھی نہ جلائیں تھیں لیکن اس کے باوجود جیپ خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی اس تنگ سی سڑک پر آگے بڑھی جا رہی تھی۔ عمران نے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اور پھر ایک جگہ پہنچ کر اس نے ایک کھلی جگہ پر جیپ کو موڑا ہی تھا کہ اس کی جیب سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ عمران نے جیپ کو روک لیا کیونکہ اس تنگ پہاڑی سڑک پر وہ بیک وقت دو کام نہیں کر سکتا تھا ورنہ اسے یہ معلوم تھا کہ باوجود اپنی مہارت کے وہ جیپ سمیت ہزاروں فٹ گہرائی میں بھی گر سکتا ہے۔ اس نے جیپ روک کر جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

" ہیلو ہیلو صفدر کالنگ۔ اوور"....... صفدر کی آواز سنائی دی۔

" یس علی عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور"....... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب جیپ رک گئی ہے اور مجھے تین عورتیں اور چار مردوں کا ایک گروپ بھی نظر آ رہا ہے۔ وہ ان پہاڑی چٹانوں پر چڑھتے نظر آئے ہیں۔ اوور"....... صفدر نے کہا۔

" تم انہیں چیک کرتے رہو۔ اب میں خود تمہیں کال کروں گا کیونکہ میں جیپ چلانے کے ساتھ ساتھ کال اٹنڈ نہیں کر سکتا۔ اوور اینڈ آل"....... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے

جیب میں ڈالا اور پھر جیپ سٹارٹ کر کے آگے بڑھتا چلا گیا۔ اسے لیبارٹری والی پہاڑی کے عقب میں پہنچتے پہنچتے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ لگ گیا لیکن اسے وہاں کہیں بھی کوئی جیپ نظر نہ آئی تو اس نے اپنی جیپ ایک سائیڈ پر روکی اور پھر جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ صفدر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد صفدر کی طرف سے جواب ملا۔

"کیا پوزیشن ہے صفدر۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"عمران صاحب یہ لوگ اچانک غائب ہو گئے ہیں۔ دوبارہ نظر نہیں آئے۔ اوور"...... صفدر نے جواب دیا۔

"تمہیں میری جیپ نظر آئی ہے۔ اوور"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں عمران صاحب۔ مجھے نظر نہیں آئی۔ آپ کس طرف موجود ہیں۔ اوور"...... صفدر نے کہا۔

"میں لیبارٹری والی پہاڑی کے عقبی سمت میں موجود سڑک پر ہوں لیکن یہاں تو کوئی جیپ نہیں ہے اور نہ ہی کوئی آدمی نظر آ رہا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں عمران صاحب۔ میں نے تو نائٹ ٹیلی

سکوپ سے انہیں واضح طور پر دیکھا تھا۔ اوور"...... صفدر نے کہا۔

"اوکے تم چیک کرتے رہو جیسے ہی وہ دوبارہ نظر آئیں مجھے کال کر لینا۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ کچھ دیر بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر کال آنی شروع ہو گئی۔

"ہیلو ہیلو صفدر کالنگ۔ اوور"...... صفدر نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب وہ لوگ مجھے دوبارہ نظر آ رہے ہیں۔ لگتا ہے جیسے وہ واپس جا رہے ہوں۔ اوور"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن کس طرف۔ مجھے تو کوئی نظر نہیں آ رہا۔ اوور"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب اب مجھے تو معلوم نہیں ہے کہ آپ کہاں ہیں اس لئے میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ شاید آپ کسی دوسری طرف پہنچ گئے ہیں۔ یہ پہاڑی علاقہ ہے۔ اوور"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں واپس جاتا ہوں اور اسی جگہ جہاں سے کولی کو راستہ جاتا ہے۔ وہاں جا کر رکتا ہوں۔ یہ لوگ بہرحال ادھر ہی پہنچیں گے۔ تم انہیں چیک کرتے رہو۔ اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے صفدر نے کہا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اسے جیب میں ڈال کر اس نے

جیپ سٹارٹ کر کے اسے آگے بڑھا دیا۔ جس جگہ وہ موجود تھا وہاں سے جیپ کو واپس نہ موڑا جا سکتا تھا اس لئے وہ آگے بڑھا چلا جا رہا تھا تاکہ کوئی مناسب جگہ دیکھ کر وہاں سے جیپ کو موڑ کر واپس لے جائے اور پھر اسے ایسی جگہ تلاش کرتے کرتے کافی دور تک جانا پڑا اور پھر اسے جیپ موڑنے کی جگہ ملی۔ اس نے جیپ موڑی اور واپس جانے لگا۔ مسلسل جیپ چلاتے ہوئے وہ تقریباً ایک گھنٹے بعد اس جگہ پہنچا جہاں سے کولی کو راستہ جاتا تھا۔ یہ بھی پہاڑی راستہ تھا لیکن یہاں سے گزرے بغیر کولی میں داخل نہیں ہوا جا سکتا تھا۔ عمران نے جیپ کو ایک بڑی سی چٹان کی اوٹ میں روکا اور پھر تیزی سے اتر کر وہ پہاڑی چٹانوں پر چڑھتا ہوا کافی بلندی پر پہنچ کر رک گیا۔ اس نے سب سے پہلے گلے میں موجود نائٹ ٹیلی سکوپ کی مدد سے ارد گرد کا جائزہ لینا شروع کر دیا لیکن دور دور تک اسے کوئی جیپ یا کوئی آدمی نظر نہ آیا تو اس نے جیب میں موجود ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو عمران کالنگ ۔ اوور "....... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" صفدر اٹنڈنگ یو ۔ اوور "....... کچھ دیر بعد صفدر کی آواز سنائی دی۔

" میں کولی کے داخلی راستے پر پہنچ چکا ہوں ۔ کیا پوزیشن ہے۔ اوور "....... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب وہ جیپ مجھے دو تین بار نظر آئی ہے اس کا رخ اس طرف تھا جدھر سے وہ آتی دکھائی دی تھی اس کے بعد وہ غائب ہو گئی ہے ۔ اوور "....... صفدر نے کہا۔

" تم چیک کرتے رہو اور اب جیسے ہی وہ نظر آئے مجھے کال کر دینا ۔ اوور اینڈ آل "....... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے سائیڈ پر موجود ایک پتھر پر رکھا اور پھر نائٹ ٹیلی سکوپ کو آنکھوں سے لگا لیا اور ایک بار پھر ماحول کا جائزہ لینے میں مصروف ہو گیا لیکن کسی طرف سے بھی کوئی جیپ یا حرکت وغیرہ اسے نظر نہ آ رہی تھی۔ البتہ دور کولی کی ٹمٹماتی ہوئی روشنیاں اسے نظر آ رہی تھیں۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد اس نے ایک طویل سانس لے کر نائٹ ٹیلی سکوپ کو آنکھوں سے ہٹایا اور اسے گلے میں لٹکا کر اس نے جیب سے فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

" ہیلو ہیلو عمران کالنگ ۔ اوور "....... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس ڈاکٹر عبدالحق بول رہا ہوں ۔ اوور "....... ڈاکٹر عبدالحق کی نیند بھری آواز سنائی دی ۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ نیند سے جاگا ہے۔

" ڈاکٹر صاحب آئی ایم سوری آپ کو میں نے ڈسٹرب کیا ہے لیکن ہم نے مجرموں کو ایک بار پھر لیبارٹری کی طرف جاتے چیک کیا ہے ۔ اس بار وہ لیبارٹری کی عقبی طرف نظر آئے ہیں لیکن جب

تک ہم عقبی طرف پہنچے وہ غائب ہو چکے تھے۔ آپ پلیز چیک کر کے مجھے بتائیں کہ کوئی گڑبڑ تو نہیں ہوئی۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ آپ اس وقت بھی پہاڑیوں پر موجود ہیں۔ اوور"۔ ڈاکٹر عبدالحق کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

" ڈاکٹر صاحب ہم قومی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" ویسے تو کوئی گڑبڑ ہوتی تو مجھے معلوم ہو جاتا لیکن پھر بھی میں چیک کر کے آپ کو کال کرتا ہوں۔ اوور"...... ڈاکٹر عبدالحق نے کہا۔

" اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔ پھر تقریباً بیس پچیس منٹ بعد ٹرانسمیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی تو عمران نے جلدی سے بٹن پریس کر دیا۔

" ہیلو ہیلو ڈاکٹر عبدالحق کالنگ۔ اوور"...... ڈاکٹر عبدالحق کی آواز سنائی دی۔

" یس علی عمران اٹنڈنگ یو۔ کیا ہوا ہے۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

" آپ نے درست چیکنگ کی ہے۔ لیبارٹری کے عقبی طرف واقعی کچھ نہ کچھ کرنے کی کوشش کی گئی ہے کیونکہ زیرو ایکس مشین میں کاشن موجود ہے لیکن وہ لوگ شاید کامیاب نہیں ہو سکے کیونکہ

حفاظتی نظام درست طور پر کام کر رہا ہے اور ہر چیز محفوظ ہے۔ اوور"...... ڈاکٹر عبدالحق نے جواب دیا۔

" عقبی طرف شاید آپ کا آفس ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" جی ہاں۔ اوور"...... ڈاکٹر عبدالحق نے جواب دیا۔

" آپ نے اپنے آفس کو چیک کیا ہے کیونکہ یقیناً فارمولا آفس میں ہی موجود ہو گا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" فارمولا تو ایک خصوصی سیف میں ہے اور جب حفاظتی نظام آن ہے تو پھر وہاں کیا گڑبڑ ہو سکتی ہے۔ اوور"...... ڈاکٹر عبدالحق نے کہا۔

" آپ چیک کریں۔ یہ عام مجرم نہیں ہیں کہ باقاعدہ نقب لگا کر آئے ہوں اور نقب کا سوراخ آپ کو نظر آجائے۔ آپ پلیز وہ فارمولا چیک کریں اور مجھے کال کر کے بتائیں۔ اوور"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں آپ کے کہنے پر چیک کر لیتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر عبدالحق نے کہا اور عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر شدید تشویش کے تاثرات نمایاں تھے۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد دوبارہ ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی اور عمران نے بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو ڈاکٹر عبدالحق کالنگ۔ اوور"...... ڈاکٹر عبدالحق کی آواز سنائی دی۔

"یس ۔ علی عمران اٹنڈنگ یو ۔ اوور"....... عمران نے کہا۔ ویسے ڈاکٹر عبدالحق کا لہجہ سن کر ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ فارمولا محفوظ ہے۔

"میں نے چیک کر لیا ہے عمران صاحب۔ فارمولا محفوظ ہے۔ اوور"....... ڈاکٹر عبدالحق نے کہا۔

"اوہ شکر ہے خدا کا۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ تیسری بار اپنے مشن میں ناکام رہے ہیں۔ بہرحال آپ یہ بتائیں کہ آپ کی لیبارٹری میں کھانے پینے کا سامان اور دوسری ضروریات کی چیزیں کہاں سے سپلائی ہوتی ہیں۔ اوور"....... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"کولی سے کیوں۔ اوور"....... ڈاکٹر عبدالحق نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس طرح پلیز تفصیل بتائیں یہ ضروری ہے۔ اوور"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہر اتوار کو ہمارا ایک آدمی جس کا نام راحت ہے کولی جیپ پر جاتا ہے اور ہفتے کا سامان لے آتا ہے۔ اوور"....... ڈاکٹر عبدالحق نے کہا۔

"اتوار کا مطلب ہے کہ دو روز پہلے سامان آگیا ہے۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ اوور"....... ڈاکٹر عبدالحق نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے بہرحال اب جب تک میں نہ کہوں آپ نے نہ ہی

لیبارٹری کو اوپن کرنا ہے اور نہ آپ کا کوئی آدمی باہر آئے اور نہ کسی کو اندر آنے کی اجازت دی جائے۔ اوور"....... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ایسا ہی ہو گا۔ میں سمجھتا ہوں حالات کو۔ ویسے یہاں سے دو میل کے فاصلے پر ایک ملٹری چیک پوسٹ موجود ہے وہاں باقاعدہ دس مسلح افراد موجود ہوتے ہیں۔ آپ اگر کہیں تو میں انہیں کال کر کے کہہ دوں کہ وہ لیبارٹری کے باہر لیبارٹری کی حفاظت کریں۔ ان کے پاس جیپیں بھی موجود ہیں۔ اوور"۔ ڈاکٹر عبدالحق نے کہا۔

"آپ ان سے کیسے رابطہ کرتے ہیں۔ اوور"....... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"وہاں فون موجود ہے۔ اوور"....... ڈاکٹر عبدالحق نے کہا۔

"فی الحال شاید اس کی ضرورت نہ پڑے۔ اگر میں نے ضرورت محسوس کی تو میں خود آپ سے کہہ دوں گا۔ اوور"....... عمران نے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے جیسے آپ کہیں۔ اوور"....... ڈاکٹر عبدالحق نے کہا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے واپس جیب میں ڈال کر اس نے سائیڈ پر پڑا دوسرا ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو عمران کالنگ۔ اوور"....... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"صفدر اٹنڈنگ یو۔ اوور"....... صفدر کی آواز سنائی دی۔

"کوئی نظر آیا تمہیں۔ اوور"....... عمران نے پوچھا۔

"نہیں عمران صاحب۔ ہر طرف خاموشی ہے۔ اوور"....... صفدر نے جواب دیا۔

"میں نے لیبارٹری انچارج ڈاکٹر عبدالحق سے بات کی ہے۔ ان لوگوں نے کسی نہ کسی انداز میں کوشش کی ہے لیکن وہ کامیاب نہیں ہو سکے اور یقیناً میرے یہاں پہنچنے سے پہلے نکل گئے ہیں اس لئے اب یہاں رکنا فضول ہے۔ میں آ رہا ہوں۔ تم وہاں پہنچ جاؤ جہاں میں نے جیپ روکی تھی۔ اوور"....... عمران نے کہا۔

"تو اب باقی رات چیکنگ کرنے کا ارادہ ختم کر دیا ہے آپ نے۔ اوور"....... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اب اس کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ اب وہ جو کچھ کریں گے وہ کل ہی کریں گے فی الحال مزید وہ کچھ نہیں کر سکتے۔ اوور"....... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ آجائیں میں وہاں جا رہا ہوں۔ اوور"....... صفدر نے کہا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"....... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جیب میں ڈالا اور پھر پہاڑی سے نیچے اس طرف کو اترنے لگا جدھر اس کی جیپ موجود تھی۔

مادام ٹریسی اپنے ساتھیوں کے ساتھ جیپ میں سوار لیبارٹری کی عقبی پہاڑیوں میں جانے والی سڑک پر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر فورڈ تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر مادام ٹریسی اور ماریانا دونوں بیٹھیں ہوئی تھیں۔ عقبی سیٹ پر جیکب، راجر اور جیکسن کے ساتھ ساتھ ڈیانا بھی موجود تھی۔ جیپ کی ہیڈ لائٹس بند تھیں اور وہ رینگنے کے سے انداز میں آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ مادام ٹریسی نے آنکھوں پر نائٹ ٹیلی سکوپ لگائی ہوئی تھی اور وہ اس کی مدد سے دونوں اطراف کا جائزہ لینے میں مصروف تھی لیکن ہر طرف خاموشی اور سکوت چھایا ہوا تھا۔

"یہ سڑک فورڈ نے پہلے سے دیکھی ہوئی ہے کیا"....... عقب سے جیکب نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں نے یہاں کا ایک چکر لگایا تھا"....... فورڈ نے جواب

دیا۔

" فورڈ اس معاملے میں بے حد سمجھداری سے کام لیتا ہے ورنہ اس وقت ہم اس طرف کیسے آسکتے تھے"....... مادام ٹریسی نے نائٹ ٹیلی سکوپ کو گلے میں لٹکاتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔ پہاڑی سڑک کی وجہ سے جیپ کبھی اوپر چڑھ جاتی تھی اور کبھی نیچے کی طرف اس کا رخ ہو جاتا تھا۔ گو سڑک تنگ اور انتہائی خطرناک تھی لیکن فورڈ کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ واقعی ڈرائیونگ میں انتہائی مہارت رکھتا ہے اس لئے باوجود ہیڈ لائٹس بند ہونے کے وہ بڑے ماہرانہ انداز میں جیپ چلاتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد فورڈ نے ایک جگہ جیپ روک دی۔

" مادام ہم لیبارٹری کے عقب میں پہنچ گئے ہیں"....... فورڈ نے کہا۔

"یہاں سے لیبارٹری کا ایریا کتنے فاصلے پر ہو گا۔ میں اندازاً پوچھ رہی ہوں"....... مادام ٹریسی نے کہا۔

" میرا خیال ہے مادام کہ ایک ہزار میٹر تو ہو گا"....... فورڈ نے جواب دیا تو مادام ٹریسی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" جیکب تم سٹاپر ایکس اٹھا لو جبکہ جیکسن ریموٹ سرچ کنٹرولر اٹھا کر آگے چلے گا"....... مادام ٹریسی نے گردن موڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر سب ایک ایک کر کے جیپ سے نیچے اترے ۔ جیکب نے ایک بڑا سا تھیلا اٹھا کر اپنے کاندھے پر رکھا ہوا تھا جبکہ جیکسن

نے جیپ کی عقبی طرف موجود ایک اور تھیلا اٹھا کر جیپ سے باہر نکالا اور پھر اس نے اس میں سے ایک ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکال کر تھیلے کو بند کر کے اپنے کاندھے سے لٹکایا پھر اس سے ریموٹ کنٹرول آلے کا بٹن پریس کر کے وہ اسے اٹھائے آگے بڑھتا چلا گیا۔ باقی تمام ساتھی مادام ٹریسی سمیت اس کے پیچھے چل رہے تھے وہ مختلف چٹانوں کو پھلانگتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ کچھ دیر بعد اچانک آلے پر سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا اور اس کے ساتھ ہی آلے میں سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو سب بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئے۔

" کتنا فاصلہ شو کر رہا ہے"....... مادام ٹریسی نے آگے بڑھتے ہوئے پوچھا۔

" سو میٹر کا فاصلہ ہے مادام"....... جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" جیکب سٹاپر ایکس لے آؤ"....... مادام ٹریسی نے جیکب سے کہا تو جیکب جس نے کاندھے پر ایک بڑا سا تھیلا اٹھا رکھا تھا آگے بڑھ آیا اور پھر مادام ٹریسی کے کہنے پر اس نے تھیلا نیچے رکھ کر کھولا اور اس میں سے سٹاپر ایکس باہر نکالا تو مادام ٹریسی نے جیکب کی مدد سے ایک چٹان کے نیچے اسے رکھا۔ سٹاپر ایکس میں سے نکلنے والی تاروں کے ساتھ لگے ہوئے اسٹیکر نما کئی چپٹے ٹکڑے موجود تھے۔ اس نے ان ٹکڑوں کو مخصوص انداز میں چٹان کے نیچے تہہ پر لگانا شروع کر دیا۔

تمام اسٹیکرز لگانے کے بعد اس نے آلے پر موجود ایک ناب کو دائیں طرف کو گھمایا اور پھر اس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو آلے میں سے یکلخت سیٹی کی تیز آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی آلے پر ایک چھوٹا سا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ سیٹی کی آواز تیز ہوتی جا رہی تھی اور پھر اچانک آواز نکلنی بند ہو گئی اور بلب جلنا بجھنا بھی بند ہو گیا۔

" گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ میرا آئیڈیا درست ہے۔ اب دس منٹ بعد یہ فل انرجی چارج کرے گا اور اس طرف موجود ریز سرکٹ ختم ہو جائے گا"...... مادام ٹریسی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور سب کے چہروں پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" مادام لیکن ریز سرکٹ ختم ہونے کے بعد اسے اوپن کیسے کیا جائے گا"...... ماریانا نے کہا۔

" اس کی مجھے فکر نہیں ہے۔ میرے پاس اس کے لئے ایک مخصوص مشین موجود ہے۔ اصل مسئلہ اس حفاظتی سرکٹ کے آف ہونے کا تھا"۔ مادام ٹریسی نے جواب دیا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک جیکب کے کاندھے سے لٹکے ہوئے تھیلے میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں تو مادام ٹریسی سمیت سب بے اختیار اچھل پڑے۔

" اوہ اوہ۔ یہ تو ٹرانسمیٹر کال کیچر کا کاشن ہے۔ نکالو اسے جلدی کرو۔ اس کا مطلب ہے کہ اس مخصوص ایریئے میں ٹرانسمیٹر کال ہو

رہی ہے"...... مادام ٹریسی نے کہا تو جیکب نے بجلی کی سی تیزی سے تھیلا کاندھے سے اتارا اور پھر اسے کھول کر اس میں سے ایک چھوٹا سا چوکور ڈبہ نکال لیا۔ مخصوص آوازیں اس ڈبے میں سے سنائی دے رہی تھیں۔ مادام ٹریسی نے اس کے ہاتھ سے وہ چوکور ڈبہ لے کر اس کی سائیڈ میں موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔

" کیا پوزیشن ہے صفدر۔ اوور"...... ایک آواز سنائی دی اور مادام ٹریسی بے اختیار اچھل پڑی لیکن وہ خاموش رہی تھی۔

" عمران صاحب یہ لوگ اچانک غائب ہو گئے ہیں۔ دوبارہ نظر نہیں آئے۔ اوور"...... ایک اور آواز سنائی دی اور مادام ٹریسی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

" تمہیں میری جیپ نظر آ رہی ہے۔ اوور"...... اس شخص کی آواز سنائی دی جسے عمران کہہ کر پکارا گیا تھا۔

" نہیں عمران صاحب مجھے نظر نہیں آئی۔ آپ کس طرف موجود ہیں۔ اوور"...... دوسری آواز سنائی دی جسے صفدر کہہ کر پکارا گیا تھا۔

" میں لیبارٹری والی پہاڑی کے عقبی سمت میں موجود سڑک پر ہوں لیکن یہاں تو کوئی جیپ نظر نہیں آ رہی اور نہ ہی کوئی آدمی نظر آ رہا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" اب میں کیا کہہ سکتا ہوں عمران صاحب۔ میں نے تو نائٹ ٹیلی سکوپ سے انہیں واضح طور پر دیکھا تھا۔ اوور"...... صفدر نے کہا۔

" اوکے تم چیک کرتے رہو جیسے ہی وہ دوبارہ نظر آئیں تو مجھے

کال کر لینا۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی آواز آنی بند ہو گئی۔

" یہ کیا ہو رہا ہے مادام۔ یہ لوگ تو ہمیں باقاعدہ چیک کر رہے ہیں"...... ڈیانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میرا اندازہ درست نکلا ہے۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ دنیا کے انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ۔ لیکن جب یہ عمران یہاں موجود ہے تو اسے ہماری جیپ کیوں نظر نہیں آئی"...... مادام ٹریسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مادام میں بتاتا ہوں کہ کیا ہوا ہے۔ میں نے یہ سارا علاقہ دن کے وقت خوب اچھی طرح دیکھا تھا۔ جس سڑک پر ہم آئے ہیں اس کے پیچھے ایک اور سڑک ہے جو اصل سڑک ہے۔ جس سڑک پر میں جیپ لے آیا ہوں یہ اصل سڑک نہیں ہے اور عمران اس عقبی طرف والی سڑک پر گیا ہے اس لئے نہ ہی اسے ہماری جیپ نظر آئی ہے اور نہ ہی ہم لیکن وہ کسی بھی وقت ادھر آسکتے ہیں"...... فورڈ نے جواب دیا۔

" اوہ۔ انہیں ڈاج دینا ضروری ہے اور اس بار اگر یہ ڈاج کھا گئے تو ہمارا مشن لازماً مکمل ہو جائے گا"...... مادام ٹریسی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے آگے بڑھ کر سٹاپر ایکس کو آف کیا اور پھر اس نے اسٹیکرز چٹانوں سے اٹھانے شروع کر دیئے۔

" اسے اٹھاؤ اور سنو کہ ہم نے اب کیا کرنا ہے۔ پوری طرح محتاط

رہنا کیونکہ یہی وقت ہے اس شاطر ترین انسان کو مکمل طور پر ڈاج دینے کا"...... مادام ٹریسی نے کہا۔

" یس مادام"...... جیکسن نے کہا۔

" تم نے ٹرانسمیٹر کال سن لی ہے۔ عمران کے ساتھی یہاں موجود ہیں اور میرا آئیڈیا ہے کہ مین روڈ کی دوسری طرف کسی اونچی پہاڑی پر یہ آدمی صفدر موجود ہے۔ اس کے پاس نائٹ ٹیلی سکوپ ہے اور اس نے ہماری جیپ بھی چیک کر لی ہے اور ہمیں بھی اور اس کے کہنے پر عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس طرف آیا ہے۔ یہ تو ہماری خوش قسمتی ہے کہ وہ عقبی سڑک پر چلا گیا ہے ورنہ ہم اچانک مارے جاتے اور اب اس صورت حال میں وہ کسی بھی وقت یہاں پہنچ سکتے ہیں اور اگر ہم واپس گئے تو وہ لوگ کولی کے داخلی راستے پر بہرحال موجود رہیں گے اس لئے اب ہم نے اس انداز میں واپس جانا ہے کہ وہ صفدر ہمیں چیک کر لے اور عمران کو بتا دے لیکن ہم نے یہاں قریب کوئی بڑا ایسا غار تلاش کرنا ہے جس میں ہم جیپ کو بھی چھپا سکیں اور خود بھی چھپ سکیں اور کال کیچر کی مدد سے ہم ان کے درمیان ہونے والی گفتگو سنتے رہیں اور جب وہ یہ سمجھ کر واپس چلے جائیں گے کہ ہم مشن میں ناکام ہو کر واپس کولی چلے گئے ہیں تو پھر ہم اطمینان سے تمام کارروائی کر لیں گے اور پہلی پرواز سے ہی واپس دارالحکومت چلے جائیں گے"...... مادام ٹریسی نے کہا اور سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔ اس کے ساتھ ہی جیکسن نے آگے بڑھ کر

سٹاپر ایکس اٹھالیا اور وہ سب واپسی کے لئے مڑ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ نیچے جیپ کے پاس پہنچ گئے اور یہ بھی شاید ان کی خوش قسمتی تھی کہ تھوڑا سا آگے جانے کے بعد انہیں ایک ایسا بڑا غار مل گیا جس میں وہ جیپ کو بھی لے جا سکتے تھے اور خود بھی چھپ سکتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے جیپ کو سٹارٹ کرنے کی بجائے اسے دھکیل کر اس غار کی طرف لے جانا شروع کر دیا کیونکہ جیپ چلنے کی آواز اس خاموشی میں دور تک سنائی دے سکتی تھی۔ اسی لمحے کال کیچر پر پھر کال آنی شروع ہو گئی اور مادام ٹریسی نے کال کیچر آن کر دیا۔ صفدر کی کال تھی اور وہ عمران کو بتا رہا تھا کہ اس نے ان لوگوں کو واپس جاتے ہوئے دیکھا ہے لیکن اسے جیپ نظر نہیں آئی جس پر عمران نے اسے بتایا کہ اب وہ کولی کے داخلی راستے پر جا کر رکے گا اور چیک کرے گا جبکہ اس نے صفدر کو کہا کہ وہ وہیں موجود رہ کر چیکنگ کرتا رہے۔ جب کال آف ہوئی تو مادام ٹریسی بے اختیار ہنس پڑی۔

" یہ اپنے آپ کو بہت ذہین سمجھتا ہے۔ اب اسے معلوم ہو گا کہ ذہانت کسے کہتے ہیں"...... مادام ٹریسی نے ہنستے ہوئے کہا۔ اس دوران وہ جیپ کو دھکیل کر غار میں لے جانے میں کامیاب ہو چکے تھے اور اب جب تک کوئی اس اندھیرے غار میں داخل نہ ہوتا اسے کسی صورت بھی نہ جیپ نظر آ سکتی تھی اور نہ ہی وہ لوگ۔ پھر کافی دیر بعد ایک بار پھر ٹرانسمیٹر کال کا کاشن ملا۔ یہ عمران کی طرف سے کال تھی۔ وہ صفدر کو بتا رہا تھا کہ وہ داخلی راستے پر پہنچ گیا ہے لیکن

یہاں بھی کوئی جیپ نظر نہیں آ رہی۔ صفدر نے بھی اسے بتایا کہ نہ ہی وہ لوگ نظر آئے ہیں اور نہ جیپ نظر آئی ہے۔ اس کے بعد کال آف ہو گئی۔

" مادام ایسا نہ ہو کہ وہ صبح تک چیکنگ کرتے رہیں اور پھر صبح کو یہاں پہنچ جائیں"...... اس بار جیکب نے کہا۔

" دیکھو کیا ہوتا ہے۔ ہمیں بہرحال انتظار کرنا ہے"...... مادام ٹریسی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ایک بار پھر ٹرانسمیٹر کال آنی شروع ہو گئی۔ اب مادام ٹریسی چونک پڑی کیونکہ ابھی چند لمحے پہلے تو کال ہوئی تھی پھر اتنی جلدی دوبارہ کال نے اسے چونکا دیا تھا لیکن جب کال ملی تو وہ بے اختیار اچھل پڑی کیونکہ اس بار عمران کی کال کا مخاطب صفدر نہیں بلکہ لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر عبدالحق تھا۔ عمران اس سے کہہ رہا تھا کہ وہ چیک کرے کہ لیبارٹری کی عقبی سمت کوئی گڑبڑ تو نہیں اور پھر تھوڑی دیر بعد دوبارہ کال ہونے پر ڈاکٹر عبدالحق نے عمران کو بتایا کہ لیبارٹری میں موجود زیرو ایکس نے گڑبڑ کا کاشن دیا ہے لیکن حفاظتی نظام درست طور پر کام کر رہا ہے۔ پھر عمران نے آفس میں موجود فارمولے کی بات کی تو ڈاکٹر عبدالحق نے بتایا کہ فارمولا ایک محفوظ سیف میں ہے جس پر عمران نے اسے سیف میں فارمولا چیک کرنے کا کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر عبدالحق نے اسے بتایا کہ اس نے سیف چیک کر لیا ہے۔ فارمولا محفوظ ہے۔ اس کے بعد عمران

نے اسے محتاط اور ہوشیار رہنے کا کہا جس پر ڈاکٹر عبدالحق نے اسے بتایا کہ لیبارٹری سے دو کلو میٹر دور کوئی فوجی چوکی موجود ہے۔ اگر عمران کہے تو وہاں سے فوجیوں کو طلب کیا جا سکتا ہے لیکن عمران نے ایسا کرنے کا حکم نہ دیا۔ اس کے بعد کال آف ہو گئی لیکن تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر کال سنائی دینے لگی۔ اس بار عمران صفدر کو کال کر رہا تھا اور اس نے اسے بتایا کہ شاید وہ لوگ اس کے داخلی راستے پر پہنچنے سے پہلے وہاں سے گزر گئے ہیں ورنہ اب تک وہ جیپ کہیں نہ کہیں نظر آ جاتی اور پھر اس نے صفدر سے کہا کہ وہ جیپ لے کر آ رہا ہے تاکہ وہ واپس ہوٹل چلے جائیں اور اس کے ساتھ ہی کال آف ہو گئی۔

" اس کا مطلب ہے کہ وہ چار جیپیں جو پہلے ہمیں آتی دکھائی دی تھیں وہ ان فوجیوں کی تھیں۔ یقیناً انہوں نے ٹرنچ فائر کو چیک کر لیا ہو گا اس لئے وہ ادھر آئے تھے "....... مادام ٹریسی نے کہا۔

" یس مادام۔ واقعی ایسا ہوا ہے لیکن اگر عمران ان فوجیوں کو بلوا لیتا تو ہم واقعی پھنس جاتے "....... فورڈ نے کہا۔

" پھنس کیوں جاتے ہم تربیت یافتہ لوگ ہیں اور ان فوجیوں کو ظاہر ہے ہماری یہاں موجودگی کا علم ہی نہ ہوتا اس لئے ہم انہیں بہرحال ہلاک کر دیتے لیکن اچھا ہوا کہ یہ ٹکراؤ نہیں ہوا "۔ مادام ٹریسی نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" مادام یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ عمران کو یہ معلوم ہو گیا ہو کہ

اس کی کال کیچ کی جا رہی ہے اس لئے اس نے یہ ساری باتیں ہمیں ڈاج دینے کے لئے کی ہوں "....... اس بار ماریانا نے کہا۔

" ہاں بالکل ایسا ہو سکتا ہے۔ وہ انتہائی شاطر ذہن کا آدمی ہے۔ اب دیکھو مجھے اس بار سو فیصد یقین تھا کہ رات کے پچھلے پہر یہ لوگ چیکنگ کے لئے نہیں آئیں گے لیکن یہ لوگ پھر بھی یہاں پہنچ گئے ہیں "....... مادام ٹریسی نے کہا۔

" مادام آپ اگر حکم دیں تو میں پیدل جا کر اس داخلی راستے کو چیک کر آؤں کہ عمران وہاں موجود ہے یا نہیں۔ وہ چونکہ جیپ میں ہے اس لئے جیپ مجھے دور سے نظر آ جائے گی "....... فورڈ نے کہا۔

" تم راجر کو ساتھ لے جاؤ لیکن انتہائی محتاط انداز میں تم نے سفر کرنا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ صفدر اب بھی چیکنگ کر رہا ہو اس لئے تم نے اس انداز میں آگے بڑھنا ہے کہ اسے نظر ہی نہ آ سکو۔ ہم تمہاری واپسی تک یہیں رہیں گے "....... مادام ٹریسی نے کہا تو فورڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ اور راجر دونوں تیزی سے چلتے ہوئے غار سے باہر نکل گئے۔

" مادام اس ڈاکٹر عبدالحق نے کوئی مزید حفاظتی انتظام نہ کر لیا ہو "....... جیکسن نے کہا۔

" میں نے چیک کر لیا ہے۔ سٹاپر ایکس محدود ایریئے میں کام کر رہا ہے اس لئے اب چاہے وہ کچھ بھی کیوں نہ کر لے ہم اس کے آفس میں داخل ہونے میں کامیاب ہو جائیں گے اور اب تو یہ بھی معلوم

ہو چکا ہے کہ فارمولا کہاں موجود ہے"...... مادام ٹریسی نے کہا۔

" مادام اگر ہم فارمولا حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اندر بم رکھ دیں یا فائرنگ کر دیں اس طرح یہ لیبارٹری بھی تباہ ہو جائے گی"...... ماریانا نے کہا۔

" کیوں احمقوں جیسی باتیں کرنا شروع کر دیتی ہو۔ تمہیں بتایا تو ہے کہ سٹاپر ایکس صرف محدود ایریئے میں کام کر رہا تھا اس لئے صرف اس آفس کی حد تک ہی ہم جا سکتے ہیں اگر ہم آگے بڑھے تو یا پکڑے جائیں گے یا جل کر راکھ ہو جائیں گے۔ یہ تو ہماری خوش قسمتی ہے کہ ایک تو سٹاپر ایکس موجود ہے دوسرا آفس اس عقبی طرف ہے اور تیسری بات یہ کہ سٹاپر ایکس محدود ایریئے میں کام کر رہا ہے اور اصل بات فارمولے کا حصول ہے۔ لیبارٹری کو تباہ کرنے کا مشن تو بعد میں بھی مکمل کیا جا سکتا ہے"...... مادام ٹریسی نے کہا تو ماریانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" عمران صاحب صورت حال وہ نہیں لگ رہی جیسی دکھائی دے رہی ہے"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ دونوں اس وقت کوٹھی واپس جا رہے تھے۔

" کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم"...... عمران نے جو ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تھا چونک کر کہا۔

" میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ معاملہ گڑبڑ ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

" تمہاری چھٹی حس میں گڑبڑ ہو سکتی ہے۔ بے چاری نجانے کتنے سالوں سے چھٹی ہی ہے اب تک ترقی کر کے ساتویں نہیں ہو سکی اس لئے گڑبڑ کا امکان تمہاری چھٹی حس میں ہی ہو سکتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تو آپ مطمئن ہیں کہ یہ لوگ واقعی واپس چلے گئے ہیں"۔

صفدر نے کہا۔

" میری چھٹی حس بھی آج تک ساتویں نہیں بن سکی۔ بہرحال اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ لوگ واپس چلے گئے ہیں ورنہ تم خود سوچو کہ انہیں تو معلوم نہیں ہو سکتا کہ انہیں ہم چیک کر رہے ہیں اور وہ ہمیں ڈاج دینے کے لئے واپس چلے جائیں اور پھر ہماری واپسی کا انتظار کریں اور اس کے بعد اپنی واردات کریں"۔ عمران نے کہا۔

" آپ کی بات درست ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے اگر آپ مطمئن ہیں تو میں بھی مطمئن ہوں"...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" مطلب ہے کہ تمہاری چھٹی حس میرے تابع ہے کہ اگر میں کہوں کہ گڑبڑ ہے تو چھٹی حس گڑبڑ کا الارم بجانا شروع کر دیتی ہے اور اگر میں کہوں کہ گڑبڑ نہیں ہے تو چھٹی حس اطمینان سے کان لپیٹ کر سو جاتی ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

" یہ بات نہیں ہے۔ اصل میں آپ پر اب ہم سب کو کچھ اس طرح کا اعتماد ہو چکا ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ آپ اگر مطمئن ہیں تو پھر واقعی اطمینان ہی ہو گا۔ آپ کو ہم سب نے سر ایجنٹ تسلیم کیا ہوا ہے"...... صفدر نے کہا تو عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" ہمارے اخلاق و آداب گفتگو کے پروٹوکول کے مطابق اس موقع پر کچھ کہا جاتا ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس

پڑا۔

" پروٹوکول سے آپ کا مطلب ہے کہ ایسا ضرور کہنا چاہئے یا ایسا کہنا اخلاقی طور پر درست ہے"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" دونوں ہی سمجھ لو لیکن کیا کہا جاتا ہے وہ تو بتاؤ مجھے یاد نہیں آ رہا"...... عمران نے کہا تو صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" جب آپ کو یاد نہیں آ رہا تو پھر مجھے کیسے یاد آ سکتا ہے"۔ صفدر نے کہا تو عمران اپنی عادت کے خلاف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" واہ۔ اسے کہتے ہیں مکمل تابعداری کہ پہلے چھٹی حس میرے تابع ہوئی تھی اب یادداشت بھی۔ بہرحال تمہاری یادداشت سے میری یادداشت کا رابطہ ہوتے ہی مجھے یاد آ گیا ہے کہ ایسے موقع پر کہا جاتا ہے کہ آپ کا حسن ظن ہے ورنہ من آنم کہ من دانم یعنی یہ تو آپ ہیں کہ آپ نے مجھ ناچیز اور حقیر سے ذرے کو سورج بنا دیا ہے ورنہ جو کچھ میں ہوں وہ بس میں ہی جانتا ہوں"...... عمران نے ساتھ ہی وضاحت بھی کرتے ہوئے کہا اور صفدر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

" ویسے ایک بات ہے عمران صاحب۔ آدمی جو کچھ ہوتا ہے اس بارے میں اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے یا پھر خود وہ آدمی۔ اس میں کوئی مبالغہ تو نہیں ہے"...... صفدر نے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ تم اپنے بارے میں زیادہ بہتر جانتے ہو جبکہ میرا خیال ہے کہ صالحہ تمہارے بارے میں زیادہ جانتی ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"صالحہ تو کچھ بھی نہیں جانتی۔ آپ نے تو خواہ مخواہ اس کا نام میرے نام کے ساتھ نتھی کر دیا ہے"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"واہ اسے کہتے ہیں تجاہل عارفانہ۔ آج سے پہلے مجھے اس لفظ کی سمجھ ہی نہ آئی تھی۔ آج پہلی بار سمجھ آئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کو تو چلو سمجھ آگئی ہے مجھے تو اب بھی سمجھ نہیں آئی اس لئے مجھے بھی تو اس کا معنی سمجھائیں"...... صفدر نے کہا۔

"عارف کہتے ہیں جاننے والے کو۔ علم دان بہت بڑے عالم، دانا اور انتہائی عقلمند آدمی کو"...... عمران نے اس طرح سمجھانا شروع کر دیا جیسے استاد کسی انتہائی کند ذہن شاگرد کو سمجھاتا ہے۔

"ٹھیک ہے۔ عارف کا معنی سمجھ میں آگیا۔ ویسے مجھے پہلے سے معلوم تھا لیکن شاید اتنی وضاحت سے نہ تھا جس وضاحت سے آپ نے سمجھایا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تمہیں یہ تو معلوم تھا کہ عارف کسے کہتے ہیں لیکن تجاہل کا علم نہیں تھا"...... عمران نے کہا۔

"تجاہل کا بھی معلوم ہے۔ لاعلمی یا جہالت کو کہتے ہیں"۔ صفدر نے جواب دیا۔

"تو پھر تمہیں مجھ سے سمجھنے کی بجائے الٹا مجھے سمجھانا چاہئے"۔ عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"علیحدہ علیحدہ لفظوں کے معنی تو آتے ہیں لیکن اس کا مقصد کیا

ہے یہ آپ بتائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ایک جاننے والا جب جان بوجھ کر لاعلم یا جاہل بن جائے تو اسے کہتے ہیں جاننے والے کی جہالت۔ اب تمہیں معلوم ہے کہ صالحہ تمہارے بارے میں تم سے زیادہ جانتی ہے لیکن تم جان بوجھ کر لاعلم بن رہے ہو کہ صالحہ تو کچھ نہیں جانتی اس لئے ایسے موقع پر کہا جاتا ہے کہ جناب صفدر یار جنگ بہادر تجاہل عارفانہ سے کام لے رہے ہیں"...... عمران نے باقاعدہ وضاحت کرتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھا۔ آپ بتائیں کہ وہ میرے بارے میں کیا جانتی ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"وہ جانتی ہے کہ تمہارا نام صفدر ہے۔ بولو نہیں جانتی"۔ عمران نے کہا تو صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"اور اسے یہ بھی معلوم ہے کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور اسے یہ بھی معلوم ہے کہ تم سپر ایجنٹ ٹائپ چیز ہو اور اسے یہ بھی معلوم ہے کہ تمہارا قدوقامت کیا ہے اور تمہارا حلیہ کیا ہے"...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ تو صالحہ کے علاوہ بھی باقی سب جانتے ہیں پھر آپ نے خصوصی طور پر صالحہ کا نام کیوں لیا"...... صفدر نے باقاعدہ جرح کرتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ جو کچھ جولیا میرے بارے میں نہیں جانتی وہ سب کچھ صالحہ تمہارے بارے میں جانتی ہے"...... عمران نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات۔ جولیا آپ کو کیسے نہیں جانتی۔ میرا تو خیال ہے کہ وہ آپ کو ہم سب سے زیادہ جانتی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"کاش ایسا ہوتا تو میں تمہارا منہ خالص گھی اور اصل شکر سے بھر دیتا چاہے بعد میں خالص اور اصل کی وجہ سے تمہیں کئی روز ہسپتال میں ہی کیوں نہ داخل ہونا پڑتا"...... عمران نے کہا۔

"کیوں خالص اور اصل سے ہسپتال کا کیا تعلق"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آج کل ہمارے معدے خالص اور اصل کی پہچان ہی بھول چکے ہیں اس لئے جب خالص اور اصل معدے میں پہنچتے ہیں تو وہ وہاں مکمل طور پر اجنبی ہوتے ہیں اس لئے نوبت ہسپتال تک تو پہنچنی ہی ہے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اب بات سمجھ میں آ گئی لیکن اب آپ یہ تو بتائیں کہ جولیا آپ کے بارے میں کیا نہیں جانتی"...... صفدر نے کہا۔

"جولیا یہ نہیں جانتی کہ میرے اندر بھی دل ہے۔ احساس عزت ہے۔ انا ہے۔ خودی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر

آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں"...... صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر اسے یہ معلوم ہوتا تو وہ میرے سامنے تنویر کی حمایت کر کے میرا دل کیوں توڑتی۔ وہ تنویر کے سامنے مجھے ڈانٹ کر میرے احساس عزت کو کیوں مجروح کرتی۔ وہ مجھ پر اپنے ڈپٹی چیف ہونے کا رعب ڈال کر میری انا اور میری خودی کیوں پامال کرتی اس لئے یہ ثابت ہو گیا کہ وہ نہیں جانتی کہ میرے سینے میں دل ہے۔ احساس ہے۔ انا ہے۔ خودی ہے۔ اب بتاؤ ثابت ہوا یا نہیں"...... عمران نے بڑے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"اس سے تو ثابت ہوتا ہے کہ آپ جھوٹ بول رہے ہیں"۔ صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ یہ اتنا بڑا الزام تم نے مجھ پر لگا دیا۔ گناہ کبیرہ کے ارتکاب کا اور وہ بھی بغیر کسی پس و پیش کے خوبصورت الفاظ کا پردہ ڈالے۔ یوں براہ راست پانچ ہزار میگاواٹ کا بم مار دیا ہے تم نے۔ کیوں"...... عمران نے کہا۔

"اس لئے کہ اگر آپ کے سینے میں دل ہوتا تو آپ یہ نہ کہتے کہ جولیا آپ کے ساتھ یہ سلوک نہیں کرتی اور وہ نہیں کرتی"۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"واہ تمہاری اس بات سے تو ثابت ہوتا ہے کہ اب تمہیں یہ معلوم ہونے لگ گیا ہے کہ سینے میں دل کیسا ہوتا ہے اور کیسا نہیں ورنہ کیپٹن شکیل کو دیکھو سپاٹ چہرہ لئے خاموش بیٹھا رہتا ہے۔ دل ہے یا نہیں اس سے اس کا اسی طرح کوئی تعلق نہیں ہوتا جیسے ہمارے ملک کے حکام کا ملک کے عوام سے کوئی تعلق نہیں ہوتا کیونکہ حکام تو بہرحال حکام ہوتے ہیں اور عوام عوام ہوتے ہیں۔ ہر چیز اپنی جگہ پر اچھی لگتی ہے"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ اس دوران وہ واپس ہوٹل پہنچ گئے۔

"اب کیا پروگرام ہے عمران صاحب ابھی رات تو بہت باقی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ہم دونوں ہوٹل کی چھت پر بیٹھ کر اختر شماری کریں۔ وہ کیا کہا ہے ایک شاعر نے کہ اے عندلیب آ اور مجھ سے مل کر آہ و زاری کر تو ہائے گل پکار اور میں ہائے دل چلاؤں"...... عمران نے کہا۔

"آپ پر آج ادب کا موڈ سوار ہے۔ بڑی گہری باتیں کر رہے ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جب کرنے کو کچھ نہ ہو تو پھر یہی کام ہی ہو سکتا ہے"۔ عمران نے اپنے کمرے کے دروازے کے سامنے رکتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ اب چونکہ کرنے کا کوئی کام نہیں رہا اس لئے سو جانا چاہئے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران

نے بھی مسکراتے ہوئے سر ہلایا اور پھر دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس نے دروازے کو بند کیا اور سیدھا باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد لباس تبدیل کر کے وہ باتھ روم سے باہر آیا اور پھر بجائے بیڈ پر جا کر لیٹنے کے وہ کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور ہوٹل سروس روم کے بٹن پریس کر دیئے۔

"روم سروس پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کیا اس وقت مجھے اپنے کمرے میں گرم گرم کافی مل سکتی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ کیوں نہیں۔ روم نمبر لکھوا دیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے روم نمبر لکھوا کر رسیور رکھ دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان"...... عمران نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک ویٹر ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس نے کافی کے برتن میز پر لگانے شروع کر دیئے۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تم جاؤ"...... عمران نے رسیور پر ہاتھ رکھتے ہوئے ویٹر سے کہا۔

"یس سر"...... ویٹر نے کہا اور پھر ٹرالی کو تیزی سے دھکیلتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا اور اس کے عقب میں جب دروازہ بند ہو گیا تو عمران نے رسیور اٹھالیا۔

"یس"....... عمران نے دانستہ اپنا نام نہ بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ تم ابھی تک جاگ رہے ہو اور تم نے شاید چائے بھی منگوائی ہے۔ کیوں"....... دوسری طرف سے جولیا کی نیند میں ڈوبی ہوئی اور حیرت بھری آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ بات اگر میں تم سے پوچھوں تو"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کون سی بات"....... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ کہ تم جو ابھی تک جاگ رہی ہو میری طرح اور وہ ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ اس کا مطلب ہے کہ دونوں طرف آگ برابر لگی ہوئی ہے اور دونوں ہی اسے بجھانے کی بجائے اس پر مزید پٹرول چھڑکنے میں مصروف ہیں۔ میں گرم کافی پی کر اور تم مجھے فون کر کے"۔ عمران نے کہا۔

"خدا تم سے سمجھے۔ ہر وقت مذاق۔ تو تم نے کافی منگوائی ہے۔ ٹھیک ہے میں آ رہی ہوں تنویر کو ساتھ لے کر"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"ارے ارے یہ ساتھ کیا کہہ دیا تنویر کو لے کر۔ کیا مطلب کیا تنویر تمہارے کمرے میں موجود ہے"....... عمران نے بڑے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر ہے تو پھر"....... جولیا نے کہا۔

"تو پھر میں اطمینان سے بیٹھ کر کافی پیوں گا"....... عمران نے

مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیوں۔ کیا مطلب"....... جولیا عمران کے جواب اور مسکراتے ہوئے لہجے پر واقعی حیران ہو گئی تھی۔

"مطلب یہ کہ جہاں تنویر موجود ہو وہاں کسی کی جرأت ہی نہیں ہو سکتی کہ کوئی تم پر غلط نگاہ بھی ڈال سکے اس لئے میں اطمینان سے بیٹھ کر کافی پی سکتا ہوں۔ آخر بھائی کی غیرت بھی تو کوئی چیز ہوتی ہے"....... عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"خدا تم سے سمجھے۔ ہر بات کو نجانے کہاں لے جاتے ہو"۔ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہی تو میرے بس میں رہ گیا ہے کہ بات کو کہاں سے کہاں لے جاؤں۔ اب اور کیا کر سکتا ہوں تنویر کی موجودگی میں"....... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا گیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا اور پھر کافی بنانا شروع کر دی۔ ابھی اس نے کافی کی پیالی تیار کی ہی تھی کہ دروازہ کھلا اور جولیا اور اس کے پیچھے کیپٹن شکیل اندر داخل ہوئے تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ارے ارے۔ یہ کایا پلٹ۔ حیرت ہے کہ تنویر اتنی جلدی کیپٹن شکیل میں تبدیل ہو گیا"....... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی جبکہ کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں مسکراہٹ کی لہریں سی

پھیل گئیں۔

" کیپٹن شکیل کا کمرہ میرے کمرے سے ملحقہ ہے۔ میری آواز سے شاید ان کی نیند کھل گئی اس لئے جب میں نے رسیور رکھا تو اس نے مجھے فون کرنے پر کہ میں کیوں اس وقت جاگ رہی ہوں اور کس سے باتیں کر رہی ہوں تو میں نے اسے بتایا کہ میں سو رہی تھی کہ اچانک مجھے ٹرالی کی آواز سنائی دی۔ حالانکہ باہر راہداری میں قالین بچھا ہوا ہے لیکن ٹرالی پر موجود برتنوں کی ہلکی سی کھڑکھڑاہٹ اس خاموشی میں سنائی دے رہی تھی۔ بہرحال یہ آواز سن کر میری نیند کھل گئی اور پھر یہ آواز میرے اندازے کے مطابق عمران کے کمرے کے دروازے پر رک گئی۔ پھر دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو میں سمجھ گئی کہ عمران نے چائے یا کافی منگوائی ہے۔ میں نے وقت دیکھا تو آدھی سے زیادہ رات گزر چکی تھی اس لئے میں پریشان ہو گئی کہ اس وقت عمران کیوں جاگ رہا ہے اور اس نے چائے کیوں منگوائی ہے۔ اسی وجہ سے میں عمران کو فون کر رہی تھی"۔ جولیا نے خود ہی ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ویسے عمران صاحب میرے خیال میں آپ صفدر کے ساتھ کہیں گئے تھے اور پھر رات گئے آپ کی واپسی ہوئی ہے"....... کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

" کیا مطلب۔ کیا واقعی تم صفدر کے ساتھ گئے تھے"....... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" صفدر کے ساتھ جانا اب اتنا بھی حیران کن نہیں جتنا حیران تم نظر آ رہی ہو"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں اس لئے حیران ہو رہی ہوں کہ مجھے تو علم ہی نہیں ہو سکا اور کیپٹن شکیل کو علم ہے"....... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" صفدر کا کمرہ میرے کمرے کے قریب ہے اس لئے مجھے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دے گئی تھی لیکن پھر میں سو گیا۔ پھر مجھے مس جولیا کے بولنے کی ہلکی سی آواز سنائی دینے لگی تو میں چونک پڑا۔ میں سمجھا تھا کہ کوئی خاص معاملہ پیش آ گیا ہے اس لئے میں نے مس جولیا سے فون پر بات کی۔ جب مس جولیا نے بتایا کہ آپ جاگ رہے ہیں اور آپ نے چائے یا کافی منگوائی ہے تو مجھے یاد آ گیا کہ صفدر بھی بہت رات گئے واپس آیا تھا اس لئے میں نے یہ نتیجہ نکالا کہ عمران صاحب صفدر کو لے کر کہیں گئے ہوں گے اور پھر ان دونوں کی اکٹھے واپسی ہوئی ہو گی"....... کیپٹن شکیل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید بات ہوتی دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

" یس کم ان"....... عمران نے کہا تو دروازہ کھلا اور تنویر اندر داخل ہوا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" واہ اسے کہتے ہیں کشش رقابت"....... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑا۔

" جولیا اور کیپٹن شکیل دونوں باتیں کرتے ہوئے میرے کمرے

کے سامنے سے گزرے تو میری آنکھ کھل گئی۔ یہ کیسی میٹنگ ہو رہی ہے"...... تنویر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آنکھ نہیں بلکہ کہو کہ آنکھیں کھل گئیں"...... عمران نے کہا۔

"ایک ہی مطلب ہے لیکن تم سب نے یہ کیا چکر چلا رکھا ہے۔ کیوں جاگ رہے ہو اور یہ ایک پیالی کافی۔ کیا مطلب ہوا اس کا"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو کیپٹن شکیل نے تنویر کو ساری روئیداد سنا دی۔

"میرا خیال ہے کہ اب صفدر کو بھی بلا لیا جائے۔ نیند تو ظاہر ہے اسے بھی نہ آئی ہو گی البتہ آنکھیں بند کئے صالحہ کے تصور میں مشغول ہو گا لیکن اس طرح اگر کچھ ہو سکتا تو مجھے جولیا کو اپنے ساتھ دارالحکومت سے کولی کیوں لانا پڑتا"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ نانسنس۔ جو منہ میں آتا ہے بولنا شروع کر دیتے ہو"...... جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے وہ عمران کی بات کا مطلب سمجھ گئی تھی اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازے پر ایک بار پھر دستک ہوئی۔

"ایک تمہاری کمی رہ گئی تھی اس لئے تم بھی آجاؤ"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا کیونکہ وہ دستک کے انداز سے ہی سمجھ گیا تھا کہ دستک دینے والا صفدر ہے اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور صفدر اندر داخل ہوا۔

"آپ نے مجھے بھیج کر خود باقاعدہ محفل جما لی ہے"...... صفدر

نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"وہ کیا کہتے ہیں کہ میں تو اکیلا منزل کی طرف چل پڑا تھا لیکن لوگ آتے رہے اور کارواں بنتا چلا گیا۔ بہرحال یہاں بھی میں نے یہ سوچ کر اپنے لئے کافی منگوائی تھی کہ چلو اطمینان سے بیٹھ کر کافی پیوں گا لیکن اب کیا کہوں ایک تمہاری کمی رہ گئی تھی وہ بھی پوری ہو گئی"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اب ہمارے لئے بھی کافی منگوا لو اور ہمیں بتاؤ کہ تم صفدر کے ساتھ کہاں گئے تھے اور کیوں"...... جولیا نے کہا۔

"تم قصہ چار درویش شروع کرو میں اس دوران کافی کا آرڈر دے دوں"...... عمران نے صفدر سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور روم سروس کے نمبر پریس کر کے اپنے کمرے میں مزید کافی طلب کر لی۔ صفدر نے مختصر طور پر لیبارٹری والے علاقے میں جانے وہاں دشمن ایجنٹوں کو چیک کرنے اور پھر ان کے واپس جانے سے لے کر ان کی تلاش کرنے لیکن ان کے نہ ملنے سے لے کر واپس ہوٹل آنے تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

"لیکن تم کیا سوچ کر رات کو وہاں گئے تھے۔ اگر تمہارے پاس کوئی اطلاع تھی تو پھر ہم سب کو وہاں جانا چاہئے تھا اس طرح انہیں فرار ہونے کا موقع ہی نہ ملتا"...... جولیا نے کہا۔

"بلکہ زیادہ موقع ملتا۔ ابھی تو انہیں یہ بھی معلوم نہیں ہو سکا کہ ہم وہاں ان کو چیک کر رہے ہیں اور وہ فرار ہو گئے ہیں۔ اگر پوری

بارات وہاں پہنچ جاتی تو ظاہر ہے کہ انہیں زیادہ تیز رفتاری سے فرار ہونا پڑتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ویسے کیا تمہارے پاس کوئی اطلاع آئی تھی"...... تنویر نے کہا۔

" نہیں۔ میں تو ویسے ہی صفدر کو ساتھ لے کر وہاں چلا گیا تھا کیونکہ میرا خیال تھا کہ یہ لوگ پہلے بھی کوشش کر چکے ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ دوسری بار کوشش کریں۔ ان کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ آج رات ہی ہر قیمت پر اپنا مشن مکمل کرنا چاہتے ہیں"۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" لیکن عمران صاحب اگر ایسی بات ہے تو پھر انہیں ناکامی کیوں ہوئی ہے"...... اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ناکامی اس لئے کہ لیبارٹری کا حفاظتی نظام ان کی توقع سے کہیں زیادہ محفوظ ہے اس لئے انہیں مجبوراً واپس جانا پڑا"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ بھی تو ہو سکتا ہے عمران صاحب کہ ان کی رہائش گاہ پر مزید طاقتور اسلحہ بھی موجود اور وہ پچھلی رات تیسرا حملہ لیبارٹری پر کر دیں۔ وہاں کوئی پہرہ بھی موجود نہیں ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" اب اتنے بھی ڈھیٹ نہیں ہو سکتے چاہے وہ تمہاری طرح سیکرٹ ایجنٹ ہی کیوں نہ ہوں"...... عمران نے جواب دیا تو سب

بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ اسی لمحے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

" یس کم ان"...... عمران نے کہا تو دروازہ کھلا اور دو ویٹر ٹرالیاں دھکیلتے ہوئے اندر آئے اور پھر ان دونوں نے کافی کے برتن میز پر لگانے شروع کر دیئے۔ پہلے سے موجود برتن اٹھا کر ٹرالی کے نچلے خانے میں رکھ دیئے گئے تھے۔ جب ویٹر کافی کا سامان رکھ کر واپس چلے گئے تو جولیا نے کافی بنانا شروع کر دی۔

" کیپٹن شکیل نے واپس جا کر نیا اسلحہ لے کر دوبارہ وہاں جانے کی بات کی ہے جبکہ میری چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ وہ سرے سے واپس ہی نہیں گئے لیکن عمران صاحب چونکہ مطمئن تھے اس لئے میں خاموش ہو گیا"...... صفدر نے کہا۔

" تمہیں یہ خیال کیوں آیا کہ وہ واپس نہیں گئے"...... جولیا نے کہا۔

" میری چھٹی حس کہہ رہی تھی"...... صفدر نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" عمران صاحب کے کمرے میں پہنچ کر سونے کی بجائے کافی منگوانے سے بھی یہی لگتا ہے کہ ان کے ذہن میں بھی بہرحال خدشات موجود تھے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" تم واقعی مومن ہو کیپٹن شکیل۔ آج مجھے یقین آ گیا ہے"۔

عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب"....... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے کہ مومن کی ذات سے ڈرو وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے اور کیپٹن شکیل نے جس طرح میرے ذہن کے بعید ترین گوشوں میں موجود خدشات کو بھی دیکھ لیا ہے اس سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ کیپٹن شکیل واقعی مومن ہے"....... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے عمران صاحب"....... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ دوسری نشانی ہے اس کے مومن ہونے کی"....... عمران نے کہا۔

"آخر تم پر آج کیا دورہ پڑ گیا ہے۔ سیدھی طرح بات کیوں نہیں کرتے"....... جولیا نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب دیکھو اگر اس کی جگہ میں ہوتا تو میں فوراً اخلاقیات کے عام اصول کے مطابق کہتا کہ آپ کا حسن ظن ہے جبکہ کیپٹن شکیل نے یہ کہنے کی بجائے اسے اللہ تعالیٰ کا کرم کہہ دیا ہے"....... عمران نے کہا اور سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔ اب وہ سب گرم گرم کافی کے گھونٹ بھی ساتھ ساتھ لے رہے تھے۔

"مطلب یہ ہوا عمران صاحب کہ آپ کے ذہن میں واقعی خدشات تھے"....... صفدر نے موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

"تھے کیا ہیں"....... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر ہمیں یہاں بیٹھ کر گپیں ہانکنے کی بجائے وہاں جانا چاہئے"....... جولیا نے کہا۔

"میں نے خدشات کا لفظ کہا ہے اور خدشات موہوم ہوتے ہیں۔ حقیقی اور واضح بات کو خطرات کہا جاتا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ ایسا ہو بھی سکتا ہے"....... صفدر نے کہا۔

"ہونے کو تو بہت کچھ ہو سکتا ہے البتہ میں صفدر کی چھٹی حس سے کافی متاثر ہو رہا ہوں۔ آخر سپر ایجنٹ کی چھٹی حس ہے اب میرے جیسے بے کار اور کرائے کے ایجنٹ کی حس تو نہیں جو بے چاری چاہے آکسفورڈ سے ڈاکٹریٹ کیوں نہ کر آئے لیکن بڑے لوگوں کی حس کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتی"....... عمران نے کہا۔

"آپ نے تو میری چھٹی حس کو باقاعدہ میرے لئے مضحکہ اڑانے والی بات قرار دے دیا ہے"....... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کی عادت ہے۔ دوسروں کی باتوں کا یہ اسی طرح مضحکہ اڑانا شروع کر دیتا ہے خود چاہے جو مرضی آئے بکواس کرتا رہے"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے لڑنے کی ضرورت نہیں۔ اگر صفدر سپر ایجنٹ ہے تو تم ڈیشنگ ایجنٹ ہو۔ ویسے ماشاء اللہ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس

بڑے بڑے نامور ایجنٹوں میں تبدیل ہوتی جا رہی ہے البتہ اسی نسبت سے میرا چیک سکڑتا جا رہا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھا اور الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس کے نچلے خانے سے اس نے ایک خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے لا کر اپنے سامنے میز پر رکھ دیا۔ ٹرانسمیٹر دیکھ کر سب کے چہروں پر خودبخود سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"آپ کسے کال کرنا چاہتے ہیں"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ صبح کا وقت قریب ہے اب ڈاکٹر عبدالحق صاحب نماز کے لئے اٹھ گئے ہوں گے اس لئے ان سے بات کر ہی لی جائے تاکہ یا تو خدشات خطرات میں تبدیل ہو جائیں یا پھر سرے سے رہیں ہی نہ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس ڈاکٹر عبدالحق اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ڈاکٹر عبدالحق کی آواز سنائی دی۔ ان کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ ابھی ابھی جاگے ہیں۔

"آئی ایم سوری ڈاکٹر صاحب آپ کو نیند سے بیدار کیا۔ اوور"۔

عمران نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں نے ابھی چند لمحوں میں اٹھنا تھا صبح کی نماز کے لئے بہرحال کیا بات ہے آپ نے اس وقت کال کیوں کی ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ چیک کریں کوئی گڑبڑ تو نہیں ہوئی لیبارٹری میں۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"گڑبڑ۔ کیا مطلب۔ تمام حفاظتی انتظامات کام کر رہے ہیں پھر کیسی گڑبڑ اور ویسے بھی گڑبڑ ہوتی تو سائرن بج اٹھتے۔ اوور"۔ ڈاکٹر عبدالحق نے کہا۔

"ڈاکٹر صاحب آپ کو تو معلوم ہے کہ ہم رات کو لیبارٹری والے علاقے میں گئے تھے وہاں کچھ افراد کا گروپ دیکھا گیا لیکن پھر وہ غائب ہوگئے۔ ہم نے انہیں بے حد تلاش کیا لیکن وہ کہیں نہ ملے۔ آپ نے بھی فارمولے کی موجودگی اور حفاظتی نظام آن ہونے کی رپورٹ دی۔ ہم یہی سمجھے کہ وہ ناکام ہو کر واپس چلے گئے ہیں اس لئے ہم پھر کولی واپس آگئے کہ صبح کو پھر چیکنگ کریں گے اس لئے اب صبح کو کال کر رہے ہیں جبکہ ہم ساری رات جاگتے رہے ہیں۔ آپ پلیز اٹھ کر چیکنگ کریں کیونکہ یہ قومی سلامتی کا معاملہ ہے۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں چیک کرتا ہوں۔ آپ یا تو اپنی فریکونسی مجھے بتائیں یا پھر تھوڑی دیر بعد دوبارہ کال کریں۔ اوور"...... ڈاکٹر

عبدالحق نے کہا۔

" میں خود دوبارہ کال کروں گا۔اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" جب ڈاکٹر صاحب مطمئن ہیں تو پھر گڑبڑ کیا ہو سکتی ہے"۔ جولیا نے کہا۔

" ان کا حملہ لیبارٹری کی عقبی سمت تھا اور عقبی سمت میں آفس ہے جس کے سیف میں فارمولا موجود ہے"...... عمران نے کہا تو سب کے چہروں کے عضلات تن سے گئے۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد عمران نے دوبارہ کال کی۔

" ہیلو ہیلو علی عمران کالنگ۔اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" ڈاکٹر عبدالحق بول رہا ہوں عمران صاحب۔ غضب ہو گیا۔ فارمولا چرا لیا گیا ہے۔آفس کی عقبی دیوار میں خلا کر کے اور سیف توڑ کر فارمولے کی فائل چرا لی گئی ہے۔اوور"...... ڈاکٹر عبدالحق کی انتہائی متوحش سی آواز سنائی دی اور عمران سمیت سب بے اختیار اچھل پڑے۔

" وہ حفاظتی انتظامات۔ان کا کیا ہوا۔اوور"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

" عقبی سمت کے حفاظتی انتظامات آف ہو چکے ہیں۔ باقی لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات درست ہیں۔ اوور"...... ڈاکٹر

عبدالحق نے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ خدشات درست ثابت ہوئے۔ بہرحال آپ پریشان نہ ہوں مجرم یہ فارمولا ملک سے باہر نہ لے جا سکیں گے۔اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" تمہارا خدشہ درست ثابت ہوا صفدر۔ بہرحال اب یہ وقت باتوں کا نہیں ہے۔وہ لوگ اب ہر صورت میں دارالحکومت پہنچنے کی کوشش کریں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ سڑک کے ذریعے روانہ بھی ہو چکے ہوں اس لئے تنویر اور جولیا سڑک پر موجود چیک پوسٹ پر پہنچیں گے جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل فوری طور پر جیپ لے کر کاہان جائیں گے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ کاہان سے ہانسی شہر اور وہاں سے دارالحکومت پہنچیں۔ میں ایئرپورٹ پر جاؤں گا۔ ہم تینوں کے پاس زیرو فائیو ٹرانسمیٹر موجود ہوں گے۔ہمارے پاس صرف ان کی تعداد ہے۔ تین عورتیں اور چار مرد اس کے علاوہ ہم نے بہرحال ہر مشکوک مرد یا عورت کو بھی چیک کرنا ہے۔چلو اٹھو جلدی سے تیار ہو جاؤ۔ جلدی پلیز"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی باقی سب ساتھی بھی اٹھے اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ لباس تبدیل کر کے اس نے ضروری اسلحہ جیبوں میں منتقل کیا اور پھر اس نے رسیور اٹھا کر انکوائری سے

ایئرپورٹ انکوائری کے نمبر لئے اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ایئرپورٹ انکوائری"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"کولی سے دارالحکومت کے لئے پہلی فلائٹ کتنے بجے روانہ ہوتی ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"جی پہلی فلائٹ صبح آٹھ بجے جاتی ہے پھر ایک گھنٹے بعد فلائٹ جاتی ہے"....... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کیا چارٹرڈ طیارے بھی یہاں سے جاتے ہیں"....... عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھا اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

مادام ٹریسی اور اس کے ساتھیوں کے چہرے مسرت کی شدت سے چمک رہے تھے۔ وہ سب اس وقت کولی میں اپنی رہائش گاہ پر موجود تھے۔ فائل مادام ٹریسی کے پاس تھی اور اس نے اسے چیک کر لیا تھا کہ یہی اصل فارمولا ہے۔

"عمران اور اس کے ساتھی کسی ہوٹل میں پڑے سو رہے ہوں گے مادام اور ہم نے مشن مکمل کر لیا ہے"....... فورڈ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ صبح ہوتے ہی عمران تک اس کی اطلاع پہنچ جائے گی۔ اس کے اور ڈاکٹر عبدالحق کے درمیان رابطہ موجود ہے اس لئے اب وہ لوگ پاگلوں کی طرح ہمیں ٹریس کریں گے اور ان کی ہر ممکن کوشش ہو گی کہ فارمولے کی فائل دوبارہ حاصل کر لیں"....... مادام ٹریسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مادام آپ کی بات درست ہے اور یہ چونکہ ان کا اپنا ملک ہے اس لئے وہ پولیس اور دوسری ایجنسیوں کی مدد بھی حاصل کر سکتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ وہ یہاں سے باہر جانے والوں کی اور یہاں رہنے والے سب غیر ملکیوں کی تلاشی لینا شروع کر دیں"....... جیکسن نے کہا۔

"ہاں۔وہ سب کچھ کریں گے۔یہ فارمولا ان کے لئے انتہائی قیمتی ہے۔ وہ سب کچھ کریں گے۔ ٹھہرو میں معلوم کرتی ہوں کہ پہلی فلائٹ کس وقت یہاں سے جاتی ہے۔ ہمیں ان کے حرکت میں آنے سے پہلے یہاں سے نکلنا ہو گا"....... مادام ٹریسی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ایئرپورٹ انکوائری کے نمبر بتائیں"....... مادام ٹریسی نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا اور مادام ٹریسی نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری کی طرف سے بتائے گئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایئرپورٹ انکوائری پلیز"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کولی سے دارالحکومت پہلی فلائٹ کس وقت جائے گی اور کیا

اس میں سات سیٹیں مل سکتی ہیں"....... مادام ٹریسی نے کہا۔

"مادام پہلی فلائٹ آٹھ بجے روانہ ہوتی ہے اور پہلی فلائٹ کی بکنگ ہمیشہ رات کو ہو جاتی ہے اور یہ فل بکنگ ہے البتہ ہر ایک گھنٹے بعد فلائٹس جاتی رہتی ہیں اس لئے دوسری یا پھر تیسری فلائٹ میں سیٹیں مل سکتی ہیں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔ شاید اس نے مادام ٹریسی کی آواز اور لہجے سے ہی اندازہ لگا لیا تھا کہ مادام ٹریسی خاتون ہونے کے ساتھ ساتھ غیر ملکی ہے اس لئے اس نے اسے احتراماً مادام کہا تھا۔

"کیا پہلی فلائٹ میں ایک سیٹ مل سکتی ہے"....... مادام ٹریسی نے پوچھا۔

"فل بکنگ ہے مادام۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ پرواز کے وقت تک کوئی پسنجر نہ آئے یا سیٹ کینسل کرا دے تب ہی مل سکتی ہے فی الحال تو کچھ نہیں کہا جا سکتا"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے شکریہ"....... مادام ٹریسی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"مادام ہم دوسری یا تیسری فلائٹ پر چلے جائیں گے"....... جیکب نے کہا۔

"نہیں۔زیادہ سے زیادہ پہلی فلائٹ چیکنگ سے بچ سکتی ہے اس کے بعد نہیں اس لئے یہ تو ہو سکتا ہے کہ ہم میں سے کوئی ایک پہلی فلائٹ پر فائل لے کر نکل جائے اس کے بعد باقی لوگ اطمینان سے جا سکتے ہیں لیکن اس پہلی فلائٹ پر سیٹ چانس پر ملتی ہے اور ان

حالات میں یہ چانس لیا جا سکتا ہے"...... مادام ٹریسی نے کہا۔

" لیکن مادام ہم تو جیپ کے ذریعے بائی روڈ آئے ہیں۔ اب اگر ہم سب بائی ایئر چلے گئے تو جیپ یہاں رہ جائے گی"...... ماریانا نے کہا۔

" جیپ تو دو آدمی بھی لے جا سکتے ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ اب اکٹھے نہ جائیں کیونکہ انہیں بہرحال ہماری تعداد کا علم ہے"۔ مادام ٹریسی نے کہا۔

" مادام پھر ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم یہاں سے کاہان جیپ پر چلے جائیں اور کاہان سے ہم ہانسی شہر پہنچ کر وہاں سے فلائٹ کے ذریعے دارالحکومت پہنچ سکتے ہیں"...... فورڈ نے کہا۔

" یہ خاصا طویل راستہ ہے اور ہو سکتا ہے کہ اب ان پہاڑیوں اور ان کے ارد گرد چیکنگ شروع ہو۔ میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتی"...... مادام ٹریسی نے کہا۔

" مادام اگر فائل کو یہاں سے کسی کوریئر سروس کے ذریعے بھجوا دیا جائے تو ہم اطمینان سے واپس جا سکتے ہیں"...... ڈیانا نے کہا۔

" ہاں یہ اچھی ترکیب ہے۔ ٹھہرو میں معلوم کرتی ہوں"۔ مادام ٹریسی نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

" انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں کولی میں کسی کوریئر سروس کا نمبر دیں"...... مادام ٹریسی

نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا اور مادام ٹریسی نے شکریہ ادا کر کے کریڈل پریس کیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے وہی نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن دوسری طرف سے گھنٹی بجتی رہی لیکن کسی نے رسیور نہ اٹھایا اور چند لمحوں بعد مادام ٹریسی نے رسیور رکھ دیا۔

" مادام ابھی تو صبح ہی نہیں ہوئی اس لئے ابھی کوریئر سروس کا آفس کہاں کھلا ہو گا"...... ڈیانا نے کہا۔

" میرا خیال تھا کہ شاید نائٹ سروس کام کرتی ہو"...... مادام ٹریسی نے جواب دیا۔

" تو پھر یہ طے ہو گیا مادام کہ فائل کوریئر سروس کے ذریعے بھجوائی جائے گی"...... جیکب نے کہا۔

"ہاں۔ میرے خیال میں یہ سب سے محفوظ طریقہ ہے"...... مادام ٹریسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن مادام اگر عمران اور اس کے ساتھیوں نے کوریئر سروس بھی چیک کرا لیں تب"...... فورڈ نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ وہ انتہائی تیز ذہن کا آدمی ہے۔ بالکل ایسا بھی ہو سکتا ہے اس طرح تو فارمولا پکے ہوئے پھل کی طرح ان کی جھولی میں جا گرے گا"...... مادام ٹریسی نے چونک کر کہا۔

" مادام میرے ذہن میں ایک تجویز ہے"...... اچانک راجر نے کہا۔

"کیا"...... مادام ٹریسی نے چونک کر پوچھا۔

"مادام ہم کسی مقامی آدمی کو ہائر کریں اور اس کے ذریعے یہ فائل یہاں سے نکلوا دیں۔ یہ لوگ لازماً غیر ملکیوں کو ہی چیک کریں گے مقامی کو نہیں"...... راجر نے کہا۔

"نہیں۔ میں کسی مقامی آدمی پر اس قدر اعتماد نہیں کر سکتی۔ یہ فارمولا اس قدر اہم ہے کہ ہمیں خود اس کی حفاظت بھی کرنی ہے اور اسے ساتھ بھی لے جانا ہے"...... مادام ٹریسی نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر مادام ہمیں زیادہ سوچنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس وقت رات ہے اگر ہم ابھی روانہ ہو جائیں تو ہم لازماً سڑک کے راستے کافی فاصلہ طے کر جائیں گے اور یہاں سے دو تین کلو میٹر کے فاصلے پر چیک پوسٹ ہے اس کے بعد کوئی چیک پوسٹ نہیں ہے"۔ جیکسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے پھر چلو اٹھو۔ صبح ہونے سے پہلے ہمیں بہر حال یہاں سے نکل جانا چاہئے"...... مادام ٹریسی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ مادام ٹریسی نے فائل کو تہہ کر کے اپنی جیکٹ کی اندرونی جیب میں ڈال لیا۔

"تمام سامان سمیٹ لو اور جلدی کرو"...... مادام ٹریسی نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب

جیپ میں سوار تیزی سے شہر کی بیرونی طرف جانے والی سڑک کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے کہ اچانک جیپ نے جھٹکے کھانے شروع کر دیئے۔

"اوہ۔ پٹرول ختم ہو رہا ہے"...... فورڈ نے جو ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تھا چونک کر کہا۔

"پٹرول پمپ کی طرف لے چلو اور ٹینکی فل کرا لو"...... سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی مادام ٹریسی نے کہا اور فورڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے جیپ کو ایک پٹرول پمپ پر روک دیا۔ فورڈ نیچے اتر گیا تاکہ پٹرول ڈلوا لے جبکہ مادام ٹریسی اور اس کے ساتھی جیپ میں بیٹھے رہے۔ تھوڑی دیر بعد فورڈ دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا اور چند لمحوں بعد جیپ ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور فورڈ اسے پٹرول پمپ سے باہر لے آیا اور پھر تیزی سے آگے بڑھاتا لے گیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس چیک پوسٹ پر پہنچ گئے۔ مادام ٹریسی کا چہرہ ستا ہوا تھا۔ فورڈ نے جیپ روک دی۔

"آپ سب نیچے اتر آئیں ہم نے جیپ چیک کرنی ہے"...... ایک سپاہی نے آگے بڑھ کر کہا تو مادام ٹریسی خاموشی سے نیچے اتر آئی۔ اس کے نیچے اترتے ہی باقی ساتھی بھی نیچے اتر آئے اور دو سپاہیوں نے جیپ کی تلاشی لینی شروع کر دی۔

"ٹھیک ہے آپ جا سکتے ہیں"...... تھوڑی دیر بعد سپاہیوں نے کہا تو مادام ٹریسی اور اس کے ساتھی دوبارہ جیپ میں سوار ہوئے اور

فورڈ نے جیپ آگے بڑھا دی۔

" اوہ۔ اب ہم آزادی سے آگے جا سکیں گے "....... مادام ٹریسی نے انتہائی مطمئن انداز میں کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ان سب کے چہروں پر اطمینان تھا۔

تنویر اور جولیا جیپ میں سوار تیزی سے کولی شہر سے باہر موجود چیک پوسٹ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔

" یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ رات کو ہی نکل گئے ہوں "۔ اچانک جولیا نے کہا۔

" ہاں بالکل ایسا ہو سکتا ہے۔ بہرحال وہاں پہلے ہمیں یہ معلوم کرنا ہو گا کہ پچھلی رات کے بعد یہاں سے کوئی جیپ نکلی ہے یا نہیں "....... تنویر نے کہا۔

" اگر نکلی بھی ہو گی تو ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ وہی ہماری مطلوبہ جیپ ہے "....... جولیا نے کہا۔

" اگر یہ لوگ گئے ہوں گے تو لازماً پورا گروپ ہو گا۔ ان کی تعداد کا پتہ چل جائے گا "....... تنویر نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا

دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جیپ چوکی پر پہنچ گئی۔ تنویر نے جیپ ایک سائیڈ پر روکی اور پھر تنویر اور جولیا دونوں نیچے اتر آئے جبکہ دو سپاہی جیپ پر سوار ہو گئے۔ وہ شاید انہیں عام مسافر سمجھ کر سمگلنگ کا مال چیک کرنا چاہتے تھے۔

"انچارج کون ہے"....... تنویر نے ایک طرف کھڑے سپاہی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی انچارج عبداللہ خان ہیں۔ اندر موجود ہیں"....... ایک سپاہی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا اندرونی طرف کو بڑھ گیا جبکہ جولیا وہیں رکی رہی۔

"پچھلی رات سے اب تک یہاں سے کتنی جیپیں گزری ہیں"۔ جولیا نے اس سپاہی سے پوچھا تو وہ چونک پڑا۔

"آپ کیوں پوچھ رہی ہیں"....... سپاہی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہمارا تعلق سپیشل پولیس سے ہے اور مجرموں کو چیک کر رہے ہیں"....... جولیا نے کہا۔

"آپ تو غیر ملکی ہیں۔ آپ کا تعلق کیسے سپیشل پولیس سے ہو سکتا ہے"....... سپاہی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں پاکیشیائی ہوں۔ تم بتاؤ تو سہی"....... جولیا نے کہا لیکن اسی لمحے اندرونی طرف سے تنویر ایک لمبے تڑنگے آدمی کے ساتھ باہر آ گیا۔

"فضل دین ان کا تعلق سپیشل پولیس سے ہے اور یہ یہاں سے

گزرنے والی جیپوں کو چیک کریں گے تم سب نے ان سے تعاون کرنا ہے"....... آنے والے نے کہا۔

"یس سر"....... اس سپاہی نے کہا۔ اسی لمحے جیپ کو چیک کرنے والے دونوں سپاہی بھی آ گئے اور انچارج نے ان سے بھی یہی بات کہی۔

"یس سر"....... دونوں نے کہا۔

"میں نے جو پوچھا تھا اس کا جواب تم نے نہیں دیا"....... جولیا نے اس سپاہی سے کہا جس کا نام فضل دین لیا گیا تھا۔

"میڈم آدھی رات سے پہلے تو چھ سات جیپیں گزری ہیں لیکن آدھی رات کے بعد اب تک صرف ایک جیپ یہاں سے گزری ہے۔ دوسری آپ کی جیپ ہے البتہ چار کاریں ضرور گزری ہیں"۔ فضل دین نے جواب دیا۔

"اس جیپ میں کون لوگ سوار تھے"....... جولیا نے پوچھا۔

"جی غیر ملکی تھے"....... فضل دین نے جواب دیا۔

"کتنی تعداد تھی ان کی"....... جولیا نے پوچھا۔ تنویر خاموش کھڑا تھا جبکہ انچارج واپس عمارت کی طرف چلا گیا تھا۔

"جی تین عورتیں اور چار مرد تھے"....... فضل دین نے جواب دیا تو جولیا کے ساتھ ساتھ تنویر بھی بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ کب گزرے ہیں وہ لوگ یہاں سے"....... اس بار تنویر نے پوچھا۔

"جی تین ساڑھے تین گھنٹے ہو گئے ہوں گے"...... فضل دین نے کہا۔

"کس ملک کے تھے وہ لوگ"...... جولیا نے پوچھا۔

"جی غیر ملکی تھے۔ یورپ یا ایکریمیا کے ہوں گے"...... فضل دین نے جواب دیا۔

"کیا ان کے کاغذات چیک کیئے گئے تھے"...... جولیا نے پوچھا۔

"جی نہیں۔یہاں صرف سمگلنگ کے مال کی چیکنگ ہوتی ہے۔ جیپ چیک کی گئی تھی لیکن اس میں کچھ نہ تھا"...... فضل دین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں سے دارالحکومت کا فاصلہ کتنا ہے"...... تنویر نے پوچھا۔

"جی دارالحکومت کا فاصلہ تو دو سو کلومیٹر ہے"...... فضل دین نے جواب دیا۔

"جیپ کون سی تھی اور اس کا نمبر کیا تھا"...... جولیا نے پوچھا۔

"فورڈ جیپ تھی اور کسی سیاحتی کمپنی کی تھی۔ عبدالصمد خان تم زیادہ پڑھے ہوئے ہو تم بتاؤ کیا الفاظ لکھے ہوئے تھے جیپ کے پیچھے"...... فضل دین نے ایک نوجوان سپاہی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب وہ ایگل ٹورسٹ کمپنی کی جیپ تھی۔ان کا اسٹیکر جیپ پر لگا ہوا تھا"...... اس نوجوان سپاہی نے جواب دیا۔

"تم نے اس کا نمبر دیکھا تھا"...... تنویر نے پوچھا۔

"جی ہاں"...... اس سپاہی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نمبر بتا دیا۔

"کیا خیال ہے ہم اس کے پیچھے نہ چلیں ابھی وہ راستے میں ہی ہوں گے"...... تنویر نے جولیا سے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ عمران سے ٹرانسمیٹر پر بات کر لو۔ہو سکتا ہے کہ وہ ہمارے مطلوبہ لوگ نہ ہوں اور وہ بعد میں گزریں"...... جولیا نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو تنویر کالنگ۔اوور"...... تنویر نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس علی عمران اٹنڈنگ یو۔اوور"...... چند لمحوں بعد عمران کی آواز سنائی دی تو تنویر نے اسے مشکوک جیپ کے بارے میں ساری بات بتا دی۔

"اوہ۔تعداد تو وہی ہے۔اوور"...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں ان کا تعاقب کرنا چاہیئے۔اوور"۔ تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ تم وہیں رکو اور چیکنگ کرو۔ میں چیف کو رپورٹ دیتا ہوں ابھی یہ لوگ دارالحکومت نہیں پہنچے ہوں گے اس لئے دوسرے ممبرز انہیں وہاں کور کر کے چیک کر کے ہمیں رپورٹ دیں گے اس کے بعد کوئی فیصلہ ہو گا۔اوور"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اوور"...... تنویر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا کیونکہ عمران نے درست بات کی تھی۔ چیف انہیں آسانی سے چیک کرا سکتا ہے۔

"اوکے اوور اینڈ آل"...... تنویر نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"مس جولیا ہمیں اندر آفس میں بیٹھنا چاہئے جب کوئی جیپ آئے گی تو فضل دین ہمیں بتا دے گا"...... تنویر نے کہا۔

"یس سر۔ میں بتا دوں گا سر"...... فضل دین نے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور جولیا اور تنویر سر ہلاتے ہوئے عمارت کی طرف بڑھ گئے۔

جیپ انتہائی تیز رفتاری سے دارالحکومت کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جیپ میں مادام ٹریسی اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ انہیں کولی سے نکلے ہوئے تقریباً دو گھنٹے گزر چکے تھے۔ ان سب کے چہرے کامیابی کی وجہ سے انتہائی مطمئن نظر آ رہے تھے۔ گو وہ ساری رات جاگتے رہے تھے لیکن کامیابی کے نشے نے انہیں اس حد تک سرشار کر رکھا تھا کہ ان کی آنکھوں سے نیند غائب ہو گئی تھی۔

"مادام اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے کیا ہمیں دوبارہ آنا پڑے گا"...... جیکسن نے مادام ٹریسی سے مخاطب ہو کر پوچھا جو جیپ کی اگلی سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔

"یہ فارمولا چیف تک پہنچ جائے پھر چیف سے پوچھوں گی اور اگر انہوں نے حکم دیا تو ہم پھر واپس کولی آئیں گے"...... مادام ٹریسی نے جواب دیا۔

"مادام ہم نے فوری طور پر کولی سے نکلنے کا فیصلہ درست کیا ہے ورنہ صبح ہوتے ہی وہاں ہماری بڑے بھرپور انداز میں تلاش شروع ہو جاتی"...... عقبی سیٹ پر بیٹھی ہوئی ماریانا نے کہا۔

"تلاش تو وہ اب بھی کر رہے ہوں گے"...... مادام ٹریسی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مادام سڑک پر موجود ایک بورڈ کے مطابق کوئی شہر کتالی آنے والا ہے کیوں نہ وہاں ناشتہ کر لیا جائے"...... اچانک فورڈ نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ اب ہم خطرے سے باہر آگئے ہیں۔ اب اطمینان سے ناشتہ ہو سکتا ہے"...... مادام ٹریسی نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک شہر کے آثار نظر آنے لگ گئے تو فورڈ نے جیپ کی رفتار آہستہ کر دی اور پھر ایک راہگیر سے پوچھ کر اس نے جیپ کا رخ ایک بازار کی طرف موڑ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی جیپ ایک چھوٹے لیکن جدید انداز پر تعمیر شدہ ہوٹل کے سامنے رک گئی تھی اور پھر مادام ٹریسی اور اس کے ساتھی جیپ سے اترے اور ہوٹل کے چھوٹے سے ہال نما کمرے میں داخل ہوئے تو ہال تقریباً خالی پڑا ہوا تھا۔ وہ ایک سائیڈ پر موجود میز کی سائیڈوں میں بیٹھ گئے اور پھر فورڈ نے کاؤنٹر پر جا کر ناشتے کا آرڈر دیا اور تھوڑی دیر بعد انہیں ناشتہ سرو کر دیا گیا اور وہ ناشتے میں مصروف ہو گئے۔ ناشتہ کرنے کے بعد انہوں نے کافی منگوا لی اور پھر ابھی وہ اطمینان بھرے انداز میں ہاٹ کافی پینے میں مصروف تھے کہ ایک پولیس آفیسر ہال میں داخل ہوا اور اس نے

ایک لمحہ ادھر ادھر دیکھنے کے بعد ان کی طرف رخ کر لیا۔ پولیس آفیسر کو اپنی طرف آتے دیکھ کر وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔ ان سب کے چہروں پر حیرت اور قدرے تشویش کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"باہر موجود جیپ آپ کی ہے"...... پولیس آفیسر نے ان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں۔ کیوں"...... فورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ دارالحکومت جا رہے ہیں"...... پولیس آفیسر نے پوچھا۔

"ہاں"...... فورڈ نے جواب دیا۔

"آپ کولی سے آ رہے ہیں"...... پولیس آفیسر نے ایک اور سوال کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ کیا ہوا ہے"...... اس بار مادام ٹریسی نے سوال کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کا دارالحکومت میں انتظار ہو رہا ہے۔ دارالحکومت سے کولی تک تمام ٹریفک چیکنگ سٹاف کو وائرلیس پر اطلاع دی گئی ہے کہ آپ کی جیپ جہاں بھی موجود ہو یا جہاں سے بھی گزر رہی ہو اس کی اطلاع دی جائے۔ میں اس حکم کے بعد سڑک پر جا رہا تھا کہ میں نے جیپ یہاں دیکھ لی اور میں آپ کے پاس آگیا"...... پولیس آفیسر نے جواب دیا۔

"جیپیں تو اور بھی آ جا رہی ہوں گی۔ کیا آپ کو ہماری جیپ کا

نمبر بتایا گیا ہے"...... مادام ٹریسی نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ نمبر بھی بتایا گیا ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جیپ ایگل ٹورسٹ کمپنی کی ہے اور اس میں تین غیر ملکی خواتین اور چار غیر ملکی مرد سوار ہیں"...... پولیس آفیسر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ ان کا شکریہ ادا کر کے واپس مڑ گیا۔

"اوہ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہماری باقاعدہ چیکنگ کی جا رہی ہے اور باقاعدہ شناخت کی گئی ہے۔ یہ کیسے ہو گیا ہے"۔ مادام ٹریسی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے خیال میں کولی کے بعد جو چیک پوسٹ آتی ہے وہاں سے معلومات حاصل کی گئی ہیں۔ شاید گاڑی کا نمبر بھی وہاں درج کیا جاتا ہو اور پھر اس کی اطلاع دارالحکومت کو دی گئی"...... جیکسن نے کہا۔

"آؤ چلیں یہاں سے۔ ایسا نہ ہو کہ یہاں ہی ہمارے ساتھ کچھ ہو جائے۔ چلو اٹھو"...... مادام ٹریسی نے کہا تو سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ فورڈ نے کاؤنٹر پر ناشتے اور کافی کی ادائیگی کی اور وہ سب جیپ پر سوار ہو کر واپس سڑک کی طرف بڑھ گئے۔

"اب کیا ہو گا مادام"...... جیکسن نے کہا۔

"ہماری قسمت اچھی ہے کہ اس احمق پولیس آفیسر نے باہر جیپ دیکھ کر براہ راست اطلاع نہیں دی بلکہ باقاعدہ ہم سے آ کر تسلی کرنے کی کوشش کی۔ اب ہم نے اس جیپ کو کسی جگہ چھپا کر کوئی

کار حاصل کرنی ہے"...... مادام ٹریسی نے کہا۔

"لیکن مادام وہ تعداد کے بارے میں جانتے ہیں اور پھر ایک کار میں سات افراد تو ویسے بھی نہیں بیٹھ سکیں گے"...... فورڈ نے کہا۔

"ایک کی بجائے دو کاریں حاصل کر لیں گے"...... مادام ٹریسی نے کہا۔

"مادام کاروں کے بارے میں اطلاع ہمارے دارالحکومت پہنچنے سے پہلے وہاں پہنچ جائے گی کیونکہ یہاں آپ نے دیکھا ہو گا کہ جگہ جگہ ٹریفک پولیس کی چیک پوسٹیں موجود ہیں۔ وہ ویسے تو کسی کو نہیں روکتے لیکن ظاہر ہے جب ان تک اطلاع پہنچے گی تو یہ اطلاع دارالحکومت بھی پہنچ جائے گی"...... فورڈ نے کہا۔

"یہاں بسیں وغیرہ بھی تو چلتی ہوں گی۔ کیوں نہ ہم بس پر سفر کریں"...... ماریانا نے کہا۔

"نہیں۔ ہم غیر ملکی ہیں مقامی نہیں ہیں اور نہ ہی ہمارے پاس میک اپ باکس ہے اور نہ مقامی لباس اس طرح تو ہم فوری شناخت کر لئے جائیں گے"...... مادام ٹریسی نے جواب دیا۔ وہ خاصی پریشان نظر آ رہی تھی۔

"مادام دارالحکومت اس سڑک پر سفر کرنے کی بجائے ہم کسی اور راستے سے بھی تو داخل ہو سکتے ہیں"...... ڈیانا نے کہا۔

"مجھے تو محسوس ہو رہا ہے کہ ہمیں دارالحکومت پہنچنے سے پہلے ہی کور کر لیا جائے گا۔ یہ فارمولا انتہائی اہم ہے ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ

ہیلی کاپٹروں پر اچانک ہمارے سروں پر پہنچ جائیں"....... مادام ٹریسی نے جواب دیا۔

"واقعی آپ کی بات درست ہے"....... سب نے تقریباً ہم آواز ہو کر کہا اور مادام ٹریسی خاموش ہو گئی۔

"ہمیں یہ جیپ فوری طور پر چھوڑنی ہو گی۔ فوراً کسی سائیڈ روڈ پر جیپ موڑ دو"....... تھوڑی دیر بعد مادام ٹریسی نے کہا تو فورڈ نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر تھوڑا سا آگے جانے کے بعد اس نے سائیڈ روڈ پر جیپ کو موڑ دیا۔ جیپ تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ یہ تنگ سی سڑک تھی اور چونکہ علاقہ ابھی تک پہاڑی ہی تھا اس لئے کبھی وہ بلندی پر پہنچ جاتے اور کبھی نیچے گہرائی میں لیکن تھوڑا ہی آگے جانے کے بعد اچانک سڑک نے موڑ کاٹا تو فورڈ نے بے اختیار جیپ روک دی کیونکہ سڑک کے اختتام پر ایک قدیم دور کی خاصی بڑی عمارت موجود تھی۔ سڑک کا اختتام اس کے پھاٹک پر جا کر ہو رہا تھا۔ پھاٹک بند تھا۔

"اس عمارت پر ہم نے قبضہ کرنا ہے۔ اسلحہ لے لو لیکن کوشش کرنا کہ اسلحہ استعمال نہ کرنا پڑے"....... مادام ٹریسی نے کہا اور جیپ سے نیچے اتر آئی۔ اس کے ساتھی بھی نیچے آ گئے تھے اور پھر وہ گیٹ کی طرف بڑھ گئے لیکن قریب جا کر وہ یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ پھاٹک پر بڑا سا تالا لگا ہوا تھا۔

"اوہ عمارت خالی ہے۔ جیکسن تم پھاٹک پر چڑھ کر اندر جاؤ اور

سائیڈ گیٹ کو اندر سے کھول دو۔ اس جیپ کو اس عمارت میں چھپانا ہو گا پھر ہم آگے جانے کے بارے میں سوچیں گے"....... مادام ٹریسی نے کہا تو جیکسن نے مادام ٹریسی کے حکم کی تعمیل کی اور پھاٹک پر چڑھ کر اندر اتر گیا۔ چند لمحوں بعد اس نے سائیڈ گیٹ کھول دیا۔

"جیپ اس چھوٹے گیٹ سے اندر نہ جا سکے گی اس لئے یہ تالا توڑنا ہو گا لیکن فائر نہ کرنا یہ پہاڑی علاقہ ہے فائرنگ کی آواز دور تک گونجے گی"....... مادام ٹریسی نے کہا۔

"مادام تالا توڑنے کی ضرورت نہیں۔ سائیڈ سے اس عمارت کی دیوار ٹوٹی ہوئی ہے وہاں سے جیپ کو اندر لے جایا جا سکتا ہے"۔ جیکسن نے کہا۔

"اوہ۔ تم فورڈ کے ساتھ جا کر جیپ اندر لے آؤ۔ باقی ساتھی میرے ساتھ آئیں"....... مادام ٹریسی نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی وہ سائیڈ گیٹ سے اندر داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے باقی ساتھی بھی اندر آ گئے۔ سائیڈ دیوار واقعی ٹوٹی ہوئی تھی۔ عمارت خاصی قدیم تھی اور آدھی سے زیادہ ٹوٹ پھوٹ چکی تھی۔ تھوڑی دیر بعد فورڈ سائیڈ کے ٹوٹے ہوئے حصے سے جیپ اندر لے آیا۔

"یہاں گیراج ہے۔ وہاں جیپ لے جاؤ"....... مادام ٹریسی نے کہا اور فورڈ نے جیپ کا رخ اس گیراج کی طرف کر دیا۔ گیراج کا دروازہ بند تھا لیکن اس میں اتنی جھری موجود تھی کہ جیسے وہ کھلا ہوا ہو۔ فورڈ

نے جیپ گیراج کے سامنے روکی اور پھر جیکسن نیچے اترا اور اس نے آگے بڑھ کر لکڑی کے اس دروازے کو دھکیل کر کھولا اور فورڈ جیپ اندر لے گیا۔ جیکسن بھی اندر چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ باہر آئے تو انہوں نے تھیلے اٹھائے ہوئے تھے۔ جیکسن نے دروازے کو دوبارہ اچھی طرح بند کر دیا۔ اب جب تک دروازے کو خصوصی طور پر کھولا نہ جاتا اندر موجود جیپ کی نشاندہی نہ ہو سکتی تھی۔ اسی دوران مادام ٹریسی اور اس کے ساتھیوں نے اس عمارت کا راؤنڈ لگایا۔ ان کی عقبی سمت کی دیوار بھی ٹوٹی ہوئی تھی۔ یہ عمارت شاید طویل عرصے سے ناقابل استعمال تھی اس لئے ہر طرف گرد و غبار اور مکڑیوں کے جالے بھرے ہوئے تھے۔

"مادام ہم یہاں اگر چھپ بھی جائیں تو کب تک"....... ڈیانا نے کہا۔

"ہم یہاں چھپنے کے لئے نہیں آئے۔ ہمیں ہر حالت میں دارالحکومت میں اس انداز میں داخل ہونا ہے کہ انہیں معلوم نہ ہو سکے پھر وہ ہمیں آسانی سے تلاش نہ کر سکیں گے"....... مادام ٹریسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مادام مسئلہ تو یہی ہے کہ ہم وہاں کیسے داخل ہوں"....... راجر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں واپس کولی جانا ہو گا"....... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد مادام ٹریسی نے کہا تو اس کے سارے ساتھی بے

اختیار اچھل پڑے۔

"واپس کولی۔ وہ کیوں"....... ڈیانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب جبکہ انہیں ہمارے متعلق اطلاع مل چکی ہے تو اب وہ کولی میں نہیں رک سکتے۔ وہ لامحالہ دارالحکومت پہنچیں گے اس لئے کولی سے زیادہ محفوظ جگہ اب اور کوئی نہیں ہو سکتی"....... مادام ٹریسی نے جواب دیا۔

"لیکن مادام ہم کولی میں کب تک رہیں گے۔ بہرحال ہمیں واپس دارالحکومت تو جانا ہی ہو گا"....... جیکسن نے کہا۔

"ہمیں وہاں کسی سمگلنگ ریکٹ کے آدمیوں سے بات کرنی ہو گی۔ وہ ہمیں آسانی سے کسی بھی ذریعے سے دارالحکومت پہنچا سکتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو بے شمار راستوں کا علم ہوتا ہے"....... مادام ٹریسی نے کہا۔

"مادام میرے ذہن میں ایک تجویز ہے"....... اچانک ماریانا نے کہا۔

"بتاؤ"....... مادام ٹریسی نے کہا۔

"مادام ہم کولی واپس جانے کی بجائے سڑک پر پہنچیں اور وہاں سے دو کاریں اغوا کر کے یہاں اس عمارت میں لا کر ان آدمیوں کا خاتمہ کر دیں اور کاریں لے کر دارالحکومت چلے جائیں۔ دارالحکومت کے قریب کاریں چھپا کر ہم پیدل کسی بھی راستے سے دارالحکومت

میں داخل ہو سکتے ہیں"...... ماریانا نے کہا۔

" نہیں اب سڑک پر کافی رش ہو گا اس لئے ان وارداتوں کی اطلاع فوراً ٹریفک پولیس تک پہنچ جائے گی"...... مادام ٹریسی نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک باہر سے کسی گاڑی کے انجن کی آواز سنائی دی تو وہ سب بے اختیار اچھل پڑے۔

" میں دیکھتا ہوں"...... جیکسن نے کہا اور محتاط انداز میں دوڑتا ہوا وہ پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ مادام ٹریسی اور اس کے ساتھی وہیں ہونٹ بھینچے خاموش کھڑے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد جیکسن دوڑتا ہوا واپس آیا۔

" مادام یہ ایک سٹیشن ویگن ہے اس میں ایک غیر ملکی عورت اور دو غیر ملکی مرد سوار ہیں۔ وہ اب سٹیشن ویگن کو روک کر عمارت کو دیکھ رہے ہیں۔ میں نے جھری میں سے جھانک کر دیکھا ہے"۔ جیکسن نے کہا۔

" اوہ تم راجر، جیکب اور فورڈ سائیڈ کی ٹوٹی ہوئی دیوار سے جاؤ اور انہیں بے ہوش کر کے اندر لے آؤ۔ جلدی کرو کہیں وہ واپس نہ چلے جائیں۔ یہ ہمارے لئے غیبی امداد ہے"...... مادام ٹریسی نے کہا تو چاروں مرد تیزی سے باہر کی طرف مڑ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب اندر آئے تو ان کے کاندھوں پر ایک بے ہوش عورت اور دو مرد لدے ہوئے تھے۔

" کیسے بے ہوش کیا ہے"...... مادام ٹریسی نے پوچھا۔

" ضرب لگا کر مادام"...... جیکسن نے جواب دیا۔

" کیا یہ دو تین گھنٹے تک بے ہوش رہیں گے"...... مادام ٹریسی نے پوچھا۔

" یس مادام"...... جیکسن نے کہا۔ اب ان تینوں کو انہوں نے زمین پر ڈال دیا تھا۔

" انہیں ہلاک کیوں نہ کر دیا جائے"...... راجر نے کہا۔

" نہیں۔ خواہ مخواہ کی قتل و غارت بعض اوقات بہت پریشانی کا موجب بن جاتی ہے۔ آؤ ان کی سٹیشن ویگن لے کر چلتے ہیں بعد میں جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... مادام ٹریسی نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

عمران، جولیا اور تنویر سمیت ایک فوجی ہیلی کاپٹر میں سوار تیزی سے دارالحکومت کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اسے چیف کی طرف سے اطلاع مل گئی تھی کہ مجرموں کی جیپ ابھی دارالحکومت نہیں پہنچی اور اسے کٹالی شہر میں چیک کیا گیا ہے اس لئے نعمانی، صدیقی، چوہان اور خاور دارالحکومت سے چار کلومیٹر پہلے واقع چیک پوسٹ پر پہنچ چکے ہیں اس لئے جیسے ہی جیپ وہاں پہنچے گی انہیں کور کر لیا جائے گا۔ اس اطلاع کے ملنے پر عمران نے تنویر اور جولیا کو چیک پوسٹ سے واپس کال کر لیا تھا جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل چونکہ کاہان جا چکے تھے اس لئے ان کی فوری واپسی مشکل تھی اس لئے اس نے انہیں کال کر کے ساری صورت حال بتا دی تھی کہ وہ وہاں سے دارالحکومت پہنچ جائیں اور پھر عمران نے کولی میں موجود فوجی چھاؤنی کے کمانڈر سے رابطہ کیا اور اس طرح انہیں یہ ہیلی کاپٹر مل گیا جس

پر وہ اب دارالحکومت کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ عمران نے فوجی پائلٹ کو بتا دیا تھا کہ اس نے ہیلی کاپٹر دارالحکومت سے پہلے واقع چیک پوسٹ کے قریب اتار کر انہیں ڈراپ کرنا ہے۔

"ہمارے وہاں پہنچنے تک تو وہ لوگ یقیناً وہاں پہنچ چکے ہوں گے"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اگر پہنچ گئے ہوں گے تو کور ہو چکے ہوں گے۔ ویسے مجھے جو اطلاع ملی ہے اس کے بعد شاید وہ ابھی تک نہ پہنچے ہوں"۔ عمران نے جواب دیا تو اس بار جولیا اور تنویر دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیسی اطلاع"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"چیف نے حماقت کی ہے کہ انہیں راستے میں چیک کرایا ہے۔ اس چیکنگ کی اطلاع لازماً انہیں ہو گئی ہو گی اور وہ لوگ ہو سکتا ہے کہ جیپ چھوڑ کر کسی اور ذریعے سے اب دارالحکومت پہنچیں"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو۔ چیف کیسے حماقت کر سکتا ہے نانسنس۔ جو منہ میں آئے بغیر سوچے سمجھے بول دیتے ہو"...... جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"چیف نے آخر کچھ سوچ کر ہی یہ کام کروایا ہو گا"...... تنویر نے کہا۔

"میں نے چیف سے کہا تھا کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا ہے تو

انہوں نے کہا کہ وہ کنفرم کرنا چاہتے تھے کہ کہیں یہ لوگ دارالحکومت میں داخل تو نہیں ہو گئے اس لئے انہوں نے سر سلطان کے ذریعے اعلیٰ پولیس حکام سے کنفرمیشن کرائی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" بات تو ان کی ٹھیک ہے۔ ایسا بھی ہو سکتا تھا پھر تم نے کیوں یہ کہا کہ چیف نے حماقت کی ہے"...... جولیا نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

" یہ لوگ انتہائی ذہین ہیں۔ انہیں معمولی سا شبہ بھی پڑ گیا تو وہ یا تو جیپ بدل لیں گے یا پھر علیحدہ علیحدہ ہو کر دارالحکومت میں داخل ہوں گے اگر انہیں شبہ نہ پڑتا تو پھر وہ اطمینان سے آگے بڑھتے رہتے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کنفرمیشن صرف جیپ کے نمبر سے کی گئی ہو گی۔ انہیں کیا معلوم کہ ان کی کنفرمیشن ہو رہی ہے یا نہیں"...... تنویر نے کہا۔

" اگر ایسا ہوتا تو پھر کوئی مسئلہ نہ تھا۔ جو اطلاع ملی ہے اس کے مطابق کسی قریبی شہر کتالی کے پولیس آفیسر نے جیپ کو ایک ہوٹل کے باہر کھڑے چیک کیا اور پھر اس نے ہوٹل کے اندر جا کر ان لوگوں سے باقاعدہ کنفرم کیا کہ وہ کولی سے ہی آ رہے ہیں اور دارالحکومت جا رہے ہیں۔ ظاہر ہے اس کے بعد وہ احمق ہی ہوں گے کہ پھر بھی اسی جیپ پر سوار ہو کر دارالحکومت پہنچیں گے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ اسے چیف

کی اس کنفرمیشن پر سخت غصہ آ رہا ہے۔

" اس پولیس آفیسر نے واقعی حماقت کی ہے"...... اس بار تنویر نے کہا۔

" اسی لئے تم نے ہیلی کاپٹر کا بندوبست کیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

" ہاں میں چاہتا ہوں کہ وہ چاہے جس انداز میں بھی دارالحکومت میں داخل ہوں ہم ان سے پہلے وہاں پہنچ جائیں"...... عمران نے کہا۔

" پھر تو ہمیں راستے میں بھی چیکنگ کرنی چاہئے تھی"...... جولیا نے کہا۔

" نہیں۔ ہیلی کاپٹر کو مخصوص انداز میں پرواز کرتے دیکھ کر وہ سمجھ جائیں گے کہ انہیں چیک کیا جا رہا ہے اور اس طرح دیر بھی لگے گی جبکہ ہم خاصی تیز رفتاری سے پرواز کر رہے ہیں"...... عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر ہیلی کاپٹر میں اس وقت تک خاموشی رہی جب تک پائلٹ نے ہیلی کاپٹر کی رفتار آہستہ کر کے انہیں بتایا کہ وہ چیک پوسٹ کے قریب اترنے والے ہیں اور تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر ایک کھلی جگہ پر اتر گیا تو عمران، جولیا اور تنویر تینوں نیچے اترے۔ کچھ فاصلے پر سڑک اور چیک پوسٹ موجود تھی۔ عمران نے پائلٹ کو واپس جانے کا کہا اور خود وہ اپنے ساتھیوں سمیت چیک پوسٹ کی طرف بڑھ گیا۔

" عمران صاحب آپ آئے ہیں ہیلی کاپٹر پر"...... عمارت کی سائیڈ

سے نکل کر ان کی طرف بڑھتے ہوئے صدیقی نے کہا۔

"ہاں۔ اس جیپ کا پتہ چلا"...... عمران نے بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

"وہ جیپ ابھی تک نہیں پہنچی۔ ہم اس کے منتظر ہیں"۔ صدیقی نے کہا۔

"تم نے اس جیپ کے علاوہ بھی گاڑیاں چیک کی ہیں یا صرف جیپ کا ہی انتظار کر رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"دوسری گاڑیوں کو چیک کیوں کرنا تھا۔ ہمیں تو چیف نے اس جیپ کو چیک کرنے کا حکم دیا تھا"...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ چیک پوسٹ پر نعمانی، خاور اور چوہان بھی موجود تھے۔

"تم لوگ کار پر آئے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں کیوں۔ مسئلہ کیا ہے۔ آپ بے حد سنجیدہ نظر آ رہے ہیں"۔ صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مسئلہ بڑا گھمبیر ہے۔ بہرحال مجھے چیف سے بات کرنی ہو گی"...... عمران نے کہا اور پھر وہ واپس مڑ کر عقبی سمت علیحدہ جگہ پر آ گیا۔ جولیا بھی اس کے ساتھ ہی وہاں آ گئی۔ عمران نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہوش میں رہ کر چیف سے بات کرنا۔ سمجھے"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"میرا تو دل چاہ رہا ہے کہ جا کر چیف کو گولی مار دوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ اپنی ناکامی کا بہادری سے اعتراف کرو۔ ایسا تو ہوتا ہی رہتا ہے"...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد دوسری طرف سے مخصوص انداز میں جواب دیا گیا۔

"چیف میں اپنے ساتھیوں سمیت دارالحکومت کے قریب چیک پوسٹ پر پہنچ گیا ہوں لیکن وہ جیپ ابھی تک یہاں نہیں پہنچی جبکہ اسے وہاں سے روانہ ہوئے بہرحال اتنی دیر ہو چکی ہے کہ اب تک اسے ہر حالت میں یہاں پہنچ جانا چاہئے تھا اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ لوگ جیپ چھوڑ کر کسی اور گاڑی یا ذریعے سے دارالحکومت میں داخل ہو چکے ہوں گے لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ ان کے حلیے ہمیں معلوم نہیں ہیں۔ آپ نے جس ذریعے سے کنفرمیشن کی تھی کیا اس ذریعے سے رابطے کا کوئی طریقہ ہے تاکہ اس سے ان کے حلیوں کی تفصیل معلوم ہو سکے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ یہ سارا کام سر سلطان کے ذریعے ہوا ہے اور ظاہر ہے سر سلطان نے پولیس کے اعلیٰ حکام کو حکم دیا ہو گا۔ تم ایک دو ممبرز

کو وہاں چھوڑ کر باقی کو دارالحکومت بھجوا دو۔ لازماً یہ لوگ کسی ہوٹل میں ہی ٹھہریں گے۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

" مجھے یقین ہے کہ یہ دارالحکومت پہنچتے ہی فارمولے کو ملک سے باہر نکالنے کی کوشش کریں گے۔ آپ نے کوریئر سروسز اور پوسٹ آفسز کے سلسلے میں تو انتظامات کے احکامات دے دیئے ہوں گے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ وہاں ہر طرف چیکنگ ہو رہی ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" اب یہ بات کیسے کنفرم ہو گی کہ وہ دارالحکومت میں داخل ہوئے ہیں یا نہیں"...... جولیا نے کہا۔

"یہی تو اصل الجھن ہے۔ بہرحال آؤ کچھ کرتے ہیں"...... عمران نے بھی الجھے ہوئے لہجے میں کہا اور واپس چیک پوسٹ کی طرف مڑ گیا۔ پھر اس نے اپنے تمام ساتھیوں کو ایک طرف بلا لیا۔

" سنو۔ میں جولیا کے ساتھ کار لے کر واپس کولی کی طرف جاتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ذہین لوگ یا تو اب تک دارالحکومت میں داخل ہو چکے ہوں گے یا پھر ہو سکتا ہے کہ وہ واپس کولی کی طرف چلے گئے ہوں۔ میں نے کٹالی میں اس پولیس آفیسر سے ملنا ہے جس نے انہیں ہوٹل میں چیک کیا تھا۔ اس طرح ان کے حلیے معلوم ہو

جائیں گے اور سوائے صدیقی کے باقی تمام لوگ دارالحکومت جائیں اور اس ایگل ٹورسٹ کمپنی کے آفس سے معلومات حاصل کریں کیونکہ انہوں نے جیپ اسی کمپنی سے حاصل کی ہے۔ وہاں ان کے کاغذات کی تفصیلات درج ہوں گی اور ان میں سے کسی ایک کا حلیہ بھی معلوم ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد تم لوگوں نے انہیں ہوٹلوں میں بھی چیک کرنا ہے اور خاص طور پر ایئرپورٹ پر چیکنگ کرنی ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ فوری طور پر کسی چارٹرڈ طیارے کے ذریعے یہاں سے نکلنے کی کوشش کریں۔ بہرحال ہمارا رابطہ ٹرانسمیٹر کے ذریعے آپس میں رہے گا۔ صدیقی کے پاس زیرو فائیو ٹرانسمیٹر ہے۔ یہ یہاں آنے والی گاڑیوں کی چیکنگ کرتا رہے گا اور میں اس سے رابطہ کروں گا"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر عمران نے صدیقی سے اس کی کار کی چابی لی اور چند لمحوں بعد وہ اور جولیا کار میں بیٹھے واپس کٹالی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

" اس بار تو عجیب کام ہوا ہے کہ مجرم اپنے مشن میں بھی کامیاب ہو گئے ہیں اور ہمیں ان کے بارے میں سوائے تعداد کے اور کسی بات کا بھی علم نہیں ہو سکا"...... جولیا نے کہا۔

" ہاں۔ یہی اصل الجھن ہے کہ مجرموں کے بارے میں ہمارے پاس کسی قسم کا کوئی کلیو نہیں ہے۔ ایک جیپ سامنے آئی تو اس پولیس آفیسر کی وجہ سے یہ اہم کلیو بھی ختم ہو گیا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر مسلسل

سفر کرتے ہوئے وہ کٹالی شہر پہنچ گئے ۔ عمران نے پولیس آفس کا پتہ پوچھا اور پھر وہ پولیس آفس پہنچ گئے ۔ عمران اور جولیا جب پولیس آفس میں داخل ہوئے تو وہاں انچارج کے کمرے میں ایک غیر ملکی لڑکی اور دو غیر ملکی مرد پریشان حالت میں موجود تھے جبکہ پولیس آفیسر اپنے سپاہیوں کو ہدایات دینے میں مصروف تھا۔

" سپیشل پولیس۔ آپ نے اس جیپ کو چیک کیا تھا جس کے بارے میں دارالحکومت سے آپ کو اطلاع دی گئی تھی"...... عمران نے پولیس آفیسر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس سر"...... پولیس آفیسر نے سپیشل پولیس اور دارالحکومت کے الفاظ سن کر بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" یہ غیر ملکی کیوں پریشان ہیں"...... عمران نے اس لڑکی اور دو آدمیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جن کے چہرے لٹکے ہوئے تھے۔ ان کے لباس بھی مسلے ہوئے تھے اور ان پر خاصی گرد بھی نظر آ رہی تھی۔

"یہاں قریب ہی ایک قدیم ویران عمارت ہے۔ یہ اپنی سٹیشن ویگن پر اسے دیکھنے گئے تو ان پر حملہ کیا گیا اور انہیں بے ہوش کر دیا گیا۔ جب انہیں ہوش آیا تو ان کی سٹیشن ویگن غائب تھی"۔ پولیس آفیسر نے جواب دیا۔

" اوہ۔ کہاں ہے وہ عمارت"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یہاں سے قریب ہی ہے"...... پولیس آفیسر نے جواب دیا۔

"آپ کی سٹیشن ویگن کس ماڈل کی ہے اور اس کا نمبر کیا ہے"۔

عمران نے ایک غیر ملکی سے پوچھا تو وہ چونک پڑا۔

"آپ پولیس آفیسر ہیں"...... غیر ملکی نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ سپیشل پولیس آفیسر"...... عمران نے جواب دیا۔

" وہ جناب ہم سائیڈ روڈ دیکھ کر ادھر مڑ گئے۔ ہمارا خیال تھا کہ یہ سائیڈ روڈ یقیناً کسی میوزیم وغیرہ کی طرف جاتی ہو گی"...... غیر ملکی نے جلدی جلدی بولنا شروع کر دیا۔

" یہ تفصیل کا وقت نہیں ہے محترم آپ مجھے اپنی سٹیشن ویگن کا نمبر، ماڈل اور کلر بتا دیں"...... عمران نے اسے درمیان سے ہی ٹوکتے ہوئے کہا تو اس غیر ملکی نے تفصیلات بتا دیں۔

" آپ نے ان غیر ملکیوں کو چیک کیا تھا۔ ان کے حلیوں کی تفصیل بتائیں"...... عمران نے پولیس آفیسر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" وہ غیر ملکی تھے جناب بس مجھے تو اتنا معلوم ہے۔ تین عورتیں تھیں اور چار مرد"...... پولیس آفیسر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" حلیوں کی تفصیل بتائیں"...... عمرن نے سخت لہجے میں کہا۔

" جناب جیسے غیر ملکیوں کے حلیے ہوتے ہیں ویسے ہی تھے۔ میں کیا تفصیل بتا سکتا ہوں جناب"...... پولیس آفیسر نے اور زیادہ گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ان کی کوئی خاص نشانی مثلاً ان کے چہروں کے نقوش کیسے تھے۔ بال کس ٹائپ کے تھے اور ان کا رنگ کیسا تھا"...... عمران

نے کہا۔

" یہ تو مجھے معلوم نہیں جناب۔ میں نے انہیں اس طرح غور سے تو دیکھا ہی نہ تھا اور ویسے بھی مجھے سب غیر ملکی ایک جیسے ہی لگتے ہیں۔ ایسے ہی تھے جیسے یہ صاحبان ہیں"...... پولیس آفیسر نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر صدیقی کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اسے آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔ پولیس آفیسر عمران کو ٹرانسمیٹر پر بات کرتے دیکھ کر اور زیادہ پریشان نظر آنے لگا تھا جبکہ غیر ملکی حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھ رہے تھے۔

" یس صدیقی بول رہا ہوں۔ اوور"...... چند لمحوں بعد صدیقی کی آواز سنائی دی۔

" صدیقی مجرم ایک سٹیشن ویگن پر بیٹھ کر گئے ہیں۔ اس کا نمبر اور ماڈل میں بتا دیتا ہوں۔ تم بتاؤ کہ کیا یہ سٹیشن ویگن یہاں سے گزری ہے یا نہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا اور اس نے سٹیشن ویگن کا نمبر اور ماڈل وغیرہ کی تفصیلات بتا دیں۔

" ایک منٹ عمران صاحب۔ میں آپ کو خود کال کرتا ہوں۔ میں ایک پوائنٹ چیک کر رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے صدیقی نے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی

رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" اس عمارت میں جس میں آپ کو ہوش آیا کوئی جیپ موجود تھی"...... عمران نے غیر ملکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہمیں تو کوئی جیپ نظر نہیں ائی۔ ہمیں تو وہاں سے پیدل آنا پڑا"...... غیر ملکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پولیس آفیسر صاحب وہ غیر ملکی دشمن ایجنٹ تھے۔ آپ نے ان سے جا کر بات چیت کی تو انہیں معلوم ہو گیا کہ ان کی چیکنگ ہو رہی ہے جس پر انہوں نے یہ واردات کی ہے۔ آپ ان غیر ملکیوں کے ساتھ وہاں جائیں وہاں وہ جیپ لازماً موجود ہو گی"...... عمران نے کہا۔

" ہماری گاڑی کا کیا ہو گا جناب"...... غیر ملکی نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی اور عمران نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو صدیقی کالنگ۔ اوور"...... صدیقی کی آواز سنائی دی۔

" یس علی عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب جس وقت آپ ہیلی کاپٹر پر چیک پوسٹ پر پہنچے تھے اور ہم سب آپ سے باتیں کر رہے تھے اس وقت یہ سٹیشن ویگن وہاں سے کراس کر گئی تھی۔ میں نے آپ کے جانے کے بعد رجسٹر دیکھا تھا تاکہ معلوم کر سکوں کہ کوئی جیپ تو نہیں گزری لیکن

جیپ تو نہیں گزری تھی البتہ چار کاریں، دو ٹرک اور ایک سٹیشن ویگن گزری اس لئے میں مطمئن ہو گیا تھا کیونکہ ہم نے جیپ کو چیک کرنا تھا لیکن اب آپ کے کہنے پر مجھے خیال آیا کہ جو نمبر آپ نے سٹیشن ویگن کا بتایا ہے وہ میری نظروں سے گزرا ہے اس لئے میں نے آپ کو کہا تھا کہ میں چیک کر لوں اور اب میں نے چیک کر لیا ہے۔ اس نمبر کی سٹیشن ویگن دارالحکومت میں داخل ہو چکی ہے۔ اوور"...... صدیقی نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ تم اپنے سب ساتھیوں کو کہہ دو کہ وہ اب اس سٹیشن ویگن کو چیک کریں۔ ہم واپس آرہے ہیں۔ اوور اینڈ آل"۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ کی سٹیشن ویگن دارالحکومت پہنچ چکی ہے۔ لازماً ان لوگوں نے اسے کہیں چھوڑ دینا ہے۔ آپ دارالحکومت پہنچ کر وہاں کسی پولیس آفس رپورٹ کریں پھر وہ آپ کی سٹیشن ویگن تلاش کر لیں گے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے غیر ملکیوں سے کہا اور پھر جولیا کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"مادام چیک پوسٹ کے قریب ایک فوجی ہیلی کاپٹر اتر رہا ہے اور کولی کی طرف سے ہی آیا ہے"...... فورڈ نے کہا۔

"ہاں میں دیکھ رہی ہوں۔ تم خاموشی سے چلتے رہو۔ یہ لوگ جیپ کو چیک کریں گے سٹیشن ویگن کا انہیں معلوم ہی نہ ہو گا"...... مادام ٹریسی نے کہا اور فورڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"وہاں ہمیں اتار کر چیکنگ کی جائے گی۔ کہیں تعداد کی وجہ سے ہم مشکوک نہ سمجھ لئے جائیں"...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے جیکسن نے کہا۔

"اب جو ہو گا دیکھا جائے گا اور جیسے حالات ہوں ویسے ہی ایکشن ہو گا"...... مادام ٹریسی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا اور سٹیشن ویگن میں خاموشی چھا گئی البتہ وہ سب اب چوکنا نظر آ رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد سٹیشن ویگن چیک پوسٹ پر پہنچ گئی لیکن وہاں موجود سپاہی نے صرف اس کا نمبر نوٹ کیا اور پھر انہیں جانے کی

اجازت دے دی اور فورڈ نے ایک جھٹکے سے ویگن آگے بڑھائی اور پھر تیزی سے اسے آگے بڑھائے لئے گیا۔ پھر جب وہ چیک پوسٹ سے کافی فاصلے پر پہنچ گئے تو ان سب کے منہ سے بے اختیار اطمینان بھرے سانس نکل گئے۔

" آپ کی بات درست نکلی مادام"....... فورڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہمارے بچ نکلنے کی اصل وجہ یہی ہے کہ ابھی تک ہمارا عمران اور اس کے ساتھیوں سے روبرو ٹکراؤ نہیں ہوا۔ وہ لوگ سوائے تعداد کے اور کچھ نہیں جانتے ورنہ شاید ہم اتنی آسانی سے اس طرح دارالحکومت نہ پہنچ سکتے"....... مادام ٹریسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اب کیا پروگرام ہے مادام۔ کیا ہم نے اسی رہائش گاہ پر جانا ہے جہاں سے ہم کولی گئے تھے"....... فورڈ نے کہا۔

" ہاں لیکن یہ سٹیشن ویگن ہمیں کہیں ایسی جگہ چھوڑنی ہو گی جہاں سے وہ ہمارا سراغ نہ لگا سکیں"....... مادام ٹریسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" وہ کیوں مادام۔ سٹیشن ویگن کے بارے میں تو وہ کچھ نہیں جانتے"....... جیکسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتی۔ ہو سکتا ہے وہ غیر ملکی جن کی یہ سٹیشن ویگن ہے ہوش میں آکر کسی چیک پوسٹ تک پہنچ چکے

ہوں اور اب اس ویگن کی تلاش شروع ہو چکی ہو"....... مادام ٹریسی نے جواب دیا اور اس بار سب نے اس انداز میں سر ہلا دیئے جیسے وہ مادام ٹریسی کی بات سے پوری طرح متفق ہوں۔

" مادام وہ سامنے درختوں کا ایک جھنڈ نظر آ رہا ہے۔ میرا خیال ہے کہ میں سٹیشن ویگن اس کے اندر لے جا کر چھپا دوں تاکہ یہ فوری طور پر کسی کی نظروں میں نہ آسکے"....... فورڈ نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے تم ہمیں یہاں اتار دو اور پھر ویگن لے جا کر چھپا دو ہم اس دوران اس چوک تک پہنچ جائیں گے۔ وہاں سے ٹیکسیاں مل جائیں گی۔ ہم نے دو دو کر کے علیحدہ علیحدہ ٹیکسیوں میں بیٹھنا ہے اور یہ سب سمجھ لیں کہ کسی نے براہ راست ذیشان کالونی کی کوٹھی پر نہیں پہنچنا کیونکہ ٹیکسی ڈرائیوروں کے ذریعے بھی سراغ لگایا جا سکتا ہے بلکہ ٹیکسیاں بدل کر آپ لوگ جائیں گے اور ذیشان کالونی کے پچھلے چوک پر ٹیکسی چھوڑ کر پیدل آگے جانا ہے لیکن اپنی نگرانی کا بھی خیال رکھنا۔ میں اور ڈیانا اکٹھی جائیں گی اور باقی لوگ دو دو کی حیثیت سے جائیں گے"....... مادام ٹریسی نے کسی سپہ سالار کی طرح باقاعدہ ہدایات دیتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ فورڈ نے کچھ آگے لے جا کر ویگن روک دی تو مادام ٹریسی اپنے ساتھیوں سمیت نیچے اتر آئی۔

" میں فورڈ کے ساتھ جاؤں گی"....... ماریانا نے کہا اور سب نے

اثبات میں سر ہلا دیئے اس لئے سوائے ماریانا کے باقی سب ویگن سے نیچے اتر آئے۔ تھیلے جیکسن اور راجر نے اٹھائے ہوئے تھے۔

"آؤ ڈیانا"....... مادام ٹریسی نے ڈیانا سے کہا اور پیدل چلتی ہوئی آگے بڑھنے لگی۔ ڈیانا تیز تیز قدم اٹھاتی اس کے ساتھ شامل ہو گئی۔

"مادام کیوں نہ ہم پہلے مین مارکیٹ جائیں اور فائل کو کسی کوریئر سروس سے بھجوا دیں"....... ڈیانا نے کہا۔

"نہیں۔ کوریئر سروس کو چیک کرایا جا سکتا ہے۔ میں نے ایک اور طریقہ سوچا ہے"....... مادام ٹریسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ کون سا مادام"....... ڈیانا نے چونک کر پوچھا۔

"فائل بینک کے لاکر میں رکھ دوں گی اور اس کے بعد ہم سیاحوں کی طرح رہیں گے اور سیاحوں کے انداز میں واپس چلے جائیں گے پھر کسی بھی وقت خاموشی سے آ کر لاکر سے فائل حاصل کر کے لے جائیں گے"....... مادام ٹریسی نے جواب دیا۔

"لیکن مادام غیر ملکیوں کو لاکر کیسے دیا جائے گا"....... ڈیانا نے چونک کر کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ یہاں ایسی پرائیویٹ لاکرز کمپنیاں موجود ہیں جو غیر ملکیوں اور سیاحوں کو بھی لاکرز الاٹ کرتی ہیں۔ میں نے پہلے ہی اس بارے میں معلومات حاصل کر رکھی ہیں"۔ مادام ٹریسی نے کہا اور ڈیانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران جولیا کے ساتھ صدیقی کی کار میں واپس دارالحکومت پہنچا تو وہ سیدھا ایگل ٹورسٹ کمپنی کے آفس پہنچ گیا۔

"آؤ جولیا مجھے یقین ہے کہ یہاں سے اس گروپ کے بارے میں معلومات مل جائیں گی"....... عمران نے کار روکتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں کمپنی کے آفس میں داخل ہوئے۔ خاصا بڑا آفس تھا اور آفس کا رکھ رکھاؤ دیکھ کر ہی اندازہ ہو جاتا تھا کہ کمپنی خاصی وسیع پیمانے پر کام کر رہی ہے۔

"یس سر"....... استقبالیہ کاؤنٹر پر کھڑی لڑکی نے عمران اور جولیا کے قریب پہنچنے پر پوچھا۔

"آپ لوگ ٹورسٹ کو جیپیں وغیرہ بھی مہیا کرتے ہیں" عمران نے پوچھا۔

"یس سر۔ اس کے لئے آپ کو ٹرانسپورٹ شعبے کے مینجر سے ملنا

ہو گا۔ بائیں ہاتھ پر آخری کمرہ۔ مسٹر رضوان مینجر ہیں"...... استقبالیہ لڑکی نے جواب دیا تو عمران سر ہلاتا ہوا اس آفس کی طرف بڑھ گیا جس کی نشاندہی اس لڑکی نے کی تھی۔ آفس میں ایک نوجوان موجود تھا۔

"یس سر میرا نام رضوان ہے اور میں ٹرانسپورٹ شعبے کا انچارج ہوں"...... نوجوان نے ان کے اندر داخل ہوتے ہی ان کے استقبال کے لئے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہمارا تعلق سپیشل پولیس سے ہے۔ میرا نام علی عمران ہے اور یہ مس جولیا ہیں"...... عمران نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو مینجر بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ یس سر۔ حکم سر۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... مینجر کا لہجہ سپاٹ ہو گیا تھا۔ پہلے وہ شاید انہیں گاہک سمجھ کر کاروباری اخلاق برت رہا تھا۔

"آپ کی کمپنی کی ایک جیپ کی ہمیں تلاش ہے"...... عمران نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تلاش کا کیا مطلب ہوا جناب"...... مینجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں آپ کو اس کا نمبر بتا دیتا ہوں۔ آپ مجھے چیک کر کے بتائیں کہ آپ نے یہ جیپ کس کے نام بک کی ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے جیپ کا نمبر بتا دیا۔

"کیا آپ اپنا کارڈ دکھائیں گے جناب۔ دراصل یہ ہمارا بزنس سیکرٹ ہوتا ہے"...... مینجر نے قدرے ہچکچاتے ہوئے کہا اور عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک کارڈ نکالا اور اسے کھول کر مینجر کے سامنے رکھ دیا۔ سپیشل پولیس کا کارڈ وہ سب ہمیشہ جیبوں میں رکھتے تھے کیونکہ اکثر اس کی ضرورت پڑ جاتی تھی۔

"یس سر۔ ٹھیک ہے میں چیک کرتا ہوں"...... مینجر نے کارڈ دیکھتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران نے کارڈ بند کر کے اسے واپس جیب میں رکھ لیا۔ مینجر نے اٹھ کر ایک الماری کھولی اور اس میں سے ایک کارڈ نکالا اور عمران کے سامنے رکھ دیا۔

"مسٹر فورڈ کے نام پر بک ہوئی ہے جناب۔ اس پر ان کا فون نمبر اور پتہ بھی درج ہے"...... مینجر نے کہا تو عمران نے کارڈ اٹھایا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ کارڈ پر نام و رہائشی پتہ اور فون نمبر بھی درج تھا۔

"کیا آپ نے ان صاحب کے کاغذات چیک کئے تھے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ میں نے کاغذات چیک کئے تھے۔ ان کا نام یہی تھا اور ان کے پاس انٹرنیشنل ٹورسٹ کارڈ بھی تھا۔ انہوں نے جیپ کی پوری قیمت بھی ادا کر دی تھی۔ اب جب وہ جیپ واپس کریں گے تو کرایہ کاٹ کر باقی رقم انہیں ادا کر دی جائے گی"...... مینجر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اس پتے کو کنفرم کیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ اس کی ہم نے کبھی ضرورت ہی نہیں سمجھی۔ ویسے بھی یہ کوٹھی نیشنل اسٹیٹ ایجنسی والوں کی ہے۔ پہلے ہماری تھی۔ ہم نے انہیں فروخت کر دی ہے اور وہ بھی سیاحوں کو ہی کوٹھی دیتے ہیں"۔ مینجر نے جواب دیا۔

"فون دکھائیں مجھے۔ میں چیک کرتا ہوں"...... عمران نے کہا تو مینجر نے فون اٹھا کر اس کے سامنے رکھ دیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور کارڈ پر لکھا ہوا فون نمبر دیکھ کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن دوسری طرف دیر تک گھنٹی بجتی رہی لیکن کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"ان صاحب کا حلیہ کیا ہے"...... عمران نے مینجر سے پوچھا تو مینجر نے حلیہ بتا دیا۔

"کیا آپ نے ان کے پاسپورٹ پر ان کی تصویر دیکھی تھی"۔ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ پاسپورٹ پر ان صاحب کی ہی تصویر تھی لیکن آپ یہ سب کیوں پوچھ رہے ہیں جناب"...... مینجر نے کہا۔

"آپ کی جیپ ملک کے خلاف ایک بہت بڑے جرم میں استعمال کی گئی ہے اور اسے حاصل کرنے والے غیر ملکی ایجنٹ ہیں اور ہمیں ان کی تلاش ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ لیکن جناب وہ تو سیاح تھے"...... مینجر نے حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔

"سیاحوں کے روپ میں ہی ایسے کام کئے جاتے ہیں۔ آپ نے پاسپورٹ پر ان کے ملک کا پتہ تو دیکھا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں دیکھا تھا۔ ایکریمیا کے دارالحکومت ولنگٹن کا پتہ تھا۔ پتہ مجھے یاد نہیں ہے"...... مینجر نے جواب دیا۔

"نیشنل اسٹیٹ ایجنسی کا آفس کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی سارگ روڈ پر ہے"...... مینجر نے جواب دیا۔

"اوکے شکریہ"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور مینجر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد عمران جولیا کے ساتھ آفس سے باہر آ گیا۔

"باقاعدہ پلاننگ کے تحت کام کیا گیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں ظاہر ہے وہ ایجنٹ ہیں۔ انہوں نے سب کام سیاح بن کر ہی کیا ہو گا۔ بہرحال ایک آدمی کا حلیہ تو سامنے آ گیا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن وہ میک اپ بھی تو کر سکتے ہیں یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان کے پاس ڈبل پاسپورٹ ہوں"...... جولیا نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ سب کچھ ہو سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور کار سٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی۔

"اب کہاں جانا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"نیشنل اسٹیٹ ایجنسی کے آفس۔ ہو سکتا ہے کہ وہاں ان کے بارے میں مزید کوئی تفصیل مل جائے"...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دور جا کر اس نے کار ایک پبلک فون بوتھ کے قریب روک دی۔

"میں چیف کو اس فورڈ کا حلیہ بتا دوں تاکہ وہ باقی ممبرز کو اس کی تلاش کا حکم دے دیں"...... عمران نے کہا اور جولیا کے سر ہلانے پر وہ کار سے اترا اور پبلک فون بوتھ میں داخل ہو کر اس نے جیب سے کارڈ نکالا اور کارڈ فون پیس میں داخل کر کے اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں جناب"...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے کناٹی شہر کے پولیس آفس جانے سے لے کر ایگل ٹورسٹ کمپنی میں پہنچنے اور وہاں ہونے والی ساری بات چیت کے بارے میں تفصیل بتا دی اور ساتھ ہی اس نے مینجر سے معلوم کیا ہوا فورڈ کا حلیہ بھی تفصیل سے بتا دیا۔

"ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے مختصر سا جواب دیا گیا تو عمران نے رسیور رکھا اور کارڈ نکال کر جیب میں ڈالتے ہوئے وہ فون بوتھ سے نکلا اور کار میں آ کر بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"کیا ہونا تھا۔ میں نے ساری تفصیل بتا دی تو تمہارے چیف

نے کہا ٹھیک ہے اور رابطہ ختم کر دیا۔ نہ شاباش نہ حوصلہ افزائی۔ کنجوسی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔ زبان ہلانے میں بھی کنجوسی۔ حد ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"چیف ذمہ دار آدمی ہے تمہاری طرح زبان دراز نہیں ہے"۔ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اگر تمہارا نظریہ درست تسلیم کر لیا جائے تو پھر تو خواتین سب سے غیر ذمہ دار جنس ہوئی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"تمہارے مقابلے میں تو خواتین خواہ مخواہ بدنام ہیں"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مقابلہ۔ توبہ توبہ۔ اور وہ بھی خواتین سے۔ ایسا تو سوچنا ہی محال ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"خواتین کے لئے یا تمہارے لئے"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران اس کے اس خوبصورت فقرے پر بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر تھوڑی دیر بعد کار نیشنل اسٹیٹ ایجنسی کے آفس کے سامنے پہنچ گئی تو عمران نے کار روک دی اور وہ دونوں نیچے اتر کر آفس میں داخل ہوئے اور سیدھے مینجر کے کمرے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"یس سر"...... مینجر نے اٹھ کر ان کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

"ہمارا تعلق سپیشل پولیس سے ہے"...... عمران نے جیب سے کارڈ نکال کر مینجر کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس سر۔ حکم سر"...... مینجر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران نے کارڈ اٹھا کر واپس جیب میں رکھ لیا۔

"آپ کی ایک کوٹھی روشن کالونی میں ہے۔ کوٹھی نمبر اٹھائیس اے بلاک۔ وہ آپ نے کسے کرایے پر دی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ایک منٹ مجھے ریکارڈ دیکھنا ہوگا"...... مینجر نے کہا اور پھر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر کسی کو کوٹھیوں کا ریکارڈ لے آنے کا کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے جناب"...... مینجر نے رسیور رکھ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم ڈیوٹی پر ہیں"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور مینجر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ہاتھ میں ایک بڑا سا رجسٹر اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے رجسٹر مینجر کے سامنے رکھ دیا۔

"ٹھیک ہے تم جاؤ"...... مینجر نے کہا اور نوجوان خاموشی سے واپس چلا گیا۔ مینجر نے رجسٹر کھولا اور اس کے ورق الٹتا رہا پھر اس نے رجسٹر اٹھا کر عمران کے سامنے رکھ دیا۔

"یہ دیکھئے جناب مسٹر فورڈ کے نام بکنگ ہوئی ہے"...... مینجر نے کہا تو عمران نے دیکھا رجسٹر پر واقعی فورڈ کا نام درج تھا اور تاریخ بھی وہی تھی جس تاریخ کو جیپ بک کرائی گئی تھی۔

"کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ انہوں نے اس کے علاوہ اور کوئی کوٹھی بھی بک کرائی ہو"...... عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ صرف یہی کوٹھی ان کے نام بک ہے"...... مینجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور کتنی کوٹھیاں غیر ملکیوں کے نام بک ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"اس کالونی میں تو ہمارے پاس صرف یہی ایک کوٹھی ہے جناب"...... مینجر نے جواب دیا۔

"دارالحکومت کی بات کر رہا ہوں"...... عمران نے پوچھا تو مینجر نے ایک بار پھر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور کسی کو ہدایات دینی شروع کر دیں۔ تھوڑی دیر بعد وہی نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک اور رجسٹر تھا۔ اس نے رجسٹر مؤدبانہ انداز میں مینجر کے سامنے رکھا اور پھر خاموشی سے واپس چلا گیا۔

"اٹھارہ کوٹھیاں بک ہیں جناب۔ یہ دیکھیں ہم ہر ماہ فہرست تیار کرتے ہیں اور یہ اسی ماہ کی فہرست ہے"...... مینجر نے رجسٹر کھول کر اس کا ایک صفحہ دیکھتے ہوئے کہا اور پھر رجسٹر اٹھا کر عمران کے سامنے کر دیا۔ اس پر واقعی کوٹھیوں کے نمبر، کالونی کا نام اور اس کے آگے بک کرانے والوں کے نام درج تھے۔ عمران لسٹ کو غور سے دیکھتا رہا لیکن اس فہرست میں فورڈ کے نام سے صرف وہی ایک کوٹھی درج تھی۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے

رجسٹر بند کر دیا۔

" آپ کے علاوہ یہاں غیر ملکیوں کو یہ سروس فراہم کرنے والے اور کتنے ادارے ہیں "...... عمران نے پوچھا۔

" جی بے شمار ہیں۔ تقریباً چالیس سے زیادہ ہی ہوں گے لیکن مسئلہ کیا ہے جناب۔ مجھے بتائیں شاید میں آپ کا مسئلہ حل کر سکوں "...... مینجر نے کہا۔

" آپ کی یہ کوٹھی ملک دشمن ایجنٹوں نے حاصل کی ہے۔ ایگل ٹورسٹ کمپنی سے انہوں نے ایک جیپ حاصل کی ہے اور پھر وہ اس جیپ پر کولی گئے ہیں۔ وہاں انہوں نے قومی سلامتی کا ایک انتہائی اہم راز حاصل کیا ہے۔ پھر انہوں نے جیپ وہیں چھوڑ کر دوسرے غیر ملکیوں سے سٹیشن ویگن حاصل کی ہے اور دارالحکومت میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اگر یہ راز ملک سے باہر چلا گیا تو ملک کی سلامتی انتہائی خطرے میں پڑ جائے گی "...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ایک منٹ پلیز۔ مجھے ایک منٹ سوچنے دیں۔ میرے ذہن میں ایک اہم پوائنٹ موجود ہے لیکن واضح نہیں ہو رہا "...... مینجر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

" اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے مجھے یاد آگیا۔ میں آپ سے چند لمحے پہلے آفس آیا ہوں۔ ایک ضروری ملاقات کے سلسلے میں مجھے رائل روڈ

پہنچنا تھا اور میں نے رائل روڈ کے چوک پر ایک ٹیکسی سے ان صاحب کو جنہوں نے یہ کوٹھی حاصل کی ہے ایک غیر ملکی خاتون کے ساتھ اترتے ہوئے دیکھا تھا۔ مجھے یاد آگیا ہے "...... مینجر نے یکلخت آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

" یہ کب کی بات ہے "...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" ڈیڑھ گھنٹہ پہلے کی جناب۔ میں اس وقت جا رہا تھا کہ اچانک میری نظر ان پر پڑی۔ چونکہ ان فورڈ صاحب نے ہم سے کوٹھی بغیر کسی ضمانت کے کوٹھی کی پوری قیمت بطور سیکورٹی رکھوا کر لی تھی جبکہ ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ سیاح اتنی بڑی رقم جمع کرا دیں اس لئے مجھے ان کا چہرہ اچھی طرح یاد رہا تھا "...... مینجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کے ساتھ جو عورت تھی اس کا حلیہ آپ بتا سکتے ہیں "۔ عمران نے پوچھا۔

" جی نہیں۔ میں نے انہیں غور سے دیکھا ہی نہیں۔ میری کار تیزی سے انہیں کراس کر گئی بس میں نے اتنا ہی دیکھا تھا کہ وہ ایک غیر ملکی خاتون تھی "...... مینجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے "...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ مینجر بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ عمران نے اس سے مصافحہ کیا اور پھر وہ اور جولیا دروازے کی طرف مڑ گئے۔

" کوئی واضح بات سامنے نہیں آ رہی "...... جولیا نے کار میں بیٹھتے

ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر عمران کار لے کر وہاں سے سیدھا رائل روڈ کے پہلے چوک پر پہنچ گیا۔ اس نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ ایک بک سٹال کی طرف بڑھ گیا جس کے ساتھ ہی ٹیکسی سٹینڈ موجود تھا۔

"جی صاحب"...... بک سٹال پر کھڑے ہوئے نوجوان نے کہا۔

"ہمارا تعلق سپیشل پولیس سے ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ فرمایئے سر"...... نوجوان نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم ایک اہم ملکی معاملے کے سلسلے میں ایک غیر ملکی سیاح جوڑے کو ٹریس کر رہے ہیں جن سے ہمیں انتہائی مفید معلومات مل سکتی ہیں۔ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ اب سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ پہلے یہ غیر ملکی جوڑا یہاں ٹیکسی سے اترا تھا۔ اب ہم نے معلوم کرنا ہے کہ وہ کہاں گئے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فورڈ کا حلیہ تفصیل سے بتا دیا۔

"اوہ ہاں جناب میں بتا سکتا ہوں کیونکہ اس آدمی نے مجھ سے شہر کا تفصیلی نقشہ طلب کیا تھا جو میں نے اسے دیا تو پھر وہ ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھ گیا تھا۔ اس وقت احمد خان کی ہی ٹیکسی یہاں موجود تھی۔ وہ اس پر بیٹھ کر چلے گئے تھے"...... نوجوان نے جواب دیا۔

"احمد خان کی ٹیکسی اب کہاں ملے گی۔ اس کا نمبر کیا ہے"۔

عمران نے پوچھا۔

"وہ تو اب نجانے کب یہاں آئے گا البتہ اس کی ٹیکسی کا نمبر بتا دیتا ہوں"...... نوجوان نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نمبر بتا دیا۔

"کیا کسی ذریعے سے اس احمد خان کو فوری طور پر ٹریس کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو نوجوان نے گھڑی دیکھی اور پھر چونک پڑا۔

"اوہ جی ہاں اس وقت احمد خان لازماً احمد روڈ پر واقع ہوٹل عالمگیر میں موجود ہو گا۔ وہ شوگر کا مریض ہے اور چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے وہ اس وقت کھانا ضرور کھاتا ہے اور ہمیشہ عالمگیر ہوٹل سے ہی کھاتا ہے کیونکہ وہ اس کے لئے خصوصی کھانا تیار کراتے ہیں۔ عالمگیر خان احمد خان کا بڑا بھائی ہے"...... نوجوان نے کہا۔

"شکریہ۔ اگر احمد خان یہاں آئے تو آپ نے اسے یہیں روکنا ہے۔ آپ کے پاس فون تو ہو گا"...... عمران نے کہا اور نوجوان نے ایک نمبر بتا دیا۔

"یہ نمبر ساتھ والی دکان کا ہے۔ وہ مجھے بلا لے گا جناب"۔ نوجوان نے نمبر بتاتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تیزی سے مڑ کر واپس کار کی طرف بڑھ گیا۔ اس دوران جولیا کار میں ہی بیٹھی رہی تھی۔

"کچھ پتہ چلا"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ایک ٹیکسی ڈرائیور کے بارے میں معلوم ہوا ہے۔اس نے اس جوڑے کو یہاں سے پک کیا ہے اور وہ احمد روڈ پر واقع عالمگیر ہوٹل میں اس وقت کھانا کھاتا ہے"...... عمران نے کار سٹارٹ کرتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سرہلا دیا۔احمد روڈ پر عالمگیر ہوٹل ایک چھوٹا سا ہوٹل تھا۔عمران نے کار سائیڈ پر روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوٹل میں داخل ہو گیا۔ہوٹل کے ہال نما کمرے میں موجود تمام کرسیاں تقریباً بھری ہوئی تھیں اور وہاں عام متوسط طبقے کے لوگ ہی کھانا کھانے میں مصروف تھے۔عمران نے ایک نظر ہال پر ڈالی اور پھر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"مجھے احمد خان ٹیکسی ڈرائیور سے ملنا ہے"...... عمران نے کاؤنٹر پر کھڑے ایک ادھیڑ عمر آدمی سے کہا۔

"اوہ کیوں جناب۔خیریت"...... ادھیڑ عمر آدمی نے چونک کر حیرت اور قدرے خوف بھرے لہجے میں کہا کیونکہ وہ عمران کی وجاہت دیکھ کر ہی سمجھ گیا تھا کہ احمد خان سے کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے۔

"ہم نے اس سے ایک مسافر جوڑے کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں۔میرا تعلق سپیشل پولیس سے ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی وہ میرا چھوٹا بھائی ہے۔ادھر علیحدہ کمرے میں کھانا کھا رہا ہے۔آئیے میرے ساتھ"...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے کہا اور پھر وہ

کاؤنٹر سے نکل کر سائیڈ پر موجود ایک راہداری کی طرف بڑھ گیا جن میں کمروں کے دروازے تھے۔پھر وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں داخل ہوئے جہاں ایک آدمی کرسی پر بیٹھا چائے پینے میں مصروف تھا۔

"احمد خان یہ صاحب تم سے ملنے آئے ہیں۔انہیں کسی غیر ملکی جوڑے کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں۔ان کا تعلق سپیشل پولیس سے ہے"...... ادھیڑ عمر کاؤنٹر مین نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا تو احمد خان اٹھ کھڑا ہوا۔اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں احمد خان۔میں نے صرف معلومات حاصل کرنی ہیں۔یہ انتہائی اہم ملکی سلامتی کا معاملہ ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ تم درست جواب دو گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی صاحب ضرور جناب"...... احمد خان نے عمران کی بات سن کر اور اس کی مسکراہٹ دیکھ کر قدرے مطمئن لہجے میں کہا۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے جناب"...... کاؤنٹر مین نے کہا۔

"شکریہ۔میں اس وقت ڈیوٹی پر ہوں"...... عمران نے کہا اور میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔احمد خان بھی دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

"تم نے رائل روڈ کے پہلے چوک سے ایک غیر ملکی جوڑے کو

پک کیا ہے۔ اب سے تقریباً دو گھنٹے پہلے۔ تم نے اسے کہاں ڈراپ کیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

" اوہ جی ہاں جناب میں نے انہیں ذیشان کالونی کے پہلے چوک پر ڈراپ کیا تھا۔ میں نے ان سے پوچھا تھا کہ وہ جس کوٹھی میں جانا چاہتے ہیں میں انہیں وہیں ڈراپ کر دیتا ہوں لیکن انہوں نے کہا کہ وہ کسی کوٹھی میں نہیں جانا چاہتے اس لئے انہیں یہیں کسی سے ملاقات کرنی ہے"...... احمد خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پھر تم نے دیکھا کہ وہ کہاں گئے۔ کیا وہ کالونی کے اندر گئے یا کسی اور طرف"...... عمران نے پوچھا۔

" جی وہاں سے سواری چونکہ نہیں ملتی اس لئے میں نے ٹیکسی واپس موڑ لی تھی البتہ میں نے انہیں ایک طرف بنے ہوئے ریستوران کی طرف جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ ماڈل ریستوران کی طرف"...... احمد خان نے جواب دیا۔

" اس عورت کا حلیہ کیا تھا اور اس نے کیسا لباس پہنا ہوا تھا"...... عمران نے کہا تو احمد خان ہچکچانے لگا۔

" ہچکچانے کی ضرورت نہیں ہے مجھے معلوم ہے کہ ٹیکسی ڈرائیور غیر ملکی عورتوں کا نفسیاتی طور پر بغور جائزہ لیتے ہیں اور یہ نفسیاتی مسئلہ ہے اس میں کوئی برائی نہیں ہوتی"...... عمران نے کہا تو احمد خان کھسیانی سی ہنسی ہنس پڑا۔

" آپ کی بات درست ہے جناب۔ واقعی ہمارا کوئی برا مقصد

نہیں ہوتا"...... احمد خان نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے حلیے اور لباس کے متعلق بتا دیا۔

" اور اس غیر ملکی آدمی نے کیسا لباس پہنا ہوا تھا"...... عمران نے پوچھا تو احمد خان نے اس آدمی فورڈ کے لباس کی تفصیل بتا دی۔

" شکریہ"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار ذیشان کالونی کے چوک کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ذیشان کالونی کے پہلے چوک پر پہنچ کر عمران نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور اس بار جولیا بھی اس کے ساتھ ہی نیچے اتر آئی اور وہ دونوں ریستوران کی طرف بڑھ گئے لیکن ریستوران کے کاؤنٹر مین نے انہیں بتایا کہ اس حلیے اور لباس کا کوئی غیر ملکی جوڑا ریستوران میں نہیں آیا تو عمران سمجھ گیا کہ انہوں نے ٹیکسی ڈرائیور کو ڈاج دینے کے لئے ایسا کیا ہو گا کیونکہ کاؤنٹر مین کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔ چنانچہ وہ دونوں ریستوران سے باہر آ گئے۔ پھر عمران نے ادھر ادھر موجود مختلف دکانداروں سے ان کے بارے میں پوچھ گچھ شروع کی لیکن کوئی نہ بتا سکا۔

" آؤ جولیا اس کالونی کا راؤنڈ لگائیں۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ یہ لوگ یہیں کہیں رہائش پذیر ہیں"...... عمران نے کہا۔

" لیکن راؤنڈ لگانے سے کیسے پتہ چل سکے گا"...... جولیا نے کہا۔

" آؤ تو سہی۔ بعض اوقات اتفاقاً بھی بہت کچھ ہو جاتا ہے"۔ عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سرہلا دیا اور تھوڑی دیر بعد ان کی کار

آہستہ آہستہ چلتی ہوئی پوری کالونی میں گھومتی رہی لیکن ظاہر ہے اب فورڈ اور اس کی ساتھی عورت سڑک پر تو کھڑے انہیں نہ مل سکتے تھے اس لئے پوری کالونی کا راؤنڈ لگانے کے باوجود جب کچھ معلوم نہ ہو سکا تو عمران نے کار واپس چوک کی طرف موڑی اور پھر وہ جیسے ہی اس ریستوران کے قریب پہنچے جہاں سے انہوں نے پہلے معلومات حاصل کی تھیں ایک ٹیکسی ان کے قریب سے گزری اور عمران کی نظریں اس ٹیکسی کی عقبی سیٹ پر پڑیں اس پر دو غیر ملکی عورتیں موجود تھیں۔ ان میں سے ایک کا چہرہ دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ یہ چہرہ اس کے ذہن میں موجود تھا لیکن اسے یاد نہ آرہا تھا۔

" یہ ٹیکسی ابھی واپس آئے گی۔ اس میں غیر ملکی عورتیں سوار تھیں "...... عمران نے جولیا سے کہا اور پھر کار سے اتر کر وہ سڑک کے کنارے جا کر کھڑا ہو گیا اور پھر تقریباً تیس منٹ بعد ہی ٹیکسی اسے واپس آتی دکھائی دی۔ عمران نے اسے ہاتھ دیا تو ٹیکسی ڈرائیور نے ٹیکسی اس کے قریب لا کر روک دی۔

" میرا تعلق سپیشل پولیس سے ہے۔ تم نے ابھی دو غیر ملکی خواتین کو کالونی میں ڈراپ کیا ہے کس کوٹھی پر ڈراپ کیا ہے "۔ عمران نے کہا۔

"جی کوٹھی نمبر بیس اے بلاک جناب "...... ٹیکسی ڈرائیور نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے سپیشل پولیس کا نام سن کر اس کا خوفزدہ ہونا فطری بات تھی۔

" کہاں سے پک کیا تھا انہیں "...... عمران نے پوچھا۔

"جی سکندریہ روڈ پر ورلڈ لاکرز کے سامنے سے جناب "...... ٹیکسی ڈرائیور نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا وہ لاکرز آفس سے نکلی تھیں "...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں جناب "...... ٹیکسی ڈرائیور نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ شکریہ تم اب جا سکتے ہو "...... عمران نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور نے جلدی سے گاڑی آگے بڑھا دی۔ ورلڈ لاکرز کا سن کر عمران کے ذہن میں بے اختیار گھنٹیاں سی بجنے لگی تھیں۔ وہ تیزی سے مڑا اور کار کی طرف بڑھ گیا۔ کار میں بیٹھ کر اس نے ڈیش بورڈ کھولا اور اس کے اندر موجود سپیشل ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا اور پھر اس پر چیف کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

" ہیلو ہیلو علی عمران کالنگ۔ اوور "...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس۔ چیف اٹنڈنگ یو۔ اوور "...... چند لمحوں بعد چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

" جناب میں نے کسی حد تک ان لوگوں کا کھوج لگا لیا ہے۔ میں اس وقت ذیشان کالونی کے پہلے چوک پر موجود ہوں۔ اوور "۔ عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" کیا تفصیل ہے۔ اوور "...... چیف نے سرد لہجے میں پوچھا تو عمران نے شروع سے اب تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ یہ دونوں غیر ملکی عورتیں بھی اسی گروپ کی ہیں اور انہوں نے فائل لاکر میں رکھی ہے۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

"یس سر۔ یہ دونوں بھی ایکریمی ہیں اور فورڈ اور اس کی ساتھی عورت بھی اس کالونی میں ہی پہنچی ہیں اور لاکر واقعی انتہائی محفوظ جگہ ہے۔ ان میں سے ایک عورت کا چہرہ میرے لاشعور میں موجود ہے۔ فی الحال تو یاد نہیں آرہا اس لئے میں پہلے لاکر چیک کرنا چاہتا ہوں۔ آپ سر سلطان کے ذریعے ورلڈ لاکرز کے مینجر سے میرا تعارف کرائیں اور ذیشان کالونی کی کوٹھی نمبر بیس اے بلاک کی نگرانی کرائیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"جولیا تمہارے ساتھ ہے۔ اوور"...... چیف نے پوچھا۔

"یس سر۔ اوور"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسے یہیں ڈراپ کر جاؤ۔ وہ دوسرے ممبرز کے پہنچنے تک اس کوٹھی کی نگرانی کرے۔ اوور اینڈ آل"...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس ڈیش بورڈ میں رکھ دیا۔

"میں تمہیں اس کوٹھی کے قریب ڈراپ کر دیتا ہوں"۔ عمران نے کار سٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تم جاؤ میں خود چلی جاؤں گی۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کوئی نگرانی کا سلسلہ بنا رکھا ہو اس لئے وہ کار دیکھ کر چونک پڑیں

گے"...... جولیا نے کہا اور دروازہ کھول کر نیچے اتر گئی تو عمران نے کار کو واپس موڑا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ تقریباً نصف گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد وہ ورلڈ لاکرز کمپنی کی چار منزلہ عمارت کے سامنے پہنچ گیا۔ اس نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر وہ نیچے اتر کر عمارت کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ مینجر کے آفس میں موجود تھا۔ سر سلطان کا فون آچکا تھا اس لئے جیسے ہی مینجر نے عمران کا نام سنا وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آیئے جناب خوش آمدید۔ میں تو کافی دیر سے آپ کی آمد کی منتظر تھا جناب"...... ادھیڑ عمر مینجر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"آپ کا نام کیا ہے"...... عمران نے مصافحہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"جی میرا نام اسلم رضا ہے"...... مینجر نے جواب دیا۔

"تو اسلم رضا صاحب سیکرٹری خارجہ کے فون سے آپ نے اندازہ تو لگا لیا ہو گا کہ معاملہ کس قدر اہم ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ آپ مکمل تعاون کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ آپ حکم فرمائیں اور ہاں آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... مینجر نے کہا۔

"کچھ نہیں۔ میں ڈیوٹی پر ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ان دو غیر ملکی عورتوں کا مختصر سا حلیہ اور ان کے لباس کے بارے میں بتا دیا۔ چونکہ عمران نے صرف انہیں ایک نظر دیکھا تھا اس لئے وہ تفصیل تو نہ بتا سکتا تھا البتہ اس نے جو کچھ ایک

نظر میں دیکھا تھا وہ بتا دیا۔

"جی ہاں یہ دو غیر ملکی ٹورسٹ خواتین آئی تھیں۔ وہ ہماری کمپنی میں سپیشل لاکرز حاصل کرنا چاہتی تھیں۔ انہوں نے تفصیلات معلوم کیں اور پھر واپس چلی گئیں"...... اسلم رضا نے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ کیا انہوں نے لاکر نہیں لیا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جی نہیں۔ کیونکہ میں نے انہیں بتایا تھا کہ قانون کے تحت انہیں لاکر کے حصول کے لئے کسی مقامی آدمی کی ضمانت دینی ہو گی لیکن وہ نقد رقم بطور سیکورٹی دینے پر اصرار کرتی رہیں لیکن چونکہ قانونی مجبوری تھی اس لئے میں نے انکار کر دیا اور وہ واپس چلی گئیں"...... اسلم رضا نے جواب دیا۔

"یہاں اس سڑک پر اور کتنی لاکرز کمپنیاں ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"اس روڈ پر تو صرف ہماری ہی کمپنی ہے جناب۔ البتہ دو اور پرائیویٹ کمپنیاں ہیں لیکن ان کے آفس مختلف علاقوں میں ہیں"۔ اسلم رضا نے جواب دیا۔

"کیا آپ کنفرم ہیں کہ انہوں نے کوئی لاکر حاصل نہیں کیا"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ آپ چاہیں تو ہمارا آج کا ریکارڈ چیک کر سکتے ہیں"...... اسلم رضا نے کہا۔

"انہوں نے اپنے کاغذات تو دکھائے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں لیکن صرف کاغذات کی بنا پر چونکہ انہیں لاکر الاٹ نہیں کیا جا سکتا تھا اس لئے میں نے کاغذات دیکھ کر انہیں واپس کر دیئے تھے۔ ویسے ان کے پاس انٹرنیشنل ٹورسٹ کارڈ بھی تھے۔ پہلے ہم ایسے کارڈ رکھ کر بھی لاکرز الاٹ کر دیا کرتے تھے لیکن اب قانوناً مقامی ضمانت کی ضرورت ہوتی ہے"...... اسلم رضا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر رقم ادا کر دی جائے تو کیا آپ مقامی افراد کی ضمانت کا بندوبست خود نہیں کر سکتے"...... عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ ہم قطعاً کوئی غیر قانونی کام نہیں کرتے"...... اسلم رضا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کاغذات کی رو سے ان کے نام کیا تھے اور ان کے پتے وغیرہ کیا تھے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ایک خاتون کا نام ٹریسی تھا اور وہی بات کرتی رہی۔ اس کا پتہ ناراک ایکریمیا کا تھا۔ دوسری خاتون کا نام ڈیانا تھا۔ ان کا پتہ بھی ناراک کا تھا البتہ تفصیل مجھے یاد نہیں ہے"...... اسلم رضا نے جواب دیا اور عمران ٹریسی کا نام سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ اسے یاد آ گیا تھا کہ ٹریسی ایکریمیا کی ایک سیکرٹ ایجنسی کے چیف رابرٹ کی عورت تھی اور وہ اس سے کئی بار مل چکا تھا۔

"اوکے شکریہ"...... عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار ایک بار پھر روشن کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ وہ اب فوری طور پر اس ٹریسی سے ملنا چاہتا تھا۔ روشن کالونی پہنچ کر جب وہ کوٹھی نمبر بیس بلاک اے پہنچا تو وہاں صدیقی اور نعمانی دونوں جولیا کے ساتھ موجود تھے۔

"تم یہاں اس طرح کھڑے ہو جیسے کوٹھی کا سودا کر رہے ہو"۔ عمران نے کار سے اتر کر ان کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب کوٹھی تو خالی پڑی ہے اور اس کی اندرونی حالت بتا رہی ہے کہ کوٹھی طویل عرصے سے خالی ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ ہمیں ڈاج دے گئیں۔ ویری بیڈ"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہاں لاکرز کمپنی میں کیا ہوا"...... جولیا نے پوچھا۔

"وہ صرف معلومات کر کے واپس آ گئی ہیں اور چونکہ ٹیکسی ڈرائیور نے بتایا تھا کہ وہ انہیں وہاں سے پک کر کے سیدھا یہاں لے آیا تھا اس لئے ظاہر ہے وہ کسی اور لاکرز کمپنی میں بھی نہیں گئیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن میرا خیال ہے کہ وہ یہاں قریب ہی کسی کوٹھی میں موجود ہوں گی لیکن مسئلہ یہ ہے کہ انہیں ٹریس کیسے کیا جائے"...... جولیا

نے کہا۔

"ڈھنڈورا پیٹا جائے اور کیا کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو صدیقی اور نعمانی بے اختیار ہنس پڑے۔

"ڈھنڈورا۔ کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ شاید اس نے یہ لفظ ہی پہلی بار سنا تھا۔

"پرانے زمانے میں کسی کو تلاش کرنے کے لئے ڈھول بجا بجا کر اعلان کیا جاتا تھا۔ اسے ڈھنڈورا پیٹنا کہتے ہیں"...... صدیقی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو اس بار جولیا بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

"اب کیا کیا جائے۔ کس طرح انہیں تلاش کیا جائے"...... جولیا نے کہا۔

"وہ بہرحال اس کالونی میں موجود ہیں اور ظاہر ہے انہیں یہ معلوم نہیں ہے کہ ہم انہیں چیک کر رہے ہیں اس لئے تم اس کالونی کے تمام باہر جانے والے راستوں پر پہرہ دو۔ فورڈ اور اس کی ساتھی عورت کا حلیہ ٹیکسی ڈرائیور نے بتا دیا ہے جبکہ ٹریسی کا حلیہ میں تمہیں بتا دیتا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فورڈ، اس کی ساتھی عورت اور ٹریسی کا حلیہ اور ان کے لباسوں کی تفصیل بھی بتا دی تاکہ صدیقی اور نعمانی بھی جولیا کے ساتھ اس سے آگاہ ہو جائیں۔

"اور آپ اب کہاں جائیں گے"...... صدیقی نے کہا۔

"فی الحال تو میں یہاں سے ٹیکسی پر اپنے فلیٹ جاؤں گا۔ وہاں

سے کار لے کر میں ایئرپورٹ جاؤں گا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ لوگ بہرحال ایئرپورٹ پہنچیں گے"...... عمران نے کہا۔

"آپ میری کار لے جائیں۔ میرے پاس نعمانی کی کار ہے"۔ صدیقی نے کہا۔

"تمہاری کار چلا چلا کر تو میں تھک گیا ہوں۔ نیک بخت اتنی ہے کہ سارا دن مارا مارا پھرنے کے باوجود معمولی سا کلیو بھی نہیں مل سکا۔ ایک میری کار ہے کہ جہاں پہنچتی ہے وہاں کلیو ہاتھ باندھے قطار بنائے کھڑے ہوتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا سمیت سب بے اختیار ہنس پڑے۔

مادام ٹریسی ڈیانا کے ساتھ ٹیکسی کی عقبی سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ پھر ٹیکسی جیسے ہی ذیشان کالونی کے پہلے چوک سے کالونی کے اندر داخل ہوئی مادام ٹریسی بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا ہوا"...... ڈیانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن مادام ٹریسی نے آنکھ کے اشارے سے اسے خاموش رہنے کے لئے کہا۔

"آپ نے کہاں جانا ہے مادام"...... ٹیکسی ڈرائیور نے عقبی شیشے سے انہیں دیکھتے ہوئے کہا۔

"کوٹھی نمبر بیس اے بلاک"...... مادام ٹریسی نے جواب دیا تو ڈیانا ایک بار پھر چونک پڑی کیونکہ مادام ٹریسی نے کوٹھی کا نمبر غلط بتایا تھا۔ ان کی رہائش گاہ تو کوٹھی نمبر اکتیس میں تھی لیکن مادام ٹریسی نے ایک بار پھر اسے آنکھ سے اشارہ کر کے خاموش رہنے کا کہا تو ڈیانا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر حیرت اور

الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک کافی بڑی کوٹھی کے بند پھاٹک کے سامنے پہنچ کر رک گئی تو مادام ٹریسی نیچے اتری۔ اس کے اترتے ہی ڈیانا بھی نیچے اتر آئی اور پھر مادام ٹریسی نے ڈرائیور کو کرایہ اور ٹپ دی اور کوٹھی کے پھاٹک کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ ڈیانا اس کے پیچھے تھی۔ ٹیکسی ڈرائیور نے ٹیکسی موڑی اور پھر واپس جانے لگا۔ جب وہ کافی دور چلا گیا تو مادام ٹریسی تیزی سے مڑی۔

"آؤ ڈیانا۔ آؤ جلدی کرو"...... مادام ٹریسی نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا اور پھر وہ اس کوٹھی کی سائیڈ گلی میں داخل ہو گئی۔ ڈیانا بھی تیز تیز قدم اٹھاتی اس کے پیچھے تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک لمبا چکر کاٹ کر کوٹھی نمبر اکتیس اے بلاک کے پھاٹک کے سامنے پہنچ گئیں۔ مادام ٹریسی نے سائیڈ پھاٹک کو دھکیلا تو وہ کھلتا چلا گیا۔ مادام ٹریسی نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر ڈیانا کو اپنے پیچھے آنے کا کہہ کر وہ تیزی سے اندر داخل ہو گئی۔ اس کے پیچھے ڈیانا بھی اندر داخل ہو گئی۔

"پھاٹک بند کر دو ڈیانا"...... مادام ٹریسی نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی عمارت کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اسی لمحے برآمدے میں فورڈ نظر آیا۔ وہ شاید پھاٹک کھلنے اور بند ہونے کی آواز سن کر باہر آیا تھا۔

"سب ساتھی پہنچ گئے ہیں"...... مادام ٹریسی نے قریب پہنچ کر

بے چین سے لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ بس آپ کا اور ڈیانا کا انتظار تھا"...... فورڈ نے جواب دیا تو مادام ٹریسی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر بڑے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے سارے ساتھی اسی بڑے کمرے میں موجود تھے۔

"فائل ٹھکانے لگ گئی ہے مادام"...... ماریانا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ میرے پاس موجود ہے"...... مادام ٹریسی نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"لیکن آپ اور ڈیانا نے تو بہت دیر لگائی ہے۔ ہم تو سمجھ رہے تھے کہ آپ فائل کو ٹھکانے لگانے میں مصروف ہیں"...... جیکسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا پروگرام تو تھا کہ اسے کسی لاکر میں رکھ کر ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں اور پھر کسی بھی وقت واپس آکر خاموشی سے فائل لے جائیں لیکن لاکرز کمپنی میں غیر ملکیوں کے لئے لاکرز کے حصول کے قانون میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔ اب وہ کسی مقامی آدمی یا ادارے کی ضمانت طلب کرتے ہیں اور یہ کام میرے نظریے کے خلاف ہے کیونکہ مقامی آدمی کو عمران اور اس کے ساتھی آسانی سے ٹریس کر کے فائل واپس حاصل کر سکتے ہیں۔ ہمیں دیر اس لئے ہو گئی ہے کہ ہم پہلے ایک لاکرز کمپنی گئے۔ وہاں جب اس قانون کا علم

ہوا تو میں نے پلان بدل دیا اور پھر ہم اسلحہ مارکیٹ پہنچے اور وہاں سے میں نے ایسا اسلحہ منتخب کیا جس کی مدد سے ہم اس لیبارٹری کو تباہ کر سکتے ہیں اور یہ اسلحہ میں نے کولی پہنچانے کا آرڈر دے دیا۔ اس کے بعد ہم ایک اور لاکرز کمپنی گئے۔ وہاں سے ورلڈ لاکرز کمپنی گئے لیکن سب جگہ یہی قانون آڑے آتا تھا اس لئے وہاں سے ٹیکسی پر بیٹھ کر ہم سیدھے یہاں آ گئے"...... مادام ٹریسی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو کیا اب ہم دوبارہ کولی جائیں گے"...... اس بار راجر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"پہلے تو میرا خیال تھا کہ ہم کولی پہنچ کر وہاں سے اسلحے کے سمگلروں کے ذریعے ہمسایہ ملک آران چلے جائیں گے اور آران سے ہم اطمینان سے ایکریمیا جا سکتے ہیں لیکن اب یہاں اس کالونی میں داخل ہوتے ہی میں نے جو کچھ دیکھا ہے اس کے بعد میں نے فوری طور پر ایک اور پلان بنا لیا ہے اور اب ہم اس اسلحے کو وہاں لیبارٹری پر استعمال کریں گے"...... مادام ٹریسی نے کہا۔

"مادام میرے خیال میں آپ خود ذہنی طور پر الجھ چکی ہیں اس لئے کبھی کوئی بات کرتی ہیں اور کبھی کوئی"...... ماریانا نے کہا تو مادام ٹریسی بے اختیار ہنس پڑی۔

"تمہیں واقعی میری باتیں الجھی ہوئی محسوس ہو رہی ہوں گی لیکن میری کامیابی کا اصل راز اسی میں ہے کہ میں حالات اور واقعات کے

مطابق اپنی پلاننگ تبدیل کرتی رہتی ہوں۔ اس کالونی میں داخل ہونے سے پہلے میری پلاننگ دوسری تھی لیکن یہاں داخل ہوتے ہی حالات و واقعات کے مطابق میں نے اپنی پلاننگ تبدیل کر دی ہے"...... مادام ٹریسی نے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ کیوں آپ نے ایسا کیا ہے"...... ماریانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ڈیانا کے ساتھ ٹیکسی میں بیٹھ کر واپس آ رہی تھی۔ جب ہماری ٹیکسی ذیشان کالونی میں داخل ہوئی تو میں نے چوک پر عمران کو ایک کار سے اترتے ہوئے دیکھا۔ اس کی نظریں مجھ پر پڑیں لیکن اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ فوری طور پر مجھے نہیں پہچان سکا اور اس کو یہاں دیکھ کر میں سمجھ گئی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے بہرحال ہماری رہائش گاہ کا پتہ اور اس کالونی کا پتہ چلا لیا ہے حالانکہ ہم نے ڈاج دینے کے لئے فورڈ کے ذریعے جیپ کے ساتھ ساتھ ذیشان کالونی کی کوٹھی بک کر رکھی تھی۔ اس کے باوجود وہ یہاں پہنچ گئے۔ میں نے ٹیکسی کوٹھی نمبر بیس کے سامنے رکوا دی۔ کوٹھی نمبر بیس کے بارے میں مجھے معلوم تھا کہ وہ خالی پڑی ہوئی ہے کیونکہ جب یہ موجودہ کوٹھی میں نے حاصل کی تھی تو اس کے ساتھ مجھے کوٹھی نمبر بیس بھی دکھائی گئی تھی لیکن میں نے اس کی بجائے یہ کوٹھی پسند کی تھی اور ان لوگوں کے یہاں تک پہنچ جانے کا مطلب ہے کہ یہ لوگ انتہائی تیزی سے کام کر رہے ہیں اور کسی بھی وقت

یہ لوگ یہاں پہنچ سکتے ہیں اس لئے اب میں نے فوری طور پر نئی پلاننگ بنا لی ہے۔ اس نئی پلاننگ کے مطابق ہم سب میک اپ کر کے یہاں سے دو دو کے گروپ میں ایئرپورٹ جائیں گے اور وہاں سے کولی چلے جائیں گے۔ چونکہ یہ سب لوگ یہاں دارالحکومت پہنچ چکے ہیں اس لئے کولی اب انتہائی محفوظ جگہ ہے۔ ہم وہاں کولی میں اپنا باقی ماندہ مشن مکمل کریں گے اور پھر آران چلے جائیں گے۔ جب تک عمران اور اس کے ساتھی لیبارٹری کی تباہی کا سن کر کولی پہنچیں گے ہم اس وقت تک آران پہنچ جائیں گے اور پھر وہاں سے آسانی سے ایکریمیا پہنچ جائیں گے۔ اس طرح عمران اور اس کے ساتھی ہمیں یہیں دارالحکومت میں ہی تلاش کرتے رہ جائیں گے۔ ان کے ذہن میں یہ تصور بھی نہ ہو گا کہ ہم کولی بھی جا سکتے ہیں"...... مادام ٹریسی نے تفصیل سے اپنا نیا پلان بتاتے ہوئے کہا اور سب کے چہروں پر مادام ٹریسی کے لئے تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

"مادام آپ کو اسی لئے کراؤن ایجنسی کا دماغ کہا جاتا ہے۔ آپ کی ذہانت واقعی حیرت انگیز ہے"...... جیکسن نے کہا۔

"ہمارا مقابلہ انتہائی ذہین اور شاطر آدمی سے ہے اس لئے اس کے مقابلے میں ذہانت کا استعمال ہی کام آ سکتا ہے اور اب تک ہم اس لئے کامیاب ہیں کہ ہم نے ذہانت سے کام لیا ہے۔ بہرحال اب کاغذات کا دوسرا سیٹ نکالو اور سب ان کاغذات کے مطابق اپنے میک اپ کریں گے، لباس تبدیل کریں گے اور موجودہ کاغذات کو

جلا دیا جائے گا اور پھر یہاں سے تمام سامان اٹھا کر عقبی راستے سے ہم نکل جائیں گے۔ فوری حرکت میں آ جاؤ کیونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے اگر ہمیں یہاں ٹریس کر لیا تو پھر ہم پھنس جائیں گے"...... مادام ٹریسی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"مادام انہوں نے کیسے یہاں کا سراغ لگایا ہو گا"...... جیکب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس بات کو چھوڑو۔ سراغ لگانے کے سینکڑوں راستے ہو سکتے ہیں۔ تم جلد از جلد یہاں سے نکلنے کی کرو"...... مادام ٹریسی نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"عمران صاحب اس بار تو مجرم کسی صورت ٹریس ہی نہیں ہو پا رہے"...... بلیک زیرو نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اس بار ہمارا واسطہ کسی مافوق الفطرت ایجنٹ سے پڑ گیا ہے یا پھر مجرموں نے سلیمانی ٹوپیاں پہن لی ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کی دوسری بات زیادہ مناسب ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ذیشان کالونی کے بارے میں تازہ ترین رپورٹ کیا ہے"۔

عمران نے چند لمحوں بعد پوچھا۔

"فی الحال تو ناکامی ہی سامنے آئی ہے۔ ویسے آپ نے ایئرپورٹ سے جو ہدایات دی تھیں اس کے مطابق میں نے سر سلطان کے ذریعے ورلڈ لاکرز کمپنی کے علاوہ باقی تمام لاکرز کمپنیوں سے بھی معلومات حاصل کی ہیں۔ دو عورتیں جن میں سے ایک کا نام ٹریسی اور ایک کا ڈیانا ہے وہ اور لاکرز کمپنیوں میں بھی گئی تھیں لیکن مقامی ضمانت کے قانون کا سن کر وہ صرف معلومات حاصل کر کے واپس چلی گئیں۔ انہوں نے کہیں بھی لاکر حاصل نہیں کیا"۔ بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سمجھ میں نہیں آ رہا کہ آخر یہ لوگ کہاں غائب ہو گئے ہیں۔ کسی کوریئر سروس سے بھی انہوں نے فارمولا بک نہیں کرایا اور خود بھی غائب ہیں"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس ٹائیگر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر میں تمہیں دو عورتوں اور ایک مرد کا حلیہ بتاتا ہوں۔ یہ تینوں ایکریمی ہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی

اس نے تینوں کا حلیہ بتا دیا۔

" باس یہ وہی گروپ ہے جس نے کولی میں واردات کی ہے۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

" ہاں۔ ان کے بارے میں صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ یہ روشن کالونی میں پہنچے ہیں۔ اس کے بعد غائب ہو گئے ہیں۔ انہوں نے فارمولے کو ملک سے باہر بھیجنے کے لئے لازماً کسی مقامی گروپ کی امداد حاصل کی ہو گی۔ ایسے گروپ کی جو ایکریمین سے کسی نہ کسی انداز میں تعلق رکھتا ہو گا۔ تم ایسے آدمیوں سے معلومات حاصل کرو۔ ہو سکتا ہے ان کے بارے میں کہیں سے کوئی کلیو مل جائے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" باس جن عورتوں کا آپ نے حلیہ بتایا ہے اس میں جو عورت ٹریسی ہے اسے میں نے اسلحے کی خفیہ مارکیٹ میں ایک دکان سے نکلتے ہوئے دیکھا تھا۔ یہ دکان ایک سرحدی سمگلر احمد خان کی ہے۔ یہ سمگلر آران سے اسلحہ سمگل کر کے اسے کولی کے راستے ہی دارالحکومت لے آتا ہے۔ میں وہاں سے گزر رہا تھا کہ میں نے اس عورت کو باہر آتے دیکھا تھا۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

" وہاں تو کئی غیر ملکی عورتیں آتی جاتی رہتی ہوں گی۔ پھر تم نے اس کو خصوصی طور سے کیوں مارک کیا۔ اوور"...... عمران کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا تھا۔

" باس اس عورت نے ہاتھ میں غیر ملکی کرنسی کی بھاری مالیت

کھلے عام پکڑی ہوئی تھی اور وہ باہر نکلتے ہوئے اسے اپنے ہینڈ بیگ میں رکھ رہی تھی حالانکہ یہ علاقہ جس قدر خطرناک ہے وہاں ایسا کام کرنے والا مرد بھی دوسرا سانس نہیں لے سکتا جبکہ یہ عورت بھی تھی اور غیر ملکی بھی اس لئے میں یہ بات دیکھ کر حیران بھی ہوا تھا اور مجھے افسوس بھی ہوا تھا کہ یہ عورت اپنی اس حماقت کی وجہ سے ماری جائے گی لیکن ظاہر ہے میرا اس سے کوئی تعلق نہ تھا اس لئے میں صرف افسوس کرتا ہوا آگے چلا گیا تھا۔ اب آپ نے جو حلیہ بتایا ہے تو مجھے یہ ساری تفصیل یاد آ گئی ہے۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم اس وقت کہاں موجود ہو۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

" میں رائل کلب کے باہر موجود ہوں۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" تم اس خصوصی اسلحہ مارکیٹ کے پہلے چوک پر پہنچو میں وہیں آ رہا ہوں۔ پھر اس سمگلر سے بات ہو گی۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" اب وہ اپنے مشن میں تو کامیاب ہو چکی ہے۔ اب اسے اسلحے کی کیا ضرورت ہے"...... بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" ضروری نہیں ہے کہ وہ وہاں سے اسلحہ لینے گئی ہو۔ وہ اس سمگلر کے ذریعے آران کی سرحد بھی تو کراس کر سکتی ہے لیکن یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی کہ ٹریسی تو ایک عام عورت تھی وہ کیسے

ایجنٹ بن گئی۔ وہ سرخ جلد والی ڈائری اٹھاؤ"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی دراز سے سرخ جلد والی ضخیم ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے اسے کھولا اور پھر اس کی ورق گردانی شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ایک صفحے کو غور سے دیکھا اور پھر ڈائری اٹھا کر میز پر رکھی اور ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر اس کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رین بو کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ اور زبان ایکریمی تھی اس لئے بلیک زیرو سمجھ گیا کہ عمران نے براہ راست ایکریمیا کال کی ہے۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ رین بو کلب کے مالک رابرٹ کا دوست۔ یہ تو مجھے معلوم ہے کہ رابرٹ کا انتقال ہو چکا ہے اب اس کلب کا مالک کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی رابرٹ کا بھائی آرنلڈ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا۔ میری اس سے بات کراؤ وہ مجھے اچھی طرح جانتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو آرنلڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"آرنلڈ میں علی عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ عمران صاحب آپ۔ خیریت۔ کیسے اتنے طویل عرصے بعد آپ نے کال کی ہے"...... دوسری طرف سے چونکے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"آرنلڈ تمہیں تو معلوم ہے کہ تمہارے بھائی رابرٹ کی عورت ٹریسی ہوتی تھی۔ میری بھی کئی بار رابرٹ کے ساتھ اس سے ملاقاتیں ہو چکی ہیں۔ ان دنوں وہ کہاں ہے اور کیا کر رہی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ٹریسی۔ اوہ کیوں آپ کو اس کا خیال کیسے آگیا"...... آرنلڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے پاکیشیا میں دیکھا گیا ہے اور یہ اطلاعات ملی ہیں کہ وہ کسی جرم میں ملوث ہے۔ کیا اس نے رابرٹ کی موت کے بعد جرائم کی راہ اپنا لی ہے"...... عمران نے کہا۔

"جرائم۔ نہیں عمران صاحب وہ سرکاری ایجنٹ ہے۔ ایکریمیا کی ایک انتہائی خفیہ ایجنسی ہے کراؤن ایجنسی وہ اس کے ایک سیکشن کی سربراہ ہے اور اسے کراؤن ایجنسی کا دماغ کہا جاتا ہے۔ رابرٹ کی وجہ سے میری اس سے خاصی دوستی ہے اور اکثر اس سے ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں اس لئے مجھے معلوم ہے"...... آرنلڈ نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ تو یہ بات ہے۔ کیا تمہیں اس کراؤن ایجنسی کے بارے میں مزید معلومات حاصل ہیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ یہ بھی ٹریسی نے ہی مجھے بتایا تھا اس لئے مجھے معلوم ہے

اور گو اس نے مجھے سختی سے منع کر دیا تھا کہ میں کسی کو یہ بات نہ بتاؤں کیونکہ کراؤن ایجنسی ٹاپ سیکرٹ ایجنسی ہے لیکن آپ کی رابرٹ سے دوستی دیکھتے ہوئے میں نے آپ کو بتا دیا ہے لیکن پلیز آپ میرا نام سامنے نہیں لائیں گے"...... آرنلڈ نے کہا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اس وقت وہ بے خیالی میں بات کر گیا ہے لیکن اب پچھتا رہا ہے۔

"تم بے فکر رہو۔ تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو۔ تمہارا نام کہیں اور کسی سطح پر سامنے نہیں آئے گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"...... آرنلڈ نے کہا تو عمران نے بھی شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

"اب بات واضح ہوئی ہے کہ یہ ٹریسی ہی ہے جس نے یہ فارمولا حاصل کیا ہے اور اس نے واقعی انتہائی ذہانت سے کام کیا ہے۔ اگر اسے کراؤن ایجنسی کا دماغ کہا جاتا ہے تو غلط نہیں کہا جاتا۔ بہر حال اب میں اسے کور کر لوں گا"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی بلیک زیرو بھی احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم اپنے طور پر اس کراؤن ایجنسی کے بارے میں معلومات حاصل کرو۔ ہو سکتا ہے کہ مجھے ان لوگوں کے پیچھے ایکریمیا جانا پڑے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا اور عمران مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے اس مارکیٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جہاں خفیہ طور پر اسلحہ فروخت کیا جاتا تھا۔ مارکیٹ کے پہلے چوک میں جا کر عمران نے کار ایک طرف بنی ہوئی خصوصی پارکنگ میں روکی اور پھر وہ نیچے اترا تو اسی لمحے ایک طرف سے ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھنے لگا۔

"باس میں یہاں کافی دیر سے آیا ہوا ہوں اور میں نے معلوم کر لیا ہے کہ احمد خان اپنی دکان میں موجود ہے"...... ٹائیگر نے قریب آ کر کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"کیا وہ تمہیں جانتا ہے"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے پوچھا۔

"جی ہاں وہ چونکہ اسلحے کا سمگلر ہے اور زیر زمین دنیا میں اسلحہ کی سپلائی کرتا ہے اس لئے زیر زمین دنیا کے تمام بڑوں سے اس کے خاصے گہرے تعلقات ہیں اور اسی حوالے سے میری بھی کئی بار اس سے ملاقات ہو چکی ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ اسلحہ وہ کیا صرف آران کی سرحد سے ہی سمگل کرتا ہے یا دوسرے ممالک سے بھی اس کے رابطے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"سنا تو یہی ہے کہ اس کا سارا کاروبار آران کے راستے ہی ہوتا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کافی بڑی دکان میں داخل ہوئے۔ دکان میں بظاہر کمبل اور جیکٹس وغیرہ کا کاروبار ہوتا تھا۔ ایک طرف

بڑے سے کاؤنٹر کے پیچھے ایک بڑی بڑی مونچھوں والا ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔

"یہی مونچھوں والا احمد خان ہے"...... دکان میں داخل ہوتے ہی ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوہ ٹائیگر تم۔ خیریت اور یہ صاحب کون ہیں"...... احمد خان نے انہیں اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"یہ میرے باس ہیں علی عمران صاحب اور عمران صاحب یہ احمد خان ہیں"...... ٹائیگر نے تعارف کی رسم ادا کرتے ہوئے کہا۔

"باس اوہ۔ لیکن میں نے تو پہلے کبھی انہیں نہیں دیکھا۔ بہرحال خوش آمدید جناب"...... احمد خان نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"وہ کیا محاورہ ہے کہ ایک بار دیکھا دوسری بار دیکھنے کی تمنا ہے لیکن مجھے ایک بار دیکھنے کے بعد دوسری بار دیکھنے کی تمنا نہیں رہتی احمد خان صاحب"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو احمد خان بے اختیار ہنس پڑا لیکن اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اسے عمران کی اس گہری بات کی سمجھ نہیں آئی اور وہ صرف آداب میزبانی کے طور پر ہنسا ہے۔

"جی فرمائیے میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... احمد خان نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا یہاں کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں اطمینان سے کسی بڑے سودے کی بات کی جاسکے"...... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا

اور احمد خان نے سودے کی بات سن کر بے اختیار ٹائیگر کی طرف دیکھا۔

"باس کو میں خصوصی طور پر تمہارے پاس لے کر آیا ہوں۔ واقعی بڑا سودا ہے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو احمد خان کا چہرہ چمک اٹھا۔ اس نے اپنے ملازم کو آواز دے کر اسے دکان کا خیال رکھنے کا کہا اور پھر وہ کاؤنٹر سے باہر آ گیا۔

"آئیے جناب"...... احمد خان نے کہا اور پھر وہ انہیں لئے عقبی طرف ایک خاصے بڑے کمرے میں آ گیا۔ یہ کمرہ آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا۔

"اب حکم کیجئے جناب۔ احمد خان کو آپ کی خدمت کر کے بے حد خوشی ہو گی"...... احمد خان نے خالصتاً کاروباری لہجے میں کہا۔

"ایک ایکریمی لڑکی ہے۔ اس کا نام ٹریسی ہے۔ اس کا حلیہ میں بتا دیتا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریسی کا حلیہ بتا دیا۔ احمد خان کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ لڑکی یہاں تمہاری دکان میں آئی اور میں نے صرف یہ معلوم کرنا ہے کہ وہ کس لئے آئی تھی"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ یہاں تو بے شمار غیر ملکی آتے جاتے رہتے ہیں۔ مرد بھی اور عورتیں بھی اور مجھے تو قطعی یاد نہیں ہے۔ مگر

آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ آپ کا اس لڑکی سے کیا تعلق ہے"۔ احمد خان کا لہجہ بھی یکلخت بدل گیا تھا۔

"میرا تعلق سپیشل پولیس سے ہے اور میں یہاں ٹائیگر کی وجہ سے آیا ہوں ورنہ تمہیں ہیڈ کوارٹر بھی بلوایا جا سکتا تھا"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"سپیشل پولیس۔ تو ٹائیگر کا تعلق سپیشل پولیس سے ہے"۔ احمد خان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا تعلق ہے یا نہیں تم اپنی بات کرو احمد خان اور یہ سن لو کہ یہ قومی سلامتی کا معاملہ ہے اس لئے اگر مگر یا جواب نہ دینے کا مطلب ملک سے غداری تصور کیا جائے گا۔ سمگلنگ ایک جرم ضرور ہے لیکن غداری کے مقابلے میں انتہائی حقیر جرم ہے اس لئے تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم نے اس لڑکی ٹریسی سے جو ڈیل کی ہے وہ بتا دو"۔ عمران نے اسی طرح سرد اور خشک لہجے میں کہا۔

"جناب ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ نہ میں سمگلنگ کرتا ہوں اور نہ ہی میری کسی غیر ملکی سے کوئی ڈیل ہوئی ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ آپ ہیڈ کوارٹر والی دھمکی کسی اور کو دیں۔ میرا نام احمد خان ہے۔ میں نے صرف ٹائیگر کی وجہ سے آپ سے اتنی بات بھی کر لی ہے ورنہ احمد خان سے تو لوگ بات کرنے کے لئے ترس جاتے ہیں اور اب آپ جا سکتے ہیں۔ آپ سے جو ہو سکتا ہے وہ کر لیں"۔ احمد خان نے انتہائی بگڑے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے

سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"او کے ٹھیک ہے اگر تمہارا جواب یہی ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ اب تم سے کسی اور انداز میں بات ہو گی"...... عمران نے بھی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"احمد خان حماقت مت کرو اور جو کچھ عمران صاحب پوچھ رہے ہیں وہ بتا دو اسی میں تمہاری بھلائی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میں اپنا برا بھلا خود اچھی طرح جانتا ہوں۔ مجھے مشورہ دینے کی ضرورت نہیں ہے"...... احمد خان نے اور زیادہ بگڑے ہوئے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے کمرہ تھپڑ کی زوردار آواز کے ساتھ ہی احمد خان کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما تھا اور احمد خان گال پر پڑنے والا بھرپور تھپڑ کھا کر چیختا ہوا اچھل کر نیچے جا گرا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے تیزی سے موڑ دیا۔ اٹھتے ہوئے احمد خان کا جسم ایک جھٹکے سے نیچے جا گرا۔ اس کا چہرہ یکلخت انتہائی حد تک بگڑ گیا اور منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں جبکہ ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے آفس کا دروازہ کھول کر باہر چلا گیا تھا۔

"بولو کیا ڈیل ہوئی ہے۔ بولو"...... عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ۔ مجھے چھوڑ دو۔ مجھے چھوڑ،، احمد خان کے منہ سے رک رک کر الفاظ نکل رہے تھے۔

"بولو ورنہ"...... عمران نے پیر کو اور زیادہ موڑتے ہوئے کہا اور احمد خان کی حالت ایک بار پھر خراب ہونے لگ گئی تو عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑ لیا۔

"بولو ورنہ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ اسلحہ اور سرحد کراس کرنے کی ڈیل ہوئی ہے"۔ احمد خان کے منہ سے اس انداز میں الفاظ نکلنے لگے جیسے وہ لاشعوری کیفیت میں بول رہا ہوں اور عمران نے پیر ہٹایا اور جھک کر اسے گردن سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر سائیڈ کے صوفے پر پھینک دیا۔ احمد خان لمبے لمبے سانس لینے لگا۔ اس کی حالت واقعی انتہائی خستہ ہو رہی تھی۔ چند لمحوں بعد اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن مسلنا شروع کر دی۔ اسی لمحے ٹائیگر واپس آ گیا۔

"میں نے باہر موجود آدمی کو بے ہوش کر کے دکان بند کر دی ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"بولو احمد خان۔ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ جو کچھ سچ ہے وہ بتا دو ورنہ ملکی سلامتی کے پیش نظر تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ بھی علیحدہ کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں بتا دیتا ہوں۔ نجانے تم نے مجھے کس عذاب میں ڈال دیا تھا۔ میں بتاتا ہوں۔ یہ عورت میرے پاس آئی۔ اس نے مجھے بتایا کہ اسے میرا نام کولی کے کسی آدمی نے بتایا تھا۔ اس نے مجھے خصوصی اسلحہ کی لسٹ دی اور مجھے کہا کہ اسے یہ اسلحہ کولی میں

چاہئے۔ اس کے علاوہ اس نے مجھے کہا کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت کولی سے آران سمگل ہو کر جانا چاہتی ہے۔ میں نے اسے ٹالنے کے لئے بہت بڑی رقم بتا دی لیکن اس عورت نے مجھے میری طلب کردہ رقم سے بھی زیادہ نقد رقم دے دی اور ساتھ یہ کہا کہ اس کے پاس بہت رقم ہے وہ مجھے آران پہنچ کر یہ ساری رقم دے دے گی۔ میں اسے دکان کے دروازے تک چھوڑنے گیا تو اس نے مجھے ہینڈ بیگ سے انتہائی بھاری رقم کی گڈیاں نکال کر دکھائیں اور مجھے کہا کہ میں یہ ساری رقم حاصل کر سکتا ہوں اگر میں اسے اور اس کے ساتھیوں کو آران پہنچا دوں۔ میں نے وعدہ کر لیا اور وہ چلی گئی"...... احمد خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ۔ کون سا اسلحہ ہے اور کہاں پہنچانا ہے اور تم نے انہیں کہاں سے لے کر آران کر سرحد کراس کرانی ہے اور کس طرح ساری تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"اس نے کولی میں ٹورسٹ ویلج کی رہائش گاہ نمبر بارہ میں اسلحہ پہنچانے کا کہا تھا۔ کولی میں میرے آدمی موجود ہیں اس لئے میں نے فون پر انہیں اسلحے کے بارے میں بھی تفصیل بتا دی اور اسلحہ پہنچانے کا بھی کہہ دیا۔ اس عورت نے کہا تھا کہ اس نے اپنے چھ ساتھیوں سمیت آران جانا ہے۔ اس کے ساتھیوں میں اس کے ساتھ دو عورتیں اور چار مرد ہیں اور یہ سب ایکریمی سیاح ہیں۔ چنانچہ میں نے یہاں سے فون کر کے اس کا انتظام کر دیا۔ کولی میں ایک ہوٹل

ریڈ سٹار ہے۔ اس کا ملک اعظم خان ہے۔ اعظم خان میرا بھائی اور کاروباری شریک ہے۔ آران سے اسلحہ سمگل کرنے کا سارا کام اعظم خان کرتا ہے۔ میں نے اعظم خان کو فون پر ہدایات دے دیں اور اس عورت کو بتا دیا کہ وہ جب چاہے ریڈ سٹار ہوٹل پہنچ کر اعظم خان سے مل کر میرا نام لے تو اعظم خان انہیں ایک خاص جیپ میں سوار کرا کر آسانی سے آران پہنچا دے گا۔ وہ یہ کام کرتا رہتا ہے اور اس کے رابطے انتہائی گہرے ہیں۔ اس کا مال اور اس کی جیپیں اور ٹرک چیک نہیں کئے جاتے"...... احمد خان نے کہا۔

"اعظم خان کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے کہا تو احمد خان نے نمبر بتا دیا۔

"یہاں سے کولی کا کوڈ نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو احمد خان نے کوڈ نمبر بتا دیا۔

"میں یہ نمبر ملاتا ہوں تم اعظم خان سے بات کرو اور اس سے معلوم کرو کہ کیا اس عورت کو اسلحہ سپلائی کر دیا گیا ہے یا نہیں اور یہ عورت اور اس کے ساتھی ابھی کولی میں ہیں یا آران جا چکے ہیں"...... عمران نے کہا تو احمد خان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ریڈ سٹار ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی تو عمران نے رسیور صوفے پر بیٹھے ہوئے احمد خان کے ہاتھ

میں دے دیا۔ لاؤڈر کا بٹن وہ پہلے ہی پریس کر چکا تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز بخوبی سنائی دے رہی تھی۔

"احمد خان بول رہا ہوں دارالحکومت سے اعظم خان سے بات کراؤ"...... احمد خان نے کہا۔

"اچھا خان"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور اس کے ہاتھ سے جھپٹا اور اس کے ساتھ ہی اس کا دوسرا بازو گھوما اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے احمد خان کی کنپٹی پر پڑا تو وہ چیخ مار کر سائیڈ پر گرا اور پھر پلٹ کر نیچے جا گرا۔ اسی لمحے ساتھ کھڑے ہوئے ٹائیگر کی لات حرکت میں آئی اور احمد خان کی کنپٹی پر پڑنے والی دوسری ضرب نے اسے یکلخت بے حس و حرکت کر دیا۔ عمران اس دوران ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا۔

"ہیلو اعظم خان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"احمد خان بول رہا ہوں اعظم خان۔ وہ ایکریمی عورت آئی تھی تمہارے پاس"...... عمران نے احمد خان کے لہجے میں کہا۔

"نہیں ابھی تک تو نہیں آئی البتہ میں نے تمہارے کہنے پر لسٹ کے مطابق اسلحہ ان کی رہائش گاہ پر بھجوا دیا تھا۔ کیوں کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... دوسری طرف سے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا گیا۔

"ہاں اگر وہ تمہارے پاس آئے تو تم نے اسے اس وقت تک

ٹالنا ہے جب تک میرا آدمی تم تک نہ پہنچ جائے۔ میرے آدمی کا نام عمران ہے"...... عمران نے احمد خان کے لہجے میں کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اسے سرحد پار نہ بھجوایا جائے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں۔ لیکن اسے شک نہیں پڑنا چاہیے تم کوئی بھی بہانہ کر کے اسے ٹال سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے لیکن اس کی کیا کوئی خاص وجہ ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں ایک بہت ہی خاص وجہ ہے۔ یہ ساری تفصیل میرا آدمی تمہیں بتائے گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے جیسے تم کہو"...... اعظم خان نے جواب دیا۔

"تم فکر مت کرو میرا آدمی جلد ہی تمہارے پاس پہنچ جائے گا۔ خدا حافظ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اسے ختم کر دو اور چلو"...... عمران نے رسیور رکھ کر ٹائیگر سے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

کولی کے ٹورسٹ ویلج کی ایک رہائش گاہ میں مادام ٹریسی اپنے ساتھیوں کے ساتھ موجود تھی۔ وہ سب دو دو کی ٹولیوں میں دارالحکومت سے عام پرواز کے ذریعے یہاں پہنچے تھے۔ مادام ٹریسی سمیت اس کے سب ساتھی اب نئے میک اپ میں تھے۔ موجودہ میک اپ میں وہ گریٹ لینڈ کے باشندے تھے اور ان کا تعلق گریٹ لینڈ کے محکمہ آثار قدیمہ سے تھا۔ ان کے کاغذات نہ صرف درست تھے بلکہ اگر انہیں گریٹ لینڈ سے چیک کرایا جاتا تو وہاں سے بھی ان کے درست ہونے کی تصدیق ہو جاتی۔ مادام ٹریسی نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا سپیشل میک اپ کیا ہوا تھا جو عام میک اپ واشر سے بھی صاف نہ ہو سکتا تھا۔ مادام ٹریسی نے کولی آنے سے پہلے دارالحکومت میں جو انتظامات کئے تھے ان کے تحت خصوصی اسلحہ ان کی اس رہائش گاہ پر پہنچا دیا گیا تھا اس کے ساتھ ہی ایک جیپ بھی

تھی۔ مادام ٹریسی کا ساتھی فورڈ، جیکسن کے ساتھ جیپ پر سوار ہو کر کاہان گیا ہوا تھا اور اس وقت مادام ٹریسی کو ان کی واپسی کا ہی انتظار تھا۔ مادام ٹریسی نے انہیں اس لئے بھیجا تھا کہ وہ لیبارٹری کی موجودہ صورت حال کو چیک کر سکیں کیونکہ مادام ٹریسی کو معلوم تھا کہ لیبارٹری سے فارمولے کے غائب ہونے کے بعد لامحالہ وہاں خصوصی انتظامات کئے گئے ہوں گے اور مادام ٹریسی ان انتظامات کو چیک کرانا چاہتی تھی۔

" مادام۔ عمران اور اس کے ساتھی تو ہمیں وہاں دارالحکومت میں ہی تلاش کرتے پھر رہے ہوں گے"...... ڈیانا نے کہا۔

" ہاں۔ پھر جب انہیں اطلاع ملے گی کہ ہم نے لیبارٹری کو تباہ کر دیا ہے تو وہ پاگلوں کی طرح دوڑتے ہوئے کولی آئیں گے جبکہ ہم اس دوران آران پہنچ چکے ہوں گے"...... مادام ٹریسی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" مادام اس فارمولے کو کسی طرح ہم پاکیشیا سے باہر بھجوا دیتے تو زیادہ بہتر تھا"...... اس بار جیکب نے کہا۔

" یہ میرے پاس اس سے زیادہ محفوظ ہے کہ ہم اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے حوالے کر دیتے۔ مجھے معلوم ہے کہ انہوں نے کس طرح کے انتظامات کرائے ہوں گے"...... مادام ٹریسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ویسے مادام اس عمران کو اگر ہمارے یہاں آنے یا یہاں سے

آران جانے کے بارے میں علم ہو گیا تو پھر ہم آسانی سے ان کے نرغے میں آجائیں گے"...... ماریانا نے کہا۔

" اسے اس بات کا کسی صورت بھی علم نہیں ہو سکتا اور یہی ہماری کامیابی ہے"۔ مادام ٹریسی نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی باہر سے جیپ کا خصوصی ہارن سنائی دیا۔

" فورڈ اور جیکسن آئے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں"...... جیکب نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد فورڈ اور جیکسن کمرے میں داخل ہوئے تو مادام ٹریسی ان کے چہرے دیکھ کر بے اختیار چونک پڑی۔

" کیا ہوا۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... مادام ٹریسی نے بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

" یس مادام۔ لیبارٹری کے سامنے اور عقبی طرف مسلح فوجیوں کا پہرہ ہے اور انہوں نے بلندی پر باقاعدہ چیک پوسٹس بنا رکھی ہیں اور کولی سے کاہان جانے والی سڑک پر سخت چیکنگ کی جا رہی ہے۔ ہماری بھی چیکنگ ہوئی اور نہ صرف کاغذات چیک کئے گئے بلکہ ہماری جامہ تلاشی بھی لی گئی اور جیپ کو بھی جدید آلات کی مدد سے چیک کیا گیا ہے"...... فورڈ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" ایسا تو ہونا ہی تھا۔ اس میں اتنا پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے"...... مادام ٹریسی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن مادام اب ہم اپنا مشن کیسے مکمل کریں گے"...... فورڈ

نے کہا۔

" ہم تربیت یافتہ لوگ ہیں عام مجرم نہیں ہیں اور ہمارا کام بھی یہی ہے کہ ہم ہر قسم کے حالات میں اپنا مشکن مکمل کریں۔ جہاں تک فوج کے پہرے کا تعلق ہے تو ظاہر ہے ہم نے اس لیبارٹری سے انتہائی اہم اور قیمتی فارمولا حاصل کر لیا ہے اور یقیناً انہیں خطرہ ہو گا کہ کہیں ہم لیبارٹری کو ہی تباہ نہ کر دیں اس لئے انہوں نے پہرہ تو دینا ہی ہے"...... مادام ٹریسی نے بڑے مطمئن اور پرسکون لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن حالات اور واقعات سراسر ہمارے خلاف ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ وہاں تقریباً ڈیڑھ سو کے قریب مسلح اور تربیت یافتہ فوجی موجود ہیں۔ دوسری بات یہ کہ لیبارٹری کے سائنسی حفاظتی انتظامات بھی انتہائی سخت کر دیئے گئے ہوں گے ایسی صورت میں ہم کیا کر سکتے ہیں"...... جیکسن نے کہا۔

" تو تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم مشن مکمل کئے بعیر خاموشی سے واپس چلے جائیں گے"...... مادام ٹریسی نے کہا۔

" مادام ہم نے اصل چیز فارمولا حاصل کر لیا ہے اور آپ نے آران پہنچنے کا بھی بندوبست کر لیا ہے اس۔ لئے میرا خیال ہے کہ ہم خاموشی سے آران چلے جائیں اور وہاں سے ایکریمیا۔ اس کے بعد کسی بھی وقت واپس آکر لیبارٹری کو تباہ کیا جا سکتا ہے"۔ جیکسن نے کہا۔

" ہمارے پاس آج کی رات موجود ہے۔ ہم لیبارٹری تباہ کر سکتے

ہیں اور کل رات ہم خاموشی سے آران پہنچ جائیں گے۔ تم ایسا کرو کہ اس پورے علاقے کا نقشہ بناؤ اور پھر ان پر جہاں جہاں فوج موجود ہے اس کی نشاندہی کرو تاکہ میں اس کے لئے کوئی پلان بنا سکوں"...... مادام ٹریسی نے کہا تو فورڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ایک کاغذ پر نقشہ بنایا اور پھر اس پر فوجیوں کے مراکز اور چیک پوسٹ کی باقاعدہ نشاندہی کر دی۔ مادام ٹریسی اس نقشے کو غور سے دیکھتی رہی۔

" میرا خیال ہے کہ اس لیبارٹری کو تباہ کرنا انتہائی آسان ہو گا"...... تھوڑی دیر بعد مادام ٹریسی نے کہا تو اس کے سارے ساتھی اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

" وہ کیسے مادام"...... ماریانا نے کہا۔

" یہ دیکھو۔ یہ دو مراکز ہیں جہاں فوجی چیک پوسٹ موجود ہے اور فوجی بھی موجود ہیں۔ ایک لیبارٹری کے سامنے سڑک پر پہاڑی پر ہے اور دوسرا لیبارٹری کے عقب میں"...... مادام ٹریسی نے نقشے پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

" یس مادام"...... فورڈ نے کہا۔

" تو ہم دو گروپوں کی صورت میں وہاں جائیں گے۔ جیکسن ماریانا اور جیکب ایک گروپ میں ہوں گے اور جیکسن اس گروپ کا لیڈر ہو گا۔ یہ گروپ عقبی طرف سے جائے گا اور اس مرکز پر لیزر فائرنگ کے ذریعے ان کا خاتمہ کر دیں گے۔ دوسرا گروپ میری سرکردگی میں ہو

گا۔ اس میں میرے ساتھ ڈیانا، راجر اور فورڈ ہوں گے۔ ہم دوسرے مرکز کے عقبی طرف سے ان کا خاتمہ کریں گے۔ اس کے بعد جیکسن گروپ پہرہ دے گا جبکہ ہمارا گروپ لیبارٹری کو تباہ کرے گا۔ اس کے بعد دونوں گروپ خاموشی سے واپس یہاں پہنچ جائیں گے"۔ مادام ٹریسی نے کہا۔

"مادام لیبارٹری کی تباہی سے تو یہاں کولی میں ریڈ الرٹ ہو جائے گا اور اس کے علاوہ ان پہاڑیوں میں باقاعدہ فوجی چھاؤنی بھی ہے اس طرح تو ہم پھنس جائیں گے"...... ڈیانا نے کہا۔

"تم سمجھ رہی ہو کہ ہم اس لیبارٹری کو ڈائنامیٹ یا بموں سے تباہ کریں گے ایسا نہیں ہے ورنہ واقعی ایسا ہی ہو گا۔ جیسا کہ تم کہہ رہی ہو۔ میں نے اس بات کا پہلے ہی خیال رکھا ہے اور اسی لئے ایسا اسلحہ منگوایا ہے جو اس لیبارٹری کو اس انداز میں جلا کر راکھ کر دے کہ باہر سے اس کا کوئی شعلہ یا چمک نظر نہ آئے"...... مادام ٹریسی نے کہا۔

"مادام لیبارٹری میں جو لوگ موجود ہوں گے ان کا کیا ہو گا"...... جیکسن نے کہا۔

"وہ بھی جل کر راکھ ہو جائیں گے"...... مادام ٹریسی نے جواب دیا تو سب نے جواب میں اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ لوگ مل کر باقی تفصیلات طے کرنے میں مصروف ہو گئے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ سر سلطان سے بات کراؤ"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے پی اے نے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیلو سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز

سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں جناب۔ کولی سے ملحقہ علاقہ چناکی میں جس لیبارٹری سے فارمولا اڑایا گیا ہے اس کی حفاظت کے سلسلے میں کیا کوئی اقدام کیا گیا ہے یا نہیں۔ میں یہ بات معلوم کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے جو تم اس قدر سنجیدہ ہو گئے ہو"۔ سرسلطان نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

" ہاں مجھے جو اطلاع ملی ہے اس کے مطابق یہ کام ایکریمیا کی کراؤن ایجنسی کا ایک سیکشن کر رہا ہے اور انہوں نے فارمولے کو ملک سے نکلنے میں ناکامی پر ایک اور پلان بنایا ہے کہ چونکہ ہم انہیں یہاں دارالحکومت میں تلاش کر رہے ہیں اس لئے وہ لوگ یہاں سے کولی جا رہے ہیں تاکہ وہاں اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کے ساتھ ساتھ سمگلروں کی مدد سے آران پہنچ جائیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ لیکن پھر تو تمہیں فوراً ان کے پیچھے کولی جانا چاہئے"۔ سرسلطان نے بھی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" میں تو کولی پہنچ جاؤں گا لیکن میں پہلے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اس لیبارٹری کی حفاظت کے لئے کوئی خصوصی انتظام کیا گیا ہے یا نہیں اور اگر کیا گیا ہے تو کیا۔ تاکہ میں اس کی حفاظت کے لئے جو کارروائی کروں اس میں ان انتظامات کو بھی پیش نظر رکھوں"۔

عمران نے جواب دیا۔

" میں معلوم کرتا ہوں۔ تم کہاں سے بات کر رہے ہو"۔ سرسلطان نے کہا۔

" دانش منزل سے"...... عمران نے جواب دیا۔

" اوکے میں معلوم کر کے تمہیں خود کال کروں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

" اس احمد خان سے کیا معلوم ہوا ہے عمران صاحب"۔ بلیک زیرو نے پوچھا تو عمران نے احمد خان سے ملنے اور اس سے ہونے والی ساری باتوں کی تفصیل بتا دی۔

" آپ نے اس اسلحے کی تفصیل معلوم کی ہے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

" اس نے خصوصی اسلحہ کہا ہے۔ تفصیل معلوم کرنے کا موقع ہی نہیں مل سکا۔ بہرحال اس تفصیل سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہے البتہ اس سے یہ معلوم ہو گیا ہے کہ اس اسلحے کی مدد سے وہ لوگ اب لیبارٹری کو تباہ کرنا چاہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

" لیکن یہ کام وہ اس وقت بھی تو کر سکتے تھے جب وہ کولی میں موجود تھے۔ اب دارالحکومت سے واپس کولی جانا اور پھر لیبارٹری تباہ کرنا یہ بات میری سمجھ میں تو نہیں آ رہی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے۔ ظاہر ہے یہ احمقانہ اقدام لگتا ہے

لیکن میرا خیال ہے کہ یہ عورت ٹریسی ماسٹر مائینڈ ہے۔ اس میں واقعی بہترین پلاننگ کرنے کی حیرت انگیز صلاحیتیں موجود ہیں"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران جو اب تک بے حد سنجیدہ تھا بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس بار مجھے اس حقیقت کا ادراک ہو گیا ہے کہ عورتیں مردوں کی نسبت زیادہ اچھی پلانر ہوتی ہیں۔ اسے بہرحال یہ معلوم ہو چکا ہے کہ ہم انہیں دارالحکومت میں تلاش کر رہے ہیں۔ اب ظاہر ہے اس وقت ہماری تمام تر توجہ دارالحکومت پر ہو گی اور خاص طور پر اس فارمولے کو ملک سے باہر جانے سے روکنے کے سلسلے میں ہم نے ہر طرح کے اقدامات کئے ہوں گے جبکہ کولی اس وقت خالی ہے اور ہم یہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ یہ لوگ دوبارہ کولی جا سکتے ہیں جیسا کہ تم نے بات کی ہے چنانچہ یہ گروپ کولی پہنچ جائے گا ہم انہیں یہاں تلاش کرتے رہ جائیں گے۔ وہاں پہنچ کر یہ لوگ لیبارٹری کو تباہ کرنے کی کوشش کریں گے اور ظاہر ہے ہم ان کی اس پلاننگ میں رکاوٹ نہیں ہوں گے۔ اس کے بعد جب ہمیں اس حملے کی اطلاع ملے گی تو لامحالہ ہم کولی پہنچیں گے تو اب دو صورتیں ہو سکتی ہیں ایک تو یہ کہ یہ گروپ واپس دارالحکومت پہنچ جائے جبکہ ہم انہیں کولی میں تلاش کرتے رہیں۔ دوسری صورت میں یہ آران کی

سرحد کراس کر جائیں اور ہمیں معلوم بھی نہ ہو سکے کہ یہ لوگ کہاں گئے۔ اب تم بتاؤ کہ کیا یہ بہترین پلاننگ ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"اس لحاظ سے تو واقعی یہ شاندار پلاننگ ہے عمران صاحب"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اگر ٹائیگر مادام ٹریسی کو دکان سے نکلتے ہوئے اس کے ہاتھ میں موجود بھاری رقم کی وجہ سے چیک نہ کر لیتا اور اس طرح ہم احمد خان تک نہ پہنچ سکتے تو تم بتاؤ کہ کیا ہمارے ذہن میں یہ بات آ سکتی تھی کہ یہ گروپ کولی پہنچ جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"آپ کی بات واقعی درست ہے۔ اب مجھے بھی اس عورت کی ذہانت دیکھتے ہوئے اسے ماسٹر مائینڈ کہنا پڑے گا"...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن ایسی صورت میں تو عمران صاحب آپ کو فوری طور پر کولی پہنچنا چاہئے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں وہاں پہنچنے سے پہلے ایک تو اس لیبارٹری کے خصوصی حفاظتی انتظامات کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں تاکہ اس کے مطابق اپنا پلان بنا سکوں۔ اس ماسٹر مائینڈ ایجنٹ کے مقابل افراتفری میں بھاگ دوڑ کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن اگر آپ کے پہنچنے تک وہ آران نکل گئے تب"...... بلیک

زیرو نے کہا۔

" تو پھر ہمیں ان کے پیچھے ایکریمیا جانا ہو گا۔ تم نے کراؤن ایجنسی کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں یا نہیں "...... عمران نے کہا۔

" میں نے اطلاعات مہیا کرنے والی تمام ایجنسیوں سے رابطہ کیا ہے لیکن ان میں سے کسی کے پاس بھی کراؤن ایجنسی کے بارے میں کسی قسم کی کوئی معلومات موجود نہیں ہے۔ یا تو یہ ایجنسی نئی قائم ہوئی ہے یا پھر واقعی اسے ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا ہے البتہ میں نے ایکریمیا میں خصوصی فارن ایجنٹ گراہم کے ذمے لگا دیا ہے کہ وہ اس بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرے "۔ بلیک زیرو نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" ایکسٹو "...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" سلطان بول رہا ہوں عمران ہو گا یہاں "...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

" نہ بھی ہو گا تو کان سے پکڑ کر حاضر کر دیا جائے گا۔ آخر فرمان سلطان کی تعمیل تو ضروری ہے "...... عمران نے کہا۔

" شکر ہے تم پر سے سنجیدگی کا دورہ تو ختم ہوا۔ تمہاری سنجیدگی تو دوسرے کو انتہائی پریشان کر دیتی ہے۔ لگتا ہے جیسے کوئی انہونا واقعہ

ہو گیا ہے۔ بہرحال میں نے معلومات حاصل کی ہیں۔ فارمولا چرائے جانے کے بعد صدر مملکت کے خصوصی حکم پر فوج کا ایک دستہ ان پہاڑیوں پر خصوصی طور پر تعینات کر دیا گیا ہے۔ اس کا کمانڈر کرنل ہاشم ہے اور اس سے رابطہ ٹرانسمیٹر پر ہو سکتا ہے۔ میں نے وہاں کی فوجی چھاؤنی کے کمانڈر جنرل اعظم سے یہ فریکونسی بھی معلوم کر لی ہے اور اسے کہہ بھی دیا ہے کہ وہ کرنل ہاشم کو تمہارے بارے میں بتا دے۔ تم کرنل ہاشم سے براہ راست بات کر کے اس سے انتظامات کے سلسلے میں تفصیل بھی معلوم کر سکتے ہو اور اسے سیکرٹ سروس کے چیف کے نمائندہ خصوصی کے طور پر احکامات بھی دے سکتے ہو۔ اسے تمہارے احکامات کی تعمیل کا کہہ دیا گیا ہے "...... سر سلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی فریکونسی بھی بتا دی۔

" بے حد شکریہ جناب۔ میں کرنل ہاشم سے بات کر لیتا ہوں "۔ عمران نے کہا۔

" اس فارمولے کو کسی طرح واپس حاصل کرو یہ ہمارے لئے بے حد اہم ہے "...... سر سلطان نے کہا۔

" عورت کے قبضے میں گیا ہوا مال آسانی سے نہیں نکل سکتا۔ آپ آج تک آنٹی سے کچھ وصول کر سکے ہیں "...... عمران نے کہا تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

" تمہاری آنٹی کے پاس ہے ہی کیا جو میں وصول کروں گا "۔ سر

سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہی تو مردوں کی غلط فہمی ہے۔ وہ یہی سمجھتے ہیں کہ عورتوں کے پاس کچھ نہیں ہوتا۔ اگر آپ آنٹی سے پوچھیں تو آپ کو یقیناً حیرت ہو گی کہ انہوں نے آپ کے جی پی فنڈ سے زیادہ مال اکٹھا کر رکھا ہو گا"...... عمران نے کہا تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"اچھا پھر تو ضرور پوچھوں گا اور تمہارا حوالہ دے دوں گا"۔ سر سلطان نے کہا۔

"میرا حوالہ دینے کے بعد آپ کو کچھ نہ مل سکے گا کیونکہ اماں بی کی طرح آنٹی بھی مجھے شیطان قرار دیتی ہیں اور رزق حلال کی جمع شدہ پونجی بہرحال شیطان سے چھپائی جاتی ہے"...... عمران نے جواب دیا تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے اور پھر انہوں نے خدا حافظ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا تو عمران نے بھی رسیور رکھا اور پھر ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس نے اپنے سامنے رکھا اور اس پر سر سلطان کی بتائی ہوئی فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس کرنل ہاشم اٹنڈنگ۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ایک بھاری اور کھردری سی آواز سنائی دی۔

"کرنل ہاشم آپ کو میرے بارے میں بتا دیا گیا ہو گا کہ میں سیکرٹ سروس کے چیف کا نمائندہ خصوصی ہوں۔ اوور"۔ عمران

نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر فرمائیے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کرنل ہاشم نے اس بار قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"آپ لیبارٹری کی حفاظت کر رہے ہیں مجھے اس کی تفصیل بتائیں کہ آپ کے پاس وہاں کتنے آدمی ہیں اور کس انداز میں آپ وہاں کام کر رہے ہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا تو جواب میں کرنل ہاشم نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"گڈ۔ آپ نے واقعی انتہائی اچھے انداز میں انتظامات کئے ہیں۔ بہرحال آج رات کسی بھی وقت غیر ملکی ایجنٹوں کا ایک گروپ انتہائی جدید ترین اسلحے کی مدد سے لیبارٹری پر حملہ کر سکتا ہے اس لئے آپ نے نہ صرف ہر لحاظ سے چوکنا اور مستعد رہنا ہے بلکہ ایسے انتظامات کرنے ہیں کہ یہ گروپ گرفتار یا ہلاک کیا جا سکے۔ یہ گروپ تین عورتوں اور چار مردوں پر مشتمل ہے اور اس بات کا خیال رکھنا ہے کہ اسی گروپ نے ہی پہلے لیبارٹری سے فارمولا چوری کیا ہے۔ ان سے یہ فارمولا بھی واپس حاصل کرنا ہے اور اس لئے یہ کوشش کی جائے کہ انہیں ہلاک کرنے کی بجائے ان کو زندہ گرفتار کیا جا سکے۔ اوور"...... عمران نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ آپ بے فکر رہیں ہم ہر طرح سے خیال رکھیں گے۔ اوور"...... کرنل ہاشم نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں اپنے ساتھیوں سمیت جلد ہی کولی پہنچ جاؤں گا اور پھر وہاں پہنچ کر آپ سے دوبارہ رابطہ کروں گا۔ خدا حافظ ۔ اوور اینڈ آل"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کرنل ہاشم نے وہاں انتظامات واقعی فول پروف کر رکھے ہیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اس نے انتظامات کی جو تفصیل بتائی ہے اور اس کے لہجے میں جو اعتماد ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ آسانی سے مار نہ کھائے گا اور اب چونکہ شام ہونے والی ہے اس لئے اب رات کو کولی پہنچنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اب صبح کو ہی وہاں پہنچیں گے اور اس کے بعد جو صورت حال ہو گی ویسے ہی دیکھ لیں گے"...... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"وہ اس حملے میں ناکام ہو کر یا یہ انتظامات دیکھ کر حملے کا ارادہ ترک کر کے آران نہ نکل جائیں"...... بلیک زیرو نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"ویسے تو میں نے اعظم خان کو احمد خان کی آواز میں ہدایات دے دی ہیں کہ جب تک اس کا آدمی نہ پہنچے اس وقت تک وہ انہیں سرحد پار نہ کرائے لیکن اس کے باوجود میں نے ٹائیگر کو وہاں بھیج دیا ہے۔ وہ اعظم خان کی نگرانی کرے گا اور جب بھی ٹریسی یا اس کا کوئی ساتھی اسے ملے گا تو ٹائیگر ان کے بارے میں بھی معلومات

حاصل کرے گا اور اگر ایمرجنسی ہوئی تو وہ وہاں کی زیر زمین دنیا کے اپنے دوست گروپ سے بھی مدد حاصل کرے گا"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو آپ کا ارادہ فوری طور پر جانے کا نہیں ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اب رات کو جانا فضول ہے۔ تم صبح سویرے ایک طیارہ چارٹرڈ کرا دو اور جولیا، تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل کو بھی کہہ دو کہ وہ صبح کی نماز کے بعد ایئرپورٹ پہنچ جائیں۔ انہیں اسلحہ بھی ساتھ لے جانا ہے۔ میں بھی نماز کے بعد ایئرپورٹ پہنچ جاؤں گا"۔ عمران نے ہدایات دیتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

رات کا گہرا اندھیرا ہر طرف چھایا ہوا تھا لیکن لیبارٹری کے سامنے پہاڑی کے ایک بڑے اور کشادہ غار میں لائٹ جل رہی تھی۔ غار کے فرش پر دری بچھی ہوئی تھی اور ایک طرف جدید ساخت کا اسلحہ موجود تھا جبکہ دری پر ایک کرسی اور اس کے سامنے رکھی ہوئی میز پر ایک بڑی سی مستطیل شکل کی مشین موجود تھی جس پر چھوٹے بڑے کئی رنگوں کے بلب جل رہے تھے۔ کرسی پر ایک فوجی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے کاندھوں پر موجود سٹارز بتا رہے تھے کہ وہ کرنل ہے۔ مشین کے درمیان ایک سکرین روشن تھی جس کے دو حصے تھے۔ ان میں سے ایک حصے پر لیبارٹری کے سامنے والی سڑک کا منظر نظر آ رہا تھا جبکہ دوسرے حصے پر لیبارٹری کے عقبی حصے کے پہاڑی علاقے کا خاصا بڑا منظر نظر آ رہا تھا۔ ساتھ ہی تپائی پر ایک ٹرانسمیٹر بھی موجود تھا۔ جب سے سیکرٹ سروس کے چیف کے نمائندہ خصوصی نے

اسے کال کر کے بتایا تھا کہ آج رات غیر ملکی ایجنٹ لیبارٹری پر حملہ کر سکتے ہیں تو وہ بے حد چوکنا اور مستعد ہو گیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اگر پیشگی آگاہی کے باوجود دشمن اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے تو اس کا کورٹ مارشل بھی ہو سکتا ہے اور اسے موت کی سزا بھی دی جا سکتی تھی جبکہ اگر اس نے دشمنوں کو گرفتار کر لیا اور ان کا حملہ ناکام ہو گیا تو اسے ترقی بھی مل سکتی ہے اس لئے اس نے دونوں چیک پوسٹس پر موجود اپنے سپاہیوں اور ان کے انچارج کیپٹن حضرات کو بھی پوری طرح چوکنا کر دیا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ اس نے دشمنوں کو چیک کرنے اور انہیں گرفتار کرنے کے بھی خصوصی انتظامات کئے تھے۔ وہ ہر صورت میں ان غیر ملکی ایجنٹوں کو گرفتار کرنا چاہتا تھا۔ گو ان دشمنوں کی گرفتاری کی نسبت ان کی ہلاکت اس کے لئے انتہائی آسان تھی لیکن چونکہ اسے حکم یہی دیا گیا تھا کہ ان کے پاس لیبارٹری کا انتہائی خفیہ فارمولا ہے اس لئے انہیں زندہ گرفتار کرنا ضروری ہے اس لئے اس نے ان کی زندہ گرفتاری کے انتظامات کرائے تھے۔ رات کافی گزر چکی تھی لیکن کرنل پوری طرح چوکنا اور ہوشیار بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک ٹرانسمیٹر پر کال آنے لگی۔ کرنل نے چونک کر ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھا اور پھر اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو کیپٹن سجاد کالنگ فرام چیک پوسٹ نمبر ون۔ اوور"۔ ایک پرجوش سی آواز سنائی دی۔

"یس کرنل ہاشم اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... کرنل نے سخت اور کھردرے لہجے میں کہا۔

"سر چیک پوسٹ نمبر ون سے تین افراد کو چیک کیا گیا ہے۔ یہ ایک عورت اور دو مرد ہیں۔ تینوں غیر ملکی ہیں اور ان کے پاس انتہائی جدید لیزر گنیں ہیں اور ان کا رخ چیک پوسٹ نمبر ون کی طرف ہی ہے۔ اوور"...... کیپٹن سجاد نے کہا۔

"کتنے فاصلے پر ہیں اور کس طرف سے آرہے ہیں۔ اوور"۔ کرنل ہاشم نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر وہ چیک پوسٹ ون کے عقبی طرف سے آرہے ہیں اور ابھی وہ تقریباً دو کلومیٹر کے فاصلے پر ہیں۔ سپیشل رینجر نے انہیں چیک کیا ہے۔ اوور"...... کیپٹن سجاد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کا رخ بتاؤ۔ اوور"...... کرنل ہاشم نے کہا۔

"شمال مغرب سر۔ اوور"۔ کیپٹن سجاد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جب یہ ایک کلومیٹر کے فاصلے پر پہنچ جائیں تو مجھے اطلاع دینا۔ اوور"...... کرنل ہاشم نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے سامنے رکھی ہوئی مشین کے مختلف بٹن پریس کئے اور پھر دو نابوں کو مخصوص انداز میں گھما کر ایڈجسٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ سکرین کے ایک حصے پر جھماکے سے ہونے لگے۔

"یہ لوگ اس طرف سے آرہے ہیں جس طرف کا مجھے خیال تک

بھی نہ تھا"...... کرنل ہاشم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے ایک اور بٹن دبایا تو سکرین کا وہ حصہ ایک جھماکے سے روشن ہو گیا۔ اب اس پر پہاڑی علاقہ نظر آ رہا تھا۔ غار سے باہر حالانکہ گہرا اندھیرا تھا لیکن خصوصی ساخت کے نصب شدہ کیمروں کی وجہ سے سکرین پر منظر اس طرح واضح اور روشن نظر آ رہا تھا جیسے دن کا وقت ہو۔ اسی لمحے ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر کال آنی شروع ہو گئی تو کرنل ہاشم نے ہاتھ بڑھا کر بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو کیپٹن شجاعت کالنگ فرام چیک پوسٹ نمبر ٹو۔ اوور"...... ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی تو کرنل ہاشم بے اختیار چونک پڑا۔

"یس کرنل ہاشم اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... کرنل ہاشم نے تیز اور سخت لہجے میں کہا۔

"سر چیک پوسٹ نمبر ٹو سے دو عورتوں اور دو مردوں کو چیک کیا گیا ہے۔ یہ چاروں غیر ملکی ہیں اور ان کے پاس انتہائی جدید لیزر گنیں ہیں۔ ان کا رخ چیک پوسٹ ٹو کی طرف ہی ہے۔ اوور"۔ کیپٹن شجاعت نے کہا۔

"کتنے فاصلے پر ہیں یہ لوگ۔ اوور"...... کرنل ہاشم نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"سر تقریباً اڑھائی کلومیٹر کے فاصلے پر ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"رخ کیا ہے۔اوور"...... کرنل ہاشم نے پوچھا۔

"جنوب مشرق سر۔اوور"...... کیپٹن شجاعت نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جب یہ ایک کلومیٹر کے فاصلے پر پہنچ جائیں تو مجھے اطلاع کرنا اور سب ریڈ الرٹ رہیں گے۔اوور"۔ کرنل ہاشم نے کہا۔

"یس سر۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوور اینڈ آل"...... کرنل ہاشم نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے ایک بار پھر سامنے موجود مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔اس بار سکرین کے دوسرے حصے پر جھماکے ہونے شروع ہو گئے تھوڑی دیر بعد جب اس نے ایک بٹن پریس کیا تو سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی۔اس پر بھی پہاڑی علاقے کا ایک خاصا وسیع حصہ نظر آنے لگ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی تو کرنل ہاشم نے چونک کر سکرین کی طرف دیکھا اور پھر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو کیپٹن سجاد کالنگ فرام چیک پوسٹ نمبر ون۔اوور"۔ کیپٹن سجاد کی آواز سنائی دی۔

"یس۔کرنل ہاشم اٹنڈنگ یو۔کیا پوزیشن ہے۔اوور"۔ کرنل ہاشم نے کہا۔

"انہوں نے سر اپنا رخ تبدیل کر لیا ہے۔اب وہ جنوب مغرب کے رخ پر آگے بڑھ رہے ہیں اور تقریباً ایک کلومیٹر کے فاصلے پر پہنچ

چکے ہیں۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بے ہوش کر دینے والی گنوں کی رینج کیا ہے۔اوور"...... کرنل ہاشم نے پوچھا۔

"تقریباً چھ سو گز۔اوور"...... کیپٹن سجاد نے کہا۔

"کیا یہ فل رینج ہے۔اوور"...... کرنل ہاشم نے چونک کر پوچھا۔

"فل رینج ایک ہزار گز ہے لیکن پاور کمزور ہو جائے گی۔اوور"۔ کیپٹن سجاد نے جواب دیا۔

"اور ان کے پاس جو لیزر گنیں ہیں ان کی رینج چیک کی ہے تم نے۔اوور"...... کرنل ہاشم نے کہا۔

"یس سر۔ان کی ساخت بتا رہی ہے کہ وہ ایک ہزار گز تک مار کر سکتی ہیں۔اوور"...... کیپٹن سجاد نے کہا۔

"اوہ ویری بیڈ۔جلدی کرو اپنی بے ہوش کر دینے والی گنوں کی رینج فل کرو اور جیسے ہی وہ ایک ہزار گز کے فاصلے پر پہنچیں ان پر فوری طور پر فائر کھول دو۔اس سے پہلے کہ وہ لیزر گنوں سے تمہاری چیک پوسٹ ہی اڑا دیں۔اوور"...... کرنل ہاشم نے تیز تیز لہجے میں حکم دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔اوور"...... کیپٹن سجاد نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ہاشم نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور ایک بار پھر سامنے موجود مشین کی نابوں کو ایڈجسٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ سکرین پر منظر بدلتا چلا گیا۔اسی لمحے ٹرانسمیٹر ایک بار پھر کال

دینے لگا تو کرنل ہاشم نے مشین سے ہاتھ ہٹایا اور تیزی سے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو کیپٹن شجاعت کالنگ۔ اوور"...... کیپٹن شجاعت کی آواز سنائی دی۔

"یس کرنل ہاشم اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... کرنل ہاشم نے کہا۔

"سر وہ تقریباً ایک کلومیٹر کے فاصلے پر پہنچ چکے ہیں۔ اوور"۔ کیپٹن شجاعت نے کہا۔

"بے ہوش کر دینے والی گنوں کو فل رینج پر فکس کرو اور جب وہ ایک ہزار گز کی رینج میں پہنچیں تو ان پر فوری فائر کر دو کیونکہ ان کے پاس جو لیزر گنیں ہیں ان کی رینج بھی ایک ہزار گز بتائی جا رہی ہے اس لئے اس سے پہلے کہ وہ ہم پر فائر کھولیں ہمیں ان پر فائر کھول دینا چاہئے اور جیسے ہی وہ بے ہوش ہوں انہیں وہاں سے اٹھوا کر یہاں نمبر ون پر پہنچا دو۔ یہ کام انتہائی احتیاط اور ہوشیاری سے کرنا ہے کیونکہ یہ غیر ملکی ایجنٹ انتہائی تربیت یافتہ ہوتے ہیں۔ اوور"۔ کرنل ہاشم نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل ہاشم نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں اور چہرے پر قدرے بے چینی کے تاثرات نمایاں تھے۔ پھر اچانک وہ چونک پڑا جب اس نے چیک پوسٹ نمبر ون والی سکرین پر ایک آدمی کو ایک چٹان سے کود کر دوسری چٹان

پر چڑھتے ہوئے دیکھا۔ اس کے ہاتھ میں واقعی ایک جدید اور خاصی دور مار ٹائپ لیزر گن تھی۔ اس کے پیچھے دوسرا آدمی تھا اور پھر آخر میں ایک عورت تھی۔ سکرین پر وہ تینوں واضح طور پر نظر آ رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد دوسری سکرین پر بھی دشمن ایجنٹ نظر آنا شروع ہو گئے ان کی تعداد چار تھی۔ ان میں سے دو مرد اور دو عورتیں تھیں۔ چیک پوسٹ نمبر ون والی سکرین پر مرد آگے تھے اور عورت ان کے پیچھے تھی جبکہ دوسری سکرین پر ایک عورت آگے تھی جبکہ اس کے پیچھے دو مرد اور اس کے پیچھے ایک عورت تھی اور وہ سب انتہائی چوکنا اور انتہائی محتاط نظر آ رہے تھے۔ وہ بڑے ماہرانہ انداز میں چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے اور رک رک کر آگے بڑھ رہے تھے۔ کرنل ہاشم خاموش بیٹھا انہیں دیکھ رہا تھا۔ ان کے ہیولے اب مزید واضح ہوتے جا رہے تھے۔ پھر اچانک اس نے پہلی سکرین پر آنے والے تین افراد کو چونکتے ہوئے دیکھا اور اس کے ساتھ ہی ان کے ارد گرد یکلخت سفید رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا گیا اور وہ تینوں اچھل کر نیچے گرے اور پھر چٹانوں پر لڑھکتے ہوئے ایک بڑی چٹان کے ساتھ جا کر رک گئے۔ ان کے جسم بے حس و حرکت ہو چکے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں موجود جدید لیزر گنیں چٹانوں پر گر کر لڑھکتی ہوئیں گہرائی میں جا کر نظروں سے غائب ہو گئی تھیں۔ کرنل ہاشم کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد اس نے دوسری سکرین پر نظر آنے والے چار افراد کو بھی اسی طرح چونکتے ہوئے دیکھا اور پھر سفید

رنگ کے دھویں نے اچانک ان چاروں کو گھیر لیا اور اس کے ساتھ ہی ان چاروں کا بھی وہی حشر ہوا جو پہلے تین افراد کا ہوا تھا۔

"ویل ڈن"...... کرنل ہاشم کے منہ سے نکلا اور اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین آف کر دی اور اٹھ کر غار کے دہانے کی طرف بڑھتا چلا گیا لیکن ابھی وہ غار کے دہانے تک نہ پہنچا تھا کہ ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی تو کرنل ہاشم تیزی سے پلٹا اور اس نے دوبارہ کرسی پر بیٹھ کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو کیپٹن سجاد کالنگ۔ اوور"۔ کیپٹن سجاد کی آواز سنائی دی۔

"یس کرنل ہاشم اٹنڈنگ یو۔ تم نے واقعی بروقت اور درست اقدام کیا ہے۔ میں نے ویو مشین پر چیک کر لیا ہے۔ اب تم ان تینوں کو اٹھا کر نمبر ون پہنچا دو لیکن تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے اسی طرح محتاط اور چوکنا رہنا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ان کا کوئی اور گروپ ان کے عقب میں آ رہا ہو۔ اوور"...... کرنل ہاشم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا لیکن اسی لمحے دوبارہ کال آنا شروع ہو گئی۔ یہ کیپٹن شجاعت کی کال تھی اور کرنل ہاشم نے اسے بھی وہی ہدایات دیں جو اس سے پہلے وہ کیپٹن سجاد کو دے چکا تھا اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ اٹھا اور دوبارہ غار کے دہانے کی طرف بڑھنے لگا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان اور کامیابی کے تاثرات نمایاں تھے۔

مادام ٹریسی اپنے ساتھیوں سمیت بڑے محتاط اور چوکنا انداز میں چٹانوں کی اوٹ لے کر لیبارٹری کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ وہ سب سے آگے تھی جبکہ اس کے پیچھے راجر اور فورڈ اور سب سے آخر میں ڈیانا تھی۔ ان سب کے ہاتھوں میں لانگ رینج لیزر گنیں موجود تھیں۔ چیک پوسٹ کا ہیولہ انہیں گھپ اندھیرے میں بھی نظر آ رہا تھا یہ چیک پوسٹ ایک اونچی چٹان پر بنائی گئی تھی اور یہ باقاعدہ لکڑی کا کیبن تھا جس کے باہر لکڑی کی ہی باڑ لگائی گئی تھی لیکن یہ چیک پوسٹ گہری تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے خالی ہو کیونکہ مادام ٹریسی نے کئی بار نائٹ ٹیلی سکوپ کی مدد سے اسے بغور چیک کیا تھا لیکن وہاں کسی قسم کی کوئی نقل و حرکت نہ تھی اور اسی وجہ سے مادام ٹریسی مطمئن ہو گئی تھی کہ یہاں موجود فوجی صرف رسماً اپنی ڈیوٹی نبھا رہے ہیں۔ وہ یقیناً اس وقت غاروں کے

اندر کیمپ لگائے سو رہے ہوں گے۔ مسلسل پہاڑی چٹانوں پر چڑھتے چڑھتے وہ اب لیبارٹری کے کافی قریب پہنچ گئے تھے۔ اس نے کلائی پر بندھی ہوئی روشن ڈائل والی گھڑی پر وقت دیکھا اور پھر ہاتھ اٹھا کر اپنے ساتھیوں کو رکنے کا اشارہ کیا۔

"کیا ہوا مادام"...... عقب میں آنے والے راجر نے چونک کر پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ میں نے جیکسن کے ساتھ وقت مقرر کیا ہوا ہے اور ابھی اس مقررہ وقت میں دس منٹ رہتے ہیں اس لئے ہمیں تیزی نہیں کرنی چاہئے ورنہ اس بار ہو سکتا ہے کہ ہم وقت سے پہلے حملہ کر دیں اور جیکسن اور اس کے ساتھی ابھی پہنچے ہی نہ ہوں اس طرح فوجی چوکنا ہو جائیں گے"...... مادام ٹریسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مادام آپ ٹرانسمیٹر پر جیکسن سے بات کر لیں اس طرح زیادہ کنفرمیشن ہو جائے گی"...... عقب میں آنے والی ڈیانا نے کہا۔

"نہیں ۔یہاں ہو سکتا ہے کہ کال کیچر موجود ہو۔ اس صورت میں وہ سب ہوشیار ہو جائیں گے"...... مادام ٹریسی نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔ وہ کچھ دیر چٹانوں کی اوٹ میں رکے رہے۔ مادام ٹریسی نے ایک بار پھر گھڑی میں وقت دیکھا اور آگے بڑھنے لگی۔ ایک چٹان کو پھلانگ کر وہ دوسری چٹان پر چڑھی اور پھر رک گئی کیونکہ یہاں سے وہ چیک پوسٹ اب اس قدر قریب آ چکی

تھی کہ ان کی لیزر گنوں کی رینج میں آ سکتی تھی اس لئے وہ سوچ رہی تھی کہ اور قریب جا کر حملے کا آغاز کرے یا یہیں سے ہی فائرنگ شروع کر دے۔ اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی اس بڑی سی مسطح چٹان پر پہنچ چکے تھے کہ اچانک انہیں آسمان سے سائیں سائیں کی بے شمار آوازیں سنائی دینے لگیں۔ یوں لگتا تھا جیسے پرندوں کا جھنڈ اڑتا ہوا ان کی طرف آ رہا ہو۔ ابھی وہ حیرت سے اس آواز کو سن ہی رہے تھے کہ اچانک چٹاخ چٹاخ کی آوازیں ان کے آگے پیچھے اور دائیں بائیں سے سنائی دینے لگیں اور ابھی ان کے ذہن پوری طرح سنبھل ہی نہ پائے تھے کہ ہر طرف سفید رنگ کا دھواں سا جیسے چٹانوں میں سے نکلنے لگا اور اس کے ساتھ ہی مادام ٹریسی کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کو کسی نے انتہائی تیز رفتاری سے گھومتے ہوئے پنکھے کے ساتھ باندھ دیا ہو۔ اس نے لاشعوری طور پر اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن ذہن کے گھومنے کی رفتار بڑھتی ہی چلی گئی اور پھر جیسے اس کے تمام احساسات اس گردش میں گم ہو کر رہ گئے ۔ اس کے ذہن پر گہری تاریکی نے غلبہ پا لیا تھا۔ پھر جس طرح گہرے اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے اس طرح اس کے ذہن میں بھی روشنی کا نقطہ سا چمکا اور پھر یہ نقطہ آہستہ آہستہ پھیلتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے ذہن میں روشنی پوری طرح پھیل گئی تو بے اختیار اس کی آنکھیں کھل گئیں اور اس کے گمشدہ احساسات جیسے واپس آنے شروع ہو گئے اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور

پر اپنے جسم کو سمیٹنے کی کوشش کی تو اسے احساس ہوا کہ اس کا جسم پوری طرح حرکت نہیں کر رہا۔ پھر جیسے اس کے ذہن میں وہ لمحات کسی فلم کے سین کی طرح گھوم گئے جب اس نے سائیں سائیں کی آوازوں کے بعد چٹاخ چٹاخ کی آوازیں سنی تھیں اور اس کے ساتھ ہی ان کے ارد گرد کی چٹانوں نے سفید رنگ کا دھواں اگلنا شروع کر دیا تھا اور پھر اس کا ذہن انتہائی تیز رفتاری سے گھومنا شروع ہو گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ چونک پڑی۔ اس نے دیکھا کہ وہ کھلے علاقے کی بجائے ایک بڑے سے غار کے فرش پر اس انداز میں بیٹھی ہوئی ہے کہ اس کی پشت غار کی دیوار کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ اسے احساس ہوا کہ اس کے دونوں ہاتھ اس کی پشت پر بندھے ہوئے ہیں اور اس طرح اس کے دونوں پیر بھی ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ کر باندھے گئے ہیں۔ اس نے سر گھما کر ادھر ادھر دیکھا اور اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ نہ صرف اس کے گروپ کے ساتھی بلکہ جیکسن اور اس کے ساتھی بھی اس غار میں موجود تھے۔ وہ سب بھی اسی انداز میں بیٹھے ہوئے تھے البتہ ان کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔ غار میں ایک بڑی سی میز پر ایک مستطیل شکل کی مشین پڑی ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ ایک کرسی تھی جو خالی تھی۔ اس کے ساتھ ایک تپائی پڑی ہوئی تھی جس پر ایک لانگ رینج خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر پڑا ہوا تھا۔ کرسی پر ایک سخت گیر چہرے کا مالک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر فوجی یونیفارم تھی اور اس

کے کاندھوں پر موجود سٹارز سے صاف پتہ لگ رہا تھا کہ فوج میں اس کا رینک کرنل کا ہے۔ اس کی کرسی کے ساتھ ذرا پیچھے ہٹ کر ایک فوجی سپاہی کھڑا تھا جس کے کاندھے سے مشین گن لٹک رہی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑی سی نیلے رنگ کی شیشی تھی جس کی گردن لمبی تھی۔ غار سے باہر ہلکی ہلکی صبح کی روشنی بھی نظر آ رہی تھی۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہارے اعصاب ان سب سے زیادہ مضبوط ہیں کہ تم ان سب سے پہلے ہوش میں آ گئی ہو۔ کیا نام ہے تمہارا"۔ کرنل نے سخت اور کھردرے لہجے میں ٹریسی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم کہاں ہیں اور تم کون ہو۔ یہ سب کیا ہے۔ ہمیں کیوں باندھا گیا ہے۔ ہم نے کیا جرم کیا ہے"...... مادام ٹریسی نے کہا تو وہ کرنل بے اختیار ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔ تم واقعی تربیت یافتہ لوگ ہو ورنہ کوئی عام عورت اس انداز کا رد عمل ظاہر نہیں کر سکتی۔ اس نے تو چیخنا اور رونا شروع کر دینا تھا۔ بہرحال میرا نام کرنل ہاشم ہے اور یہ بھی سن لو کہ ہمیں تمہارے حملے کی اطلاع پہلے ہی مل چکی تھی اس لئے نہ صرف ہم پوری طرح چوکنا تھے بلکہ ہم نے خصوصی انتظامات کئے تھے اور اگر ہمیں دارالحکومت سے یہ حکم نہ ملا ہوتا کہ تمہیں زندہ گرفتار کیا جائے کیونکہ تم نے اس لیبارٹری سے فارمولا اڑایا تھا جو اب تم سے برآمد کیا جائے گا تو تمہاری لاشیں اب تک چیل کوے کھا چکے

ہوتے"...... اس کرنل نے جس نے اپنا نام ہاشم بتایا تھا اسی طرح سخت اور کھردرے لہجے میں کہا اور مادام ٹریسی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ باوجود اپنی ذہانت اور عقلمندی کے وہ انتہائی سادہ سے انداز میں ٹریپ کر لی گئی تھی۔ اسی لمحے اس کے ساتھیوں کو ہوش آنا شروع ہو گیا تھا۔

"لیکن ہم تو ایجنٹ نہیں ہیں ہم تو سیاح ہیں۔ میرا نام ماریا ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہم سب گریٹ لینڈ کے باشندے ہیں اور ہمارا تعلق وہاں کے محکمہ آثار قدیمہ سے ہے۔ ہمارے پاس مکمل کاغذات موجود ہیں۔ تم بے شک ہمارے کاغذات چیک کرا لو اور اپنی پوری طرح تسلی کر لو۔ تمہیں یقیناً کوئی بڑی غلط فہمی ہوئی ہے"...... مادام ٹریسی نے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی انگلیاں تیزی سے اپنی کلائیوں پر بندھی ہوئی رسی کو کھولنے میں مصروف تھیں اور پھر اس نے محسوس کر لیا کہ اس کے ہاتھ فوجیوں کی مخصوص تکنیک سے باندھے گئے ہیں اور اسے اسی بات کا خیال تھا کیونکہ اس نے سامنے پھیلی ہوئی اپنی ٹانگوں پر بندھی ہوئی رسی کی گانٹھ کو پہلے ہی دیکھ لیا تھا۔ اس نے اس گانٹھ کو ٹٹولنا شروع کر دیا اور جیسے جیسے وہ بولتی رہی اس کی انگلیاں گانٹھ کو تلاش کرتی رہیں اور پھر گانٹھ اس کے ہاتھ میں آ گئی۔ اب اس کے لئے رسی کھولنا اور اپنے ہاتھ آزاد کرانا کوئی مشکل کام نہ تھا لیکن اصل مسئلہ اس کی ٹانگوں میں بندھی ہوئی رسی کا تھا اس لئے کرنل کی بات کا جواب

دینے کے ساتھ ساتھ اس کا ذہن تیزی سے یہ سوچنے میں بھی مصروف تھا کہ اسے کس طرح اپنے آپ کو آزاد کرانا چاہئے۔

"تو تم سیاح ہو۔ کیا سیاح اپنے پاس انتہائی جدید لیزر گنیں اور انتہائی جدید لیزر پسٹلز رکھتے ہیں۔ کیا ان کے پاس ایسے جدید بم ہوتے ہیں جو شعلہ اور دھماکہ پیدا کئے بغیر ہر چیز کو جلا کر راکھ کر دیتے ہیں"...... کرنل ہاشم نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ یہ اسلحہ ہمارے پاس کیسے ہو سکتا ہے۔ ہم تو سیاح ہیں"...... مادام ٹریسی نے جواب دیا۔ اس نے ساتھ ساتھ چیک کر لیا تھا کہ ایک ایک کر کے اس کے سارے ساتھی ہوش میں آ چکے تھے۔

"بہرحال اب تم بتاؤ گی کہ وہ فارمولا کہاں ہے اور یہ بھی سن لو کہ میرا نام کرنل ہاشم ہے اور میری یونٹ میں مجھے انتہائی سفاک آدمی سمجھا جاتا ہے اس لئے اس خیال میں نہ رہنا کہ میں تمہیں عورت سمجھ کر تم سے نرمی کا سلوک کروں گا۔ میں تمہارے جسم کا ایک یک ریشہ الگ کر دوں گا"...... کرنل ہاشم نے کہا۔

"تمہاری کلائیوں پر فوجی انداز کی گانٹھ ہے اسے کھول لو۔ ہم نے ہاں قبضہ کرنا ہے لیکن اس وقت جب میں حملے کا آغاز کروں"۔ دام ٹریسی نے ہاشم کی بات کا جواب دینے کی بجائے مخصوص کوڈ ں اپنے ساتھیوں کو ہدایات دینی شروع کر دی۔

"کیا۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو"...... کرنل ہاشم نے چونک کر

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں عبرانی زبان میں قدیم دور کے اس دیوتا کو پکار رہی ہوں جو مشکل وقت میں کام آتا ہے۔ چونکہ ہمارا تعلق آثار قدیمہ سے ہے اس لئے ہمیں دیوتاؤں کی زبان آتی ہے"...... مادام ٹریسی نے جواب دیا تو کرنل ہاشم بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم جتنے دیوتاؤں کو چاہے پکار لو۔ یہاں کوئی تمہاری مدد کے لئے نہیں آسکے گا۔ تم میرے سوال کا جواب دو"...... کرنل ہاشم نے کہا۔

"تم نے یقیناً ہماری تلاشی لی ہو گی"...... مادام ٹریسی نے کہا۔

"نہ صرف تمہاری بلکہ تمہاری جیبوں کی بھی تلاشی لے لی گئی ہے لیکن سوائے اسلحہ کے اور کچھ نہیں ملا اس لئے اب تم شرافت سے بتا دو کہ فارمولا کہاں ہے"...... کرنل ہاشم نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ہمارے پاس کوئی فارمولا نہیں ہے۔ جس کے پاس فارمولا تھا وہ دوسرا گروپ ہے اور وہ تو دارالحکومت چلا گیا ہے اور ہمیں نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہے"...... مادام ٹریسی نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ میرا اندازہ درست تھا کہ تمہارے دو گروپ ہیں۔ میں نے اسی لئے ساری رات تمہیں بے ہوش رکھا کہ شاید تمہارا دوسرا گروپ تمہارے بعد حرکت میں آئے لیکن اب صبح ہو گئی ہے اور دوسرا گروپ نہیں آیا اس لئے اب تمہیں ہوش میں لایا گیا ہے اور اب تم خود بتاؤ گی کہ تمہارا دوسرا گروپ کہاں

ہے"...... کرنل ہاشم نے کہا۔

"میں نے بتایا ہے کہ اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے"۔ مادام ٹریسی نے جواب دیا۔ وہ دراصل اس انتظار میں تھی کہ اس کے سارے ساتھی اپنے ہاتھ کھول لیں تو پھر وہ حرکت میں آئے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ غار کے باہر ہر طرف فوجی پھیلے ہوئے ہوں گے اس لئے اکیلی وہ کچھ نہ کر سکے گی۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم لوگوں پر سختی کرنی پڑے گی"۔ کرنل ہاشم کا لہجہ سخت ہو گیا لیکن اس سے پہلے کہ مادام ٹریسی کوئی جواب دیتی اچانک ٹرانسمیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی اور کرنل ہاشم نے چونک کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو علی عمران کالنگ۔ اوور"...... ایک آواز سنائی دی اور مادام ٹریسی عمران کا نام سن کر بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر یکلخت پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یس کرنل ہاشم اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... کرنل ہاشم نے کہا۔

"کیا پوزیشن ہے لیبارٹری کی۔ اوور"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"ہم نے حملہ آوروں کو گرفتار کر لیا ہے اور وہ اس وقت ہمارے سامنے موجود ہیں۔ اوور"...... کرنل ہاشم نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"کتنی تعداد ہے ان کی اور وہ کس پوزیشن میں ہیں۔ اوور"۔

عمران کا لہجہ چونکا ہوا تھا۔

"تین غیر ملکی عورتیں اور چار غیر ملکی مرد ہیں اور وہ اس وقت بندھے ہوئے ہیں۔اوور"...... کرنل ہاشم نے کہا۔

"ان کی تلاشی لی ہے۔اوور"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"ہاں۔لیکن ان کے پاس سوائے جدید اسلحہ کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔اوور"...... کرنل ہاشم نے کہا۔

"وہ ہوش میں ہیں یا بے ہوش ہیں۔اوور"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"ابھی انہیں ہوش میں لایا گیا ہے اور اب میں ان سے پوچھ گچھ کر رہا تھا کہ آپ کی کال آ گئی ہے۔ان کا کہنا ہے کہ فارمولا ان کے دوسرے گروپ کے پاس ہے جو دارالحکومت میں ہے۔اوور"۔ کرنل ہاشم نے کہا۔

"میں کولی سے ہی آپ کو کال کر رہا ہوں۔میں آپ کے پاس پہنچ رہا ہوں۔آپ انہیں فوری طور پر دوبارہ بے ہوش کر دیں۔وہ انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں۔اوور"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔جیسا آپ کہیں۔اوور"...... کرنل ہاشم نے کہا تو دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور اب مادام ٹریسی نے فوری طور پر ایکشن میں آنے کا فیصلہ کر لیا کیونکہ اب دیر ان کے لئے نقصان دہ ہو سکتی تھی۔چنانچہ وہ یکلخت ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہوئی اور پھر اس سے پہلے کہ کرنل ہاشم

اور اس کے پیچھے کھڑا فوجی سپاہی کچھ سمجھتا مادام ٹریسی نے ان پر چھلانگ لگا دی اور وہ اچانک حملے کی وجہ سے نہ صرف کرنل ہاشم کو بلکہ اس کے پیچھے کھڑے ہوئے مسلح سپاہی کو بھی گرانے میں کامیاب ہو گئی۔کرنل ہاشم نے اسے اچھال دیا لیکن اسی لمحے اس کے ساتھی ان پر ٹوٹ پڑے اور پھر چند لمحوں میں ہی کرنل ہاشم اور اس سپاہی دونوں کی گردنیں ٹوٹ چکی تھیں۔مادام ٹریسی اور اس کے ساتھیوں نے تمام کام انتہائی برق رفتاری سے کیا تھا اور ان دونوں کو انہوں نے سنبھلنے کا بھی موقع نہ دیا تھا۔جیکسن اور راجر دونوں نے ہاتھوں کے ساتھ ساتھ اپنی ٹانگیں بھی کھول لی تھیں اس لئے ان دونوں نے کرنل ہاشم اور اس فوجی سپاہی کو اس انداز میں چھاپ لیا تھا کہ کرنل کے حلق سے آواز بھی نہ نکل سکی تھی اور وہ ہلاک ہو گئے تھے۔مادام ٹریسی اور دوسرے ساتھیوں نے بھی اپنی اپنی ٹانگیں کھول لیں۔

"سنو۔باہر یقیناً فوجی ہوں گے اور سیکرٹ سروس کے لوگ بھی پہنچنے والے ہیں اس لئے ہم نے انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنا ہے۔ہمارا اسلحہ یہاں موجود ہے وہ لے لو اور سب سے پہلے ان دونوں چوکیوں کو اڑانا ہے اور اس کے بعد لیبارٹری کا خاتمہ کر کے ہم نے فوری طور پر کولی جانے کی بجائے کاہان کا رخ کرنا ہے۔جلدی کرو فوراً ایکشن میں آ جاؤ۔فوراً"...... مادام ٹریسی نے کہا اور اس کے ساتھی برق رفتاری سے حرکت میں آ گئے۔

عمران اپنے ساتھیوں جولیا، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کے ہمراہ علی الصبح چارٹرڈ طیارے کے ذریعے کولی پہنچا تو ٹائیگر ایئرپورٹ پر ان کے استقبال کے لئے موجود تھا۔

"کیا رپورٹ ہے ٹائیگر"...... عمران نے ایئرپورٹ سے باہر آتے ہی پوچھا۔

"باس وہ عورت ٹریسی اور اس کے ساتھیوں نے ابھی تک اعظم خان سے رابطہ نہیں کیا جس رہائش گاہ پر اعظم خان کے آدمیوں نے خصوصی اسلحہ سپلائی کیا تھا وہ رہائش گاہ بھی خالی پڑی ہوئی ہے البتہ محسوس ہوتا ہے کہ وہاں کچھ لوگ رہے ہیں لیکن اب وہاں نہ کوئی سامان ہے اور نہ کوئی آدمی"...... ٹائیگر نے پارکنگ کی طرف بڑھتے ہوئے رپورٹ دی۔

"اعظم خان موجود ہے یا نہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"اعظم خان دارالحکومت چلا گیا ہے۔ اسے اس کے بھائی احمد خان کی موت کی اطلاع مل گئی تھی۔ اب اس کی جگہ اس کا نائب رحمت خان کام کر رہا ہے اور باس سارا کام یہ رحمت خان کرتا ہے۔ اعظم خان تو صرف حکم دیتا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تم نے ہمارے لئے رہائش گاہ اور جیپوں کا بندوبست کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یس باس۔ ایک جیپ میں ساتھ لے آیا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک ہی جیپ میں سمٹ سمٹا کر سوار ہوئے اور ٹائیگر جو ڈرائیونگ سیٹ پر تھا جیپ کو ایئرپورٹ سے نکال کر شہر جانے والی سڑک کی طرف لے گیا۔ ٹائیگر کے سائیڈ والی سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی جبکہ عمران، صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل کے ہمراہ عقبی سیٹوں پر ایک دوسرے کے ساتھ مل کر بیٹھے ہوئے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک رہائش گاہ پر پہنچ گئے یہاں ایک اور جیپ بھی موجود تھی۔ ایک بڑے کمرے میں پہنچتے ہی عمران نے جیب میں سے ایک خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے ٹرانسمیٹر آن کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا تو اس کا رابطہ کرنل ہاشم سے ہو گیا اور جب کرنل ہاشم نے اسے بتایا کہ اس نے ٹریسی اور اس کے

ساتھیوں کو گرفتار کر لیا ہے تو عمران نے اسے محتاط رہنے کا کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ہمیں فوراً لیبارٹری پہنچنا ہے۔ جلدی کرو یہ لوگ انتہائی تربیت یافتہ ہیں۔ جلدی کرو"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر وہ سب اسلحہ لے کر دوڑتے ہوئے باہر جیپوں پر آکر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد دونوں جیپیں تیزی سے کولی شہر سے باہر لیبارٹری کی طرف جانے والی سڑکوں پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جارہی تھیں۔ پہلی جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ اس کی سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹ پر صفدر اور ٹائیگر موجود تھے جبکہ دوسری جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر اور اس کے ساتھ کیپٹن شکیل موجود تھا۔ دونوں جیپیں خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جارہی تھیں کہ اچانک عمران کو جیپ کی رفتار کم کرنی پڑی کیونکہ سڑک جہاں سے اس لیبارٹری کی طرف جاتی تھی وہاں ایک ٹرک پھنسا ہوا تھا۔ اس کا ایکسل ٹوٹ گیا تھا اور اس کی وجہ سے راستہ بند ہو گیا تھا۔

"یہ ٹرک یہاں کیسے آگیا۔ اس طرف تو ٹرک کے جانے کا راستہ ہی نہیں ہے"...... عمران نے جیپ روک کر نیچے اترتے ہوئے کہا اور تیزی سے ٹرک کی طرف بڑھا جس کے ساتھ دو مقامی آدمی کھڑے ہوئے تھے۔

"یہ ٹرک ادھر کیوں لایا گیا ہے"...... عمران نے ان میں سے ایک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب پتھر لادنے کے لئے ہم جا رہے تھے کہ ایکسل ٹوٹ گیا"...... مقامی آدمی نے جواب دیا۔

"پتھر لادنے کے لئے۔ کہاں سے لادنے تھے۔ یہ سڑک تو اتنی تنگ ہے کہ اس پر جیپ مشکل سے گزرتی ہے ٹرک کیسے گزر سکتا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب دائیں طرف گہرائی میں کرشر لگے ہوئے ہیں۔ وہاں سے پتھر لادے جاتے ہیں۔ ہم کاہان جانے والی سڑک سے پہلے دائیں طرف نیچے چلے جاتے ہیں لیکن یہ ٹرک یہاں خراب ہو گیا ہے۔ اب آدمی منگوائے ہیں وہ اس کا ایکسل بدلیں گے تو پھر یہ ٹرک چل سکے گا"...... اس آدمی نے جواب دیا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اب وہ سمجھ گیا تھا کہ ٹرک اس تنگ سڑک پر نہیں جاتے بلکہ تھوڑا سا آگے بڑھا کر دائیں طرف نیچے کی طرف مڑ جاتے ہیں۔

"کتنی دیر لگے گی"...... عمران نے پوچھا۔

"جناب بس آدمی آنے والے ہیں زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے اور لگ جائیں گے"...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران واپس مڑ آیا۔

"آؤ اب ہمیں یہاں سے پیدل جانا ہو گا۔ جیپیں ایک سائیڈ پر کر کے روک دو"...... عمرن نے کہا تو سب جیپوں سے نیچے اتر آئے۔ چونکہ کرنل ہاشم نے انہیں بتا دیا تھا کہ ٹریسی اور اس کے ساتھی

گرفتار ہو چکے ہیں اس لئے وہ اطمینان بھرے انداز میں آگے بڑھے چلے جا رہے تھے لیکن چونکہ انہیں کافی طویل فاصلہ اب پیدل سفر کرنا پڑ گیا تھا اس لئے خصوصی علاقے تک پہنچتے پہنچتے انہیں تقریباً دو اڑھائی گھنٹے لگ گئے لیکن لیبارٹری کے داخلی راستے کے قریب پہنچتے ہی وہ بے اختیار چونک پڑے کیونکہ وہاں ہر طرف سیاہ رنگ کے پتھروں کے ڈھیر پڑے ہوئے تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے پتھر آگ میں جلائے گئے ہوں۔

"اوہ۔ اوہ یہ کیا ہو گیا"...... عمران نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا اور پھر وہ دوڑتے ہوئے آگے بڑھنے لگے اور پھر تھوڑی دیر بعد جب وہ لیبارٹری کے داخلی راستے پر پہنچے تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ لیبارٹری کا داخلی راستہ اس انداز میں کھلا ہوا تھا کہ بڑے بڑے پتھر جل کر سیاہ ٹکڑوں میں تبدیل ہو چکے تھے۔ ارد گرد پہاڑیوں پر پھیل جاؤ۔ دشمن ابھی یہیں ہوں گے۔ ٹائیگر میرے ساتھ جائے گا"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر وہ تیزی سے دوڑتا ہوا لیبارٹری میں داخل ہو گیا۔ ٹائیگر اس کے پیچھے تھا اور پھر وہ لیبارٹری میں داخل ہو گئے لیکن وہاں سوائے جلی ہوئی راکھ اور جلے ہوئے انسانی ڈھانچوں کے اور کچھ نہ تھا۔ عمران نے تقریباً پوری لیبارٹری چیک کر لی۔ لیبارٹری ویسے ہی موجود تھی لیکن اس کی ہر چیز اس طرح جل کر راکھ ہو گئی تھی جیسے کسی آتش فشاں کا دہکتا ہوا لاوا اس لیبارٹری میں گھس آیا ہو۔

"یہ لیزر گنوں کا نتیجہ ہے"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ میرے کال کرنے اور ہمارے یہاں پہنچنے کے دوران یہ ساری واردات ہوئی ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔ ظاہر ہے اب یہاں رکنا فضول تھا کیونکہ نہ کوئی آدمی زندہ بچا تھا اور نہ کوئی چیز سلامت رہی تھی۔ عمران اور ٹائیگر جب باہر آئے تو وہاں صفدر موجود تھا۔

"عمران صاحب یہاں تو قتل عام کیا گیا ہے۔ بارہ فوجیوں کی جلی ہوئی لاشیں ملی ہیں اور یہ سب کے سب چیک پوسٹوں پر راکھ کی صورت میں پڑے ہوئے ہیں۔ چیک پوسٹس کی ہر چیز ہی جل کر راکھ میں تبدیل ہو چکی ہے البتہ ایک بڑے غار میں ایک کرنل اور ایک فوجی سپاہی کی لاشیں درست حالت میں موجود ہیں۔ انہیں گردنیں توڑ کر ہلاک کیا گیا ہے۔ وہاں ایک لانگ رینج ویو مشین اور ایک ٹرانسمیٹر بھی موجود ہے"...... صفدر نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اس بار واقعی ہمارے ستارے گردش میں ہیں۔ مسلسل ناکامیوں سے ہی واسطہ پڑ رہا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر چٹانوں کو پھلانگتا ہوا وہ لیبارٹری کے سامنے والی پہاڑی پر پہنچ گیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ ان سب کے چہرے لٹکے ہوئے تھے۔ عمران اس غار میں گیا جہاں کرنل اور ایک فوجی کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ غار سے باہر آ گیا۔ اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"چیف یہاں لیبارٹری میں لیزر گنوں سے حملہ کر کے اسے مکمل طور پر جلا کر راکھ کر دیا گیا ہے۔ کرنل ہاشم اور اس کے تقریباً پندرہ سولہ سپاہیوں کی لاشیں ملی ہیں اور مجرم غائب ہو چکے ہیں حالانکہ میں نے کولی پہنچتے ہی کرنل ہاشم کو ٹرانسمیٹر پر کال کیا تھا تو کرنل ہاشم نے بتایا تھا کہ اس نے دشمن ایجنٹوں کے گروپ کو گرفتار کر لیا ہے اور وہ اس وقت اس کے سامنے بندھے ہوئے موجود ہیں جس پر میں نے اسے ہوشیار اور محتاط رہنے کا کہا اور پھر ہم فوری طور پر لیبارٹری کے لئے روانہ ہو گئے لیکن اس دوران دشمن اپنا کام کر چکے تھے۔ لیبارٹری میں آٹھ کے قریب انسانوں کے جلے ہوئے ڈھانچے میں نے دیکھے ہیں لیکن وہاں فوجیوں کی تعداد بے حد کم ہے حالانکہ کل جب رات کو میں نے کرنل ہاشم سے تفصیلات معلوم کی تھیں تو اس نے بتایا تھا کہ یہاں تقریباً سو ڈیڑھ سو افراد موجود ہیں۔ آپ سر سلطان کے ذریعے چھاؤنی کے کمانڈر سے معلومات حاصل کریں

اور خاص طور پر ڈاکٹر عبدالحق کے بارے میں کہ کیا وہ لیبارٹری میں ہی موجود تھے۔ اوور"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم دشمن ایجنٹوں کا پیچھا کرو۔ اب ان کی ہلاکت ضروری ہو گئی ہے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے انتہائی سرد لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔

"ٹائیگر تم صفدر اور تنویر کے ساتھ کولی جاؤ۔ یہ لوگ اگر کولی گئے ہیں تو لازمی بات ہے کہ یہ ابھی کولی سے باہر نہ گئے ہوں گے اور کولی سے باہر جانے کے لئے دو ہی راستے ہیں۔ سڑک کے ذریعے اور ہوائی جہاز کے ذریعے۔ سڑک کی چیک پوسٹ کو تنویر چیک کرے گا کیونکہ وہ پہلے بھی وہاں چیکنگ کر چکا ہے اور ٹائیگر اس رحمت خان کو چیک کرے گا کیونکہ وہ آران اس رحمت خان کی مدد کے بغیر نہیں جا سکتے جبکہ صفدر ایئرپورٹ پر چیکنگ کرے گا"۔ عمران نے کہا۔

"چیکنگ کا کیا مطلب ہوا"...... تنویر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہم نے ان سے فارمولا واپس حاصل کرنا ہے سمجھے۔ تم تینوں جیپ میں موجود سامان میں سے زیرو فائیو ٹرانسمیٹر لے لینا جیسے ہی یہ لوگ نظر آئیں تم نے مجھے فوری کال کرنا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور آپ کا کیا پروگرام ہے عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ لوگ واردات کر کے کاہان کی طرف گئے ہوں گے کیونکہ اگر یہ جیپوں پر واپس آتے تو ہمیں یہ جیپیں نظر آ جاتیں اور ویسے بھی وہاں راستہ اس ٹرک کی وجہ سے بند ہے اور اگر یہ پیدل واپس آتے تو تب بھی ہم انہیں چیک کر لیتے اس لئے میرا خیال ہے کہ انہیں ہمارے کولی پہنچنے کی اطلاع اس وقت ملی ہو گی جب میں نے کرنل ہاشم کو کال کیا تھا اس لئے یہ لازماً کاہان گئے ہوں گے اور پھر وہاں سے یہ ہانسی پہنچیں گے اور پھر وہاں سے دارالحکومت نکل جائیں گے۔ میں چیف کی طرف سے کال آنے کے بعد کمانڈر سے بات کر کے ہیلی کاپٹر حاصل کر کے یہاں سے کاہان پہنچوں گا اور وہاں سے ہانسی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن پھر ہمارے کولی جانے کا کیا فائدہ"...... تنویر نے کہا۔

"یہ بے حد تیز اور شاطر ذہن کے مالک ثابت ہو رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کسی اور راستے سے کولی پہنچ جائیں۔ ان کے ذہن میں یہ بھی بات موجود ہو گی کہ ہم ان کے راستے میں نہ ملنے سے یہ سمجھ سکتے ہیں کہ وہ کاہان گئے ہوں گے جبکہ یہ پہاڑی علاقہ ہے یہاں ایسے راستے بھی ہو سکتے ہیں جن کی مدد سے وہ ہماری نظروں میں آئے بغیر کولی پہنچ جائیں"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر ٹائیگر، تنویر اور صفدر واپس مڑے اور تیز تیز چلتے ہوئے چٹانوں کو پھلانگتے ہوئے جلد ہی ان کی نظروں سے غائب ہو گئے۔

"حیرت ہے کہ ان لوگوں نے فارمولا بھی حاصل کر لیا۔ لیبارٹری بھی تباہ کر دی اور اب تک ہمارا ان سے ایک بار بھی آمنا سامنا نہیں ہو سکا"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ اس بار حالات و واقعات شروع سے ہی عجیب انداز میں سامنے آ رہے ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر اس پر دوبارہ فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد چیف کی آواز سنائی دی۔

"چیف ملحقہ چھاؤنی کے کمانڈر کی فریکونسی بھی مجھے چاہئے۔ وہاں سے ہیلی کاپٹر منگوانا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"میں ابھی تھوڑی دیر بعد تمہیں خود کال کروں گا۔ اوور اینڈ آل"۔ دوسری طرف سے انتہائی سرد لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"چیف بھی کامیابی کا ساتھی ہے۔ اس نے بھی طوطے کی طرح آنکھیں پھیر لی ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"شکر کرو کہ چیف نے ابھی تک ہماری ہلاکت کے احکامات نہیں دیئے ورنہ جس طرح ہم شکست کھاتے چلے جا رہے ہیں نتیجہ

یہی نکلنا تھا"...... جولیا نے کہا۔

" شکست۔ کیسی شکست۔ ابھی تو ہم میدان میں ہیں اور کراؤن ایجنسی اور ایکریمیا کہیں بھاگے تو نہیں جا رہے۔ میں ان کا پیچھا پاتال تک بھی نہیں چھوڑوں گا"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب اگر ہم اسی انداز میں کام کرتے رہے تو نتیجہ یہی نکلے گا"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

" کس انداز میں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" اس بار ہم نے اپنا کام دوسروں پر چھوڑ دیا ہے۔ اگر ہم رات کو یہاں پہنچ جاتے تو یہ بھیانک واردات اس انداز میں نہ ہوتی۔ ہم نے معاملات کو کرنل ہاشم پر چھوڑ دیا۔ وہ عام فوجی تھا اور ان تربیت یافتہ اور ذہین ایجنٹوں کا مقابلہ کیسے کر سکتا تھا"...... کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" رات کے وقت اگر ہم یہاں پہنچتے تو معاملات اور بھی زیادہ بگڑ سکتے تھے۔ ویسے کرنل ہاشم نے یہاں کی چیکنگ کی جو تفصیلات بتائی تھیں وہ اس قدر جامع تھیں کہ مجرم کسی صورت میں بھی کامیاب نہ ہو سکتے تھے اور ویسے بھی سارا گروپ پکڑا گیا تھا۔ اصل حماقت کرنل ہاشم سے یہ ہوئی کہ اس نے انہیں ہمارے آنے سے پہلے ہوش دلا دیا اور انہوں نے سچوئیشن بدل دی"۔ عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ٹرانسمیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی۔ عمران نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔ اس پر پہلے سے اس نے اپنی

ذاتی رسیونگ فریکونسی ایڈجسٹ کر رکھی تھی۔

" ہیلو ہیلو چیف کالنگ۔ اوور"...... چیف کی آواز سنائی دی۔

" یس علی عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ڈاکٹر عبدالحق دارالحکومت میں موجود ہیں۔ وہ ایک خاص معاملے پر بات چیت کرنے کے لئے صدر مملکت سے ملنے کل دوپہر دارالحکومت پہنچے تھے اور فوجی چھاؤنی کے کمانڈر سے معلوم ہوا ہے کہ کرنل ہاشم کے ساتھ دو کیپٹن اور دس فوجی سپاہی تھے۔ وہاں دو کیپٹن بھی موجود تھے کمانڈر جنرل کو تمہارے بارے میں اطلاع دی جا چکی ہے۔ تم اس سے رابطہ کر سکتے ہو۔ اس کی مخصوص فریکونسی نوٹ کرو۔ اوور"...... چیف نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فریکونسی بتائی اور رابطہ ختم کر دیا۔

" خدایا تیرا شکر ہے کہ ڈاکٹر عبدالحق بچ گئے۔ یہ لیبارٹری تو دوبارہ بھی بن سکتی ہے لیکن ڈاکٹر عبدالحق ہلاک ہو جاتے تو سارا منصوبہ ہی ختم ہو جاتا"...... عمران نے اطمینان بھرا طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر پر وہ فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی جو چیف نے اسے بتائی تھی تاکہ وہ کمانڈر جنرل سے بات چیت کر کے اسے یہاں بلوا بھی سکے اور اس سے اپنے لئے ہیلی کاپٹر بھی منگوا سکے۔

دو جیپیں خاصی تیز رفتاری کے ساتھ کاہان کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ دونوں جیپوں پر مادام ٹریسی اور اس کے ساتھی سوار تھے۔ ان کے چہرے کامیابی سے دمک رہے تھے۔ انہوں نے اپنی مخصوص لیزر گنوں کی مدد سے نہ صرف لیبارٹری کا راستہ کھول لیا تھا بلکہ وہاں پر موجود ہر قسم کے سائنسی انتظامات کو بھی تہس نہس کر کے پوری لیبارٹری کو جلا کر راکھ کر دیا تھا۔ لیبارٹری میں آٹھ افراد موجود تھے جنہیں مادام ٹریسی اور اس کے ساتھیوں نے سنبھلنے سے پہلے ہی لیزر گنوں کی مدد سے جلا کر راکھ کر دیا تھا۔

"مادام یہ تو شکر ہے کہ وہاں فوجیوں کی زیادہ تعداد موجود نہ تھی ورنہ شاید یہ سب کچھ اتنی آسانی سے نہ ہو جاتا"...... عقبی سیٹ پر بیٹھی ہوئی ماریانا نے کہا۔

"ہاں۔ انہیں دراصل اپنے سائنسی انتظامات پر ضرورت سے

زیادہ بھروسہ تھا اس لئے انہوں نے وہاں فوجیوں کی تعداد کم رکھی تھی"...... مادام ٹریسی نے جواب دیا۔

"مادام وہ فارمولا کہاں ہے جو آپ کی اور جیپوں کی تلاشی کے باوجود ان کے ہاتھ نہ لگ سکا"...... اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے جیکسن نے کہا۔

"کرنل ہاشم نے شاید مجھے احمق سمجھ لیا تھا کہ میں اس قدر قیمتی فارمولا اپنے ساتھ لے کر وہاں جاتی"...... مادام ٹریسی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن مادام جب ہم رہائش گاہ سے روانہ ہوئے تھے تو فارمولا تو آپ کے پاس تھا"...... جیکسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے فارمولا لیبارٹری کے عقبی طرف ایک چٹان کی کھوہ میں اس طرح چھپا دیا تھا کہ بغیر خاص طور پر چیک کئے وہ کسی کو نہ مل سکتا تھا اور میری یہی احتیاط کام آ گئی ورنہ فارمولا بھی ہاتھ سے جاتا اور اس کے ساتھ ہی وہ لوگ ہمیں ہوش میں لانے کی بجائے اسی طرح بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک کر دیتے۔ مجھے معلوم تھا کہ انہیں ہر صورت میں فارمولا واپس حاصل کرنا ہے اس لئے وہ ہمیں زندہ رکھنے پر مجبور ہوں گے اور وہی ہوا"...... مادام ٹریسی نے جواب دیا۔

"مادام ایسا نہ ہو کہ جب تک ہم کاہان اور وہاں سے ہانسی شہر پہنچیں یہ لوگ پہلے کی طرح ہیلی کاپٹر پر وہاں پہنچ جائیں۔ وہ ملٹری کا

"ہیلی کاپٹر بھی تو حاصل کر سکتے ہیں"...... اس بار ڈرائیونگ سیٹ پر موجود فورڈ نے کہا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ ہم کاہان سے ہانسی جائیں گے"۔ مادام ٹریسی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو اور کیا ہم ادھر ہی تو جارہے ہیں"...... فورڈ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہمارے لئے اب سب سے محفوظ جگہ کولی ہے لیکن ہم اپنی رہائش گاہ پر نہیں جائیں گے کیونکہ کرنل ہاشم نے بتایا تھا کہ اسے رات کو ہی دارالحکومت سے ہمارے حملے کے بارے میں اطلاع مل گئی تھی اور پھر صبح کو عمران نے کرنل ہاشم کو کال کرتے ہوئے بتایا کہ وہ کولی پہنچ چکا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ میں نے دارالحکومت میں خصوصی اسلحہ حاصل کرنے اور پھر آران کی سرحد کراس کر کے یہاں سے نکلنے کا جو پلان بنایا تھا وہ کسی نہ کسی طرح عمران کے علم میں آچکا ہے اور چونکہ عمران اور اس کے ساتھی کولی کی طرف سے لیبارٹری پہنچیں گے اور ہم انہیں راستے میں نہ ملے ہوں گے تو وہ لامحالہ اس نتیجے پر پہنچے گا کہ ہم کاہان گئے ہیں اس لئے وہ لازماً ہمارے پیچھے کاہان پہنچے گا"...... مادام ٹریسی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"مادام۔ کولی میں بھی اس کا گروپ موجود ہو گا"...... فورڈ نے کہا۔

"ہاں اسی لئے تو میں نے کہا ہے کہ ہم اس رہائش گاہ پر نہیں

جائیں گے جہاں سے ہم روانہ ہوئے تھے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ اس رہائش گاہ کو بھی چیک کر چکے ہوں"...... مادام ٹریسی نے جواب دیا۔

"لیکن مادام ہم کولی کس طرح جائیں گے۔ کیا پیدل"...... اس بار جیکسن نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے نقشہ چیک کیا ہے۔ کاہان سے پہلے ایک اور سڑک شمال کی طرف نکلتی ہے جو ایک اور چھوٹے سے قصبے میں جاتی ہے جہاں پتھر کاٹنے والے کرشر لگے ہوئے ہیں۔ اس قصبے کا نام راڈنی ہے۔ راڈنی سے پہلے ہم جیپیں چھوڑ دیں گے اور پھر وہاں سے پیدل چلتے ہوئے ہم جنوب کی طرف بڑھیں گے جہاں فوجی چھاؤنی ہے وہاں سے ہم کوئی فوجی جیپ یا ہیلی کاپٹر اڑائیں گے اور اس ہیلی کاپٹر یا جیپ کی مدد سے ہم واپس کولی جائیں گے اور پھر کولی پہنچ کر ہم آگے کی پلاننگ نئے سرے سے کریں گے"...... مادام ٹریسی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مادام انہوں نے لازماً اب کولی، کاہان اور دارالحکومت تینوں جگہوں پر انتہائی سخت چیکنگ کرنی ہے اور ہمارا مشن اب ہر لحاظ سے مکمل ہو چکا ہے اس لئے اب ہمیں ہر صورت میں فارمولے سمیت پاکیشیا سے نکلنا ہے"...... جیکسن نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ظاہر ہے اس بارے میں ہمیں کوئی پلاننگ بنانی ہو گی ورنہ افراتفری میں ہم ان کے ہاتھ لگ سکتے ہیں"...... مادام ٹریسی

نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر کاہان کے قریب پہنچ کر وہ واقعی شمال کی طرف مڑ گئے اور تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے راڈنی کے آثار نظر آنے شروع ہو گئے۔ یہ پہاڑی قصبہ کافی بلندی پر تھا پھر ان کی جیپ نے جیسے ہی ایک موڑ کاٹا مادام ٹریسی بے اختیار چونک پڑی۔

"جیپیں یہیں روک دو ایک طرف کر کے"...... مادام ٹریسی نے کہا تو فورڈ نے جیپوں کو ایک سائیڈ پر کر کے روک دیا۔

"کیا ہوا مادام"...... فورڈ نے جیپ روکتے ہوئے کہا۔

"قصبے میں ایک پختہ گھر کے سامنے مجھے ایک پرائیویٹ ہیلی کاپٹر نظر آیا ہے۔ ہم نے اس پر قبضہ کرنا ہے"...... مادام ٹریسی نے کہا۔

"پرائیوٹ ہیلی کاپٹر اور یہاں پہاڑی قصبے میں۔ نہیں مادام یہ کیسے ممکن ہے"...... ماریانا نے کہا۔

"جیسے بھی ممکن ہے بہرحال ہیلی کاپٹر وہاں موجود ہے اور اب جیکسن اور راجر جائیں گے اور وہاں سے یہ ہیلی کاپٹر یہاں لے آئیں گے۔ باقی ہم سب یہاں رکیں گے"...... مادام ٹریسی نے جیپ سے اترتے ہوئے کہا اور وہ سب بھی جیپوں سے نیچے اتر آئے۔

"مادام وہاں کی صورت حال کو ہم نے خود کنٹرول کرنا ہے یا اس سلسلے میں آپ کی کوئی خصوصی ہدایات ہیں"...... جیکسن نے کہا۔

"تم نے ہیلی کاپٹر اس انداز میں حاصل کرنا ہے کہ کسی کو علم نہ ہو سکے یا اگر ضروری سمجھو تو جس گھر کے سامنے یہ موجود ہے وہاں

کے لوگوں کو سائیلنسر لگے اسلحے سے ہلاک کر دینا لیکن اوپن فائر نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ ساتھ ہی فوجی چھاؤنی ہے اور فائرنگ کی گونج دور دور تک سنائی دیتی ہے"...... مادام ٹریسی نے کہا اور جیکسن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ اور راجر دونوں تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے جبکہ وہ سب ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد انہوں نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند ہوتے دیکھا اور پھر ہیلی کاپٹر تیزی سے گھومتا ہوا سیدھا اس طرف کو آنے لگا جدھر مادام ٹریسی اور اس کے ساتھی موجود تھے اور مادام ٹریسی اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ ہیلی کاپٹر کے اس طرف آنے کا مطلب تھا کہ جیکسن اور راجر اسے حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور پھر تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر ان کے قریب ایک چٹان پر اتر آیا اور وہ سب تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گئے گو ہیلی کاپٹر چھوٹا تھا لیکن اس وقت انہوں نے بہرحال اس پر سوار ہونا تھا اس لئے وہ سب اس پر سوار ہو گئے۔ پائلٹ سیٹ پر جیکسن موجود تھا۔

"جیکسن نیچی پرواز رکھو اور سیدھے اب دارالحکومت کی طرف چلو میں نے ارادہ بدل دیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کولی میں ہم پھنس جائیں"...... مادام ٹریسی نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یس مادام"...... جیکسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کو ہوا میں بلند کر دیا اور پھر تیزی سے اسے دارالحکومت کی

سمت لے جانے لگا۔

" کوئی گڑبڑ تو نہیں ہوئی"...... مادام ٹریسی نے پوچھا۔

" نو مادام۔ ہیلی کاپٹر جس گھر کے سامنے موجود تھا وہاں ایک بوڑھی عورت اور چار مرد موجود تھے۔ ان چاروں کے لباس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہی اس ہیلی کاپٹر پر یہاں آئے ہیں اور بوڑھی عورت شاید بیمار تھی۔ وہ چاروں اس کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ راجر نے ان پر اچانک فائر کھول دیا اور اس عورت سمیت چاروں کو ہلاک کر دیا۔ میں نے اس دوران ہیلی کاپٹر کو چیک کیا یہ بہترین حالت میں ہے"۔ جیکسن نے کہا۔

" یہ کسی کاروباری کمپنی کا ہے۔ اس پر نام بھی لکھا ہوا ہے"۔ مادام ٹریسی نے کہا۔

" یس مادام۔ نیشنل اورینٹ کارپوریشن کا نام لکھا ہوا ہے"۔ جیکسن نے جواب دیا اور مادام ٹریسی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ نیچی اور مسلسل چالیس منٹ کی پرواز کے بعد وہ دارالحکومت کے نواح میں بخیر و عافیت پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے۔

" ہیلی کاپٹر کو کہیں قریب کھیتوں میں اتار دینا۔ وہاں سے ہم پیدل آگے جائیں گے"...... مادام ٹریسی نے کہا اور جیکسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" لیکن مادام دارالحکومت میں ہم کیا کسی ہوٹل میں قیام کریں گے"...... عقبی سیٹ پر موجود ڈیانا نے کہا۔

" نہیں۔ کسی قریبی کالونی میں کوئی نہ کوئی کوٹھی ایسی ہو گی جس کے باہر کرائے کے لئے یا قابل فروخت کا بورڈ موجود ہو گا۔ وہاں ہم اطمینان سے نہ صرف کچھ وقت گزاریں گے بلکہ آگے کی پلاننگ کر کے یہاں سے نکلنے کی کوشش کریں گے"...... مادام ٹریسی نے کہا اور ایک بار پھر سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

عمران، جولیا اور کیپٹن شکیل کے ساتھ فوجی ہیلی کاپٹر میں سوار کاہان کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

" میں نے دو جیپیں راڈنی قصبے کی طرف جاتی ہوئی دیکھی تھیں جناب "...... اچانک فوجی پائلٹ نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" راڈنی قصبہ کدھر ہے "...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" کاہان سے شمال کی طرف سڑک جاتی ہے۔ وہاں ایک چھوٹا سا پہاڑی قصبہ ہے۔ یہاں کے لوگ زیادہ تر فوجی چھاؤنی میں کام کرتے ہیں "...... پائلٹ نے جواب دیا۔

" لیکن راڈنی قصبے سے کیا کوئی سڑک دارالحکومت جاتی ہے "۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

" جی نہیں۔ سڑک تو نہیں جاتی۔ انہیں بھی پہلے کاہان آنا پڑتا ہے

اور پھر وہاں سے ہانسی جانا پڑتا ہے البتہ میں نے آتے ہوئے عزت خان کا ہیلی کاپٹر راڈنی قصبے میں ان کی والدہ کے گھر کے سامنے کھڑا دیکھا تھا۔ شاید یہ دونوں جیپیں ان کے آدمیوں کی ہوں "۔ پائلٹ نے جواب دیا۔

" ہیلی کاپٹر اور راڈنی قصبے میں۔ کیا مطلب۔ کون ہے یہ عزت خان "...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" عزت خان راڈنی قصبے کا رہنے والا ہے۔ پہلے فوجی چھاؤنی کا ٹھیکیدار تھا پھر اس نے دارالحکومت میں کوئی کمپنی بنا لی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اتنی دولت دی ہے کہ اب وہ اپنے قصبے میں ہیلی کاپٹر پر آتا ہے اور یہ اس کا ذاتی ہیلی کاپٹر ہے۔ اس کی بوڑھی والدہ راڈنی قصبے میں ہی رہتی ہے حالانکہ عزت خان نے اسے دارالحکومت لے جانے کی بے حد کوشش کی لیکن اس نے وہاں جانے سے انکار کر دیا اس لئے اب عزت خان اکثر اس سے ملنے راڈنی قصبے آتا جاتا رہتا ہے "۔ پائلٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ پھر پہلے راڈنی قصبے کی طرف چلو ہم نے اس ہیلی کاپٹر اور جیپوں کو چیک کرنا ہے "...... عمران نے کہا اور پائلٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر ایک پہاڑی لیکن چھوٹے سے قصبے کے اوپر پہنچ گیا۔

" ہیلی کاپٹر تو موجود نہیں ہے شاید وہ لوگ اس دوران واپس چلے گئے ہیں "...... پائلٹ نے کہا۔

"تم اسے وہاں اتار دو جہاں ہیلی کاپٹر تم نے دیکھا تھا"۔ عمران نے کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سرہلایا اور پھر ہیلی کاپٹر کو اس نے ایک مسطح چٹان پر اتار دیا اور عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر آیا۔ پائلٹ بھی نیچے آگیا تھا۔

"کہاں ہے ان کا گھر۔ کیا وہ سامنے والا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ آئیے"...... پائلٹ نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس گھر کی طرف بڑھ گیا لیکن جب وہ گھر میں داخل ہوئے تو وہ سب بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ سامنے برآمدے میں ہی لاشیں پڑی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ یہ لاشیں ایک بوڑھی عورت اور چار مردوں کی تھیں۔ بوڑھی عورت کی لاش چارپائی پر پڑی ہوئی تھی جبکہ چاروں مردوں کی لاشیں کرسیوں سمیت نیچے گری ہوئی تھیں۔

"یہ عزت خان اور یہ اس کا بیٹا ہے عصمت خان جناب"۔ پائلٹ نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ یہ ہیلی کاپٹر لے اڑے ہیں۔ آؤ واپس آؤ"...... عمران نے واپس مڑ کر تقریباً بھاگتے ہوئے انداز میں ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور پائلٹ، جولیا اور کیپٹن شکیل بھی اس کے پیچھے بھاگ پڑے۔

"یہاں کوئی ایسی چیک پوسٹ ہے جو ہیلی کاپٹر کو چیک کر سکتی ہے کہ وہ کس طرف گیا ہے"...... عمران نے ہیلی کاپٹر میں بیٹھتے ہی

پائلٹ سے کہا۔

"یس سر۔ میں بات کرتا ہوں"...... پائلٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر میں موجود ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ عمران ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ جولیا اور کیپٹن شکیل بھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے چہرے ستے ہوئے تھے۔

"ہیلو ہیلو کرم داد خان پائلٹ کوڈ ون تھری کالنگ ایئر چیک پوسٹ نمبر تھرٹی ون۔ اوور"...... پائلٹ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ چیک پوسٹ نمبر تھرٹی ون اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ کیا عزت خان کی کمپنی کے ہیلی کاپٹر کو آپ نے راڈنی قصبے سے پرواز کرتے ہوئے مارک کیا ہے۔ اوور"...... پائلٹ نے کہا۔

"یس وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے راڈنی سے پرواز کر کے دارالحکومت کی طرف گیا ہے لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اسے کال آف کرنے کا کہہ دیا۔

"شکریہ۔ اوور اینڈ آل"...... پائلٹ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اس ہیلی کاپٹر کے پیچھے چلو جس قدر تیز رفتاری سے جا سکتے ہو"۔

عمران نے پائلٹ سے کہا اور پائلٹ نے اثبات میں سرہلایا اور پھر انجن سٹارٹ کر کے اس نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند کیا اور اسے موڑ کر تیزی سے دارالحکومت کی طرف بڑھا دیا۔ فوجی ہیلی کاپٹر کافی تیز رفتاری سے آگے بڑھا چلا جا رہا تھا لیکن دور دور تک کوئی ہیلی کاپٹر فضا میں نظر نہ آرہا تھا۔ عمران ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی فراخ پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیلا ہوا نظر آ رہا تھا۔ پھر تقریباً چالیس منٹ کی تیز پرواز کے بعد ہیلی کاپٹر دارالحکومت کے نواحی علاقے تک پہنچ گیا۔

"وہ۔ وہ دائیں طرف کھیتوں میں ایک ہیلی کاپٹر موجود ہے"۔ اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھی ہوئی جولیا نے کہا تو عمران اور باقی سب بھی چونک پڑے۔

"ہاں۔ یہ عزت خان کی کمپنی کا ہی ہیلی کاپٹر ہے"...... پائلٹ نے ہیلی کاپٹر کا رخ موڑتے ہوئے کہا۔

"تم کیسے یہ سب کچھ جانتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"میں اس ہیلی کاپٹر کو اڑاتا رہا ہوں۔ پھر میں نے فوج جائن کر لی تھی"...... پائلٹ نے کہا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد پائلٹ نے کھیتوں میں موجود ایک پرائیویٹ ہیلی کاپٹر کے قریب اپنا ہیلی کاپٹر اتار دیا اور عمران جولیا اور کیپٹن شکیل تینوں نیچے اترے اور دوڑتے ہوئے اس ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھے۔ گو انہیں معلوم تھا کہ ہیلی کاپٹر خالی ہو گا لیکن پھر بھی چیکنگ کی ضرورت

تھی۔ ہیلی کاپٹر واقعی خالی تھا۔ عمران ہیلی کاپٹر پر چڑھ گیا اور اس نے اندر کا تفصیلی جائزہ لیا لیکن وہاں کوئی ایسی چیز موجود نہ تھی جو اسے کسی قسم کا کوئی فائدہ پہنچا سکتی اس لئے وہ ہیلی کاپٹر سے نیچے اترا تو دور سے کیپٹن شکیل ایک مقامی کسان کے ساتھ ہیلی کاپٹر کی طرف آتا دکھائی دیا۔

"یہ بتا رہا ہے کہ اس ہیلی کاپٹر سے تین غیر ملکی عورتیں اور چار غیر ملکی مرد اتر کر زیڈ ٹاؤن کی طرف گئے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے اس کسان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ان کے حلیے بتا سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ میں تو یہاں سے کافی دور کھیتوں میں کام کر رہا تھا جب یہ ہیلی کاپٹر اترا اور پھر اس میں سے یکے بعد دیگرے سات غیر ملکی نیچے اترے اور تیز تیز قدم اٹھاتے سامنے کالونی کی طرف چلے گئے اور پھر میری نظروں سے غائب ہو گئے اور میں بھی اپنے کام میں مصروف ہو گیا کیونکہ وہ غیر ملکی تھے اس لئے مجھے کوئی تعجب نہ ہوا تھا"...... کسان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کے لباس وغیرہ کی تفصیل تو بتا سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"جناب انہوں نے جیکٹیں اور پتلونیں پہنی ہوئی تھیں۔ بس دور سے تو میں نے اتنا ہی دیکھا ہے"...... کسان نے جواب دیا۔

"اوکے پائلٹ تم ہیلی کاپٹر واپس لے جاؤ۔ تمہارا شکریہ کہ

تمہاری وجہ سے ہم ان کے پیچھے یہاں تک آگئے ہیں ورنہ ہم وہیں بھٹکتے رہتے۔ اب ہم خود ہی انہیں تلاش کر لیں گے"...... عمران نے پائلٹ سے کہا اور پائلٹ سلام کر کے واپس ہیلی کاپٹر کی طرف مڑ گیا۔

"آؤ"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر وہ تینوں تیز تیز قدم اٹھاتے اس کالونی کی طرف بڑھتے چلے گئے جس کے بارے میں اس کسان نے بتایا تھا۔

"تعداد کے مطابق تو یہ وہی گروپ ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ ویسے خاصے خوش قسمت لوگ ہیں کہ انہیں بروقت ہیلی کاپٹر میسر آگیا"...... عمران نے کہا اور جولیا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر وہ تینوں اس کالونی میں داخل ہوئے اور انہوں نے تقریباً ساری کالونی گھوم ڈالی لیکن وہاں انہیں ان کے بارے میں کہیں سے کچھ معلوم نہ ہو سکا۔

"عجیب صورت حال ہے نجانے اب یہ کہاں ہوں گے۔ مجھے چیف سے بات کرنی ہو گی"...... عمران نے کہا اور پھر وہ ایک چوک پر بنے ہوئے ریستوران کی طرف بڑھ گئے۔ اس کے برآمدے میں ایک پبلک فون بوتھ نظر آرہا تھا۔ ابھی وہ ریستوران کے قریب پہنچے تھے کہ ریستوران سے ایک نوجوان باہر آیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ اس انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے اسے کسی کی تلاش ہو۔

"کیا بات ہے آپ پریشان دکھائی دے رہے ہیں"...... عمران نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میری سٹیشن ویگن چھین لی گئی ہے جناب۔ ظلم ہے کہ اب غیر ملکیوں نے بھی ڈکیتیاں شروع کر دی ہیں"...... نوجوان نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کتنے غیر ملکی تھے اور کہاں یہ واردات ہوئی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جناب پچھلے چوک پر اچانک ایک غیر ملکی عورت ایک گلی سے نکل کر سامنے آئی اور اس نے مجھے ہاتھ دے کر رکنے کا اشارہ کیا۔ میں نے غیر ملکی سمجھ کر ویگن روک لی۔ اسی لمحے اس کے کئی ساتھی بھی گلی سے باہر آگئے اور پھر انہوں نے مجھے کھینچ کر نیچے اتارا۔ میری کنپٹی پر مکہ مارا اور پھر ویگن لے کر چلے گئے۔ میں چند لمحے تو بے ہوش رہا لیکن پھر ہوش آنے پر میں ان کے پیچھے بھاگا لیکن وہ غائب ہو چکے تھے۔ میں یہاں آیا تاکہ پولیس کو اطلاع دوں لیکن ایمرجنسی پولیس آفس میں گھنٹی تو جاری رہی ہے لیکن کوئی کال ہی اٹنڈ نہیں کر رہا"۔ نوجوان نے تیز تیز لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کتنی تعداد تھی ان کی"...... عمران نے پوچھا۔

"جی تین عورتیں اور چار مرد تھے اور سب کے سب غیر ملکی تھے"۔ نوجوان نے کہا۔

"سٹیشن ویگن کا نمبر کیا ہے اور ماڈل کون سا تھا"...... عمران

نے پوچھا تو نوجوان نے نمبر بتا دیا۔

"تم خود ٹیکسی میں بیٹھ کر پولیس کے پاس چلے جاؤ۔ یہ غیر ملکی ایجنٹ تھے۔ تمہاری ویگن وہ شہر میں کہیں نہ کہیں چھوڑ دیں گے۔ شکر کرو کہ تمہاری جان بچ گئی"...... عمران نے کہا اور تیزی سے ریستوران کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پبلک فون بوتھ میں داخل ہو کر جیب سے کارڈ نکال کر فون پیس کے خصوصی خانے میں ڈالا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں جناب دارالحکومت سے"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے لیبارٹری والے علاقے سے یہاں تک پہنچنے کے سارے حالات بتا دیئے۔

"کیا نمبر ہے اس سٹیشن ویگن کا"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا تو عمران نے نمبر اور ماڈل وغیرہ کی تفصیلات بتا دیں۔

"ٹھیک ہے میں چیک کراتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایئرپورٹ اور دوسرے شہروں کو جانے والے راستوں پر اور خصوصاً کوریئر سروس اور ڈاک خانے کی سروس تو چیک کی جا رہی ہے ناں جناب"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ مکمل چیکنگ کی جا رہی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ کر کارڈ باہر نکالا اور اسے جیب میں ڈال

کر وہ پبلک فون بوتھ سے باہر آ گیا۔

"اب انہیں کہاں تلاش کیا جائے"...... جولیا نے کہا۔

"آؤ یہاں سے چلیں۔ ظاہر ہے وہ یہاں موجود نہیں ہیں"۔ عمران نے کہا اور وہ آگے چوک کی طرف بڑھ گئے جہاں سے انہیں ٹیکسی مل سکتی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ٹیکسی میں سوار ہو کر شہر کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"باقی ساتھیوں کو بھی کال کر لیا جائے عمران صاحب جو وہاں ڈیوٹی دے رہے ہوں گے"...... عقبی سیٹ پر عمران کے ساتھ بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

"جولیا کے فلیٹ پر پہنچ کر وہاں سے کال کریں گے"...... عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

مادام ٹریسی اپنے ساتھیوں سمیت ہوٹل شوبرا کے ایک کمرے میں موجود تھی۔ ہیلی کاپٹر سے وہ ملحقہ کالونی میں داخل ہوئے تھے لیکن وہاں انہیں ایسی کوئی کوٹھی نظر نہ آئی جس پر کرایہ کے لئے خالی ہے یا برائے فروخت کا بورڈ موجود ہوتا تو انہوں نے وہاں سے ایک سٹیشن ویگن چھینی اور اس کے ذریعے وہ شہر پہنچ گئے۔ یہاں ایک جنرل پارکنگ میں انہوں نے سٹیشن ویگن چھوڑ دی اور پھر مختلف ٹیکسیوں کے ذریعے وہ ہوٹل شوبرا پہنچ گئے تھے۔

"مادام۔ ہمیں اپنے میک اپ تبدیل کر لینے چاہئیں"۔ ماریانا نے کہا۔

"نہیں۔ اس میک اپ میں ہمیں ہلاک ہو جانے والوں کے علاوہ اور کسی نے نہیں دیکھا اور پھر اس میک اپ میں ہمارے پاس کاغذات بھی صحیح اور مکمل ہیں اس لئے فی الحال یہی میک اپ ٹھیک

رہیں گے"...... مادام ٹریسی نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے مادام اب ہمیں مزید احتیاط کے چکر میں پڑنے کی بجائے علیحدہ علیحدہ فلائٹس میں سوار ہو کر یہاں سے نکل جانا چاہئے"۔ جیکسن نے کہا۔

"اس وقت سب سے زیادہ چیکنگ ایئرپورٹ پر ہی ہو رہی ہو گی۔ ہم نے ان کی لیبارٹری تباہ کی ہے اور انتہائی قیمتی فارمولا اڑایا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ خاموش بیٹھے ہوئے ہوں گے"۔ مادام ٹریسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ کیا ہم یہاں چھپے بیٹھے رہیں گے۔ میرا خیال ہے کہ جتنا وقت گزرے گا ہمارے لئے خطرات بڑھتے چلے جائیں گے"...... جیکسن نے کہا۔

"مادام آران کی بجائے اگر ہم کسی طرح کافرستان پہنچ جائیں تو ہم زیادہ محفوظ ہو جائیں گے"...... جیکب نے کہا۔

"لیکن کیسے۔ یہی بات تو میں سوچ رہی ہوں"...... مادام ٹریسی نے کہا۔

"کسی ویٹر کے ذریعے ایسے سمگروں سے رابطہ کیا جا سکتا ہے جو یہ کام کر سکتے ہیں"...... جیکسن نے کہا۔

"نہیں۔ اب آخری صورت یہی رہ گئی ہے کہ چیف کو کال کر کے یہاں سے کسی بااعتماد گروپ کی ٹپ حاصل کی جائے"۔ مادام ٹریسی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون سیٹ کے نیچے لگا ہوا

بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر رسیور اٹھا کر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ایکریمیا کا کوڈ نمبر اور ولنگٹن کا کوڈ نمبر بتا دیں"...... مادام ٹریسی نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیئے گئے۔

"شکریہ"...... مادام ٹریسی نے کہا اور کریڈل دبا کر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ سب سے آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"ٹی ایس بول رہی ہوں چیف"...... مادام ٹریسی نے کہا۔

"اوہ یس۔ کیا رپورٹ ہے۔ تم نے تو اب تک رابطہ ہی نہیں کیا"...... دوسری طرف سے کراؤن ایجنسی کے چیف کی بھاری اور سخت آواز سنائی دی۔

"چیف ہم نے کام مکمل کر لیا ہے لیکن یہاں ہر طرف مکمل ناکہ بندی ہے اس لئے میں سوچ رہی ہوں کہ آپ سے یہاں کے کسی گروپ کی ٹپ لے لوں جو ہمیں خاموشی سے سرحد پار کرا دے"۔ مادام ٹریسی نے جواب دیا۔

"نہیں۔ ان معاملات میں کسی مقامی گروپ پر اعتماد نہیں کیا جا

سکتا۔ اصل کام تمہارے پاس ہے یا کہیں رکھا ہوا ہے"...... چیف نے گول مول سے لہجے میں کہا۔

"میرے پاس ہے چیف"...... مادام ٹریسی نے جواب دیا۔

"تم ایسا کرو کہ پالینڈ کے سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری ہانسن کو پندرہ منٹ بعد فون کرو۔ میں اس دوران اسے ہدایات دے دوں تم اصل کام اس کے حوالے کر دینا اور پھر تم اطمینان سے واپس آ جانا"...... چیف نے کہا۔

"لیکن چیف یقیناً سفارت خانوں کی نگرانی ہو رہی ہو گی"۔ مادام ٹریسی نے کہا۔

"کیا انہیں تمہاری اصلیت کا علم ہو گیا ہے"...... چیف نے چونک کر پوچھا۔

"میرا خیال ہے نہیں ہوا۔ اب تک ہمارا ان سے براہ راست ٹکراؤ ہی نہیں ہوا البتہ ہم آگے آگے ہیں اور وہ ہمارے پیچھے چل رہے ہیں لیکن پھر بھی ہو سکتا ہے کہ انہوں نے سفارت خانوں کی نگرانی کرا رکھی ہو"...... مادام ٹریسی نے کہا۔

"پالینڈ ایسا ملک ہے جو اس قسم کی کسی کارروائی میں کبھی ملوث نہیں ہوا اس لئے پالینڈ کے سفارت خانے کی نگرانی نہیں ہو سکتی۔ تم ہانسن کو اپنے پاس بلا لینا۔ وہ لوگ تو آتے جاتے رہتے ہیں وہ ویسے بھی بے حد ہوشیار اور محتاط آدمی ہے اس لئے وہ ہر لحاظ سے خیال رکھے گا۔ تم اعتماد کے ساتھ اسے مال دے دینا۔ وہ سفارتی

بیگ کے ذریعے اسے پالینڈ بھجوا دے گا اور پھر وہاں سے وہ خود بخود میرے پاس پہنچ جائے گا اور میں اسے کہہ دوں گا وہ تم لوگوں کو بھی وہاں سے نکالنے کا کوئی فول پروف بندوبست کرے گا"۔ چیف نے کہا۔

" ٹھیک ہے چیف"...... مادام ٹریسی نے کہا تو چیف نے اسے ہانسن کا فون نمبر بتا دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

" چیف نے بہت اچھی ترکیب سوچی ہے۔ اب فارمولا حفاظت سے یہاں سے نکل جائے گا"...... ماریانا نے کہا اور مادام ٹریسی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر پندرہ منٹ بعد مادام ٹریسی نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور چیف کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے تاکہ ہانسن سے معاملات طے کر سکے۔

" یس ہانسن بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" مادام ٹریسی بول رہی ہوں۔ کوڈ کراؤن ایجنسی"...... مادام ٹریسی نے کہا۔

" یس مادام مجھے احکامات مل چکے ہیں آپ کہاں سے بول رہی ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہوٹل شوبرا روم نمبر اٹھارہ دوسری منزل لیکن آپ نے ہر لحاظ سے محتاط رہنا ہے"...... مادام ٹریسی نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں مادام۔ میں اپنی ذمہ داری کو بخوبی سمجھتا

ہوں۔ میں آدھے گھنٹے بعد پہنچ رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ہانسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مادام ٹریسی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" اب اس سے زیادہ میں اور کیا کر سکتی ہوں"...... مادام ٹریسی نے کہا۔

" آپ ذہنی طور پر اس سلسلے میں مطمئن نظر نہیں آ رہیں"۔ جیکسن نے کہا۔

" جب تک فارمولا اور ہم یہاں سے بے بخیر و عافیت نکل نہیں جائیں گے اطمینان کیسے ہو سکتا ہے"...... مادام ٹریسی نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال پھیلا ہوا تھا۔ اسے مسلسل احساس ہو رہا تھا کہ اس مشن میں وہ اور سیکرٹ سروس باوجود اس قدر بھاگ دوڑ کے مکمل طور پر ناکام رہے ہیں لیکن وہ اس ناکامی کو ہر صورت میں کامیابی میں بدلنا چاہتا تھا لیکن کوئی راستہ اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا۔

"عمران صاحب میں نے ایکریمین سفارت خانے کی نگرانی کا حکم دے رکھا ہے کیونکہ کراؤن ایجنسی بہرحال ایکریمی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ فارمولے کی فائل سفارتی بیگ کے ذریعے باہر نکلنے کی کوشش کریں"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ ہاں گڈ۔ تم نے اچھی بات سوچی ہے۔ یہ پہلو تو میرے ذہن میں ہی نہ آیا تھا"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ

مزید کوئی بات ہوتی سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران اور بلیک زیرو دونوں بے اختیار چونک پڑے کیونکہ سپیشل فون سے صرف فارن ایجنٹ ہی کال کیا کرتے تھے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"گراہم بول رہا ہوں چیف فرام ولنگٹن"...... دوسری طرف سے سیکرٹ سروس کے سپیشل فارن ایجنٹ گراہم کی آواز سنائی دی اور عمران چونک پڑا۔ اسے یاد آ گیا تھا کہ بلیک زیرو نے اسے بتایا تھا کہ اس نے یہ کام گراہم کے ذمہ لگا دیا ہے کہ وہ کراؤن ایجنسی کے بارے میں تحقیقات کرے۔

"یس"...... عمران نے جواب دیا۔

"چیف۔ آپ کے حکم پر میں نے کراؤن ایجنسی کا نہ صرف سراغ لگا لیا ہے بلکہ میں نے ایک اہم فون کال کا بھی سراغ لگا لیا ہے۔ مجھے ابھی چند لمحے پہلے میرے مخبر نے اطلاع دی ہے کہ کراؤن ایجنسی کے چیف کو پاکیشیا سے اس کی خصوصی ایجنٹ ٹریسی نے کال کی ہے۔ اس نے چیف کو بتایا ہے کہ وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو چکی ہے اور اب مال کو باہر نکالنا چاہتی ہے جس پر چیف نے اسے ہدایت کی ہے کہ وہ مال پالینڈ سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری ہانسن کے حوالے کر دے۔ وہ اسے پالینڈ کے سفارت خانے کے سفارتی بیگ کے ذریعے نکال دے گا اور ٹریسی اور اس کے ساتھیوں کو بھی پاکیشیا سے

باہر نکالنے کے لئے کام کرے گا"...... گراہم نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو کا چہرہ بھی بے اختیار چمک اٹھا۔

"ویری گڈ۔ گراہم تم نے قابل قدر کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ ویری گڈ۔ مزید تفصیلات کا بھی علم ہوا ہے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

"نہیں چیف۔ صرف یہی بات معلوم ہوئی ہے"...... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔ ظاہر ہے ایکسٹو عام حالات میں کسی کی تعریف کرنے کا عادی نہ تھا جبکہ اس بار اس نے کھل کر گراہم کی تعریف کی تھی اس لئے ظاہر ہے اس کے لہجے میں مسرت نے تو جھلکنا ہی تھا۔

"اوکے۔ تم اس مخبر سے مسلسل رابطہ رکھو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے دوسرے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پالینڈ سفارت خانے کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کر دیا۔

"پالینڈ ایمبیسی"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سیکنڈ سیکرٹری مسٹر ہانسن سے بات کرائیں۔ میں ایکریمین سفارت خانے سے الیگزینڈر بول رہا ہوں ان کا دوست"...... عمران نے ایکریمین لہجے میں کہا۔

"وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے کہیں گئے ہیں جناب۔ شاید کسی سے ملنے شہر گئے ہیں۔ آپ ایک گھنٹے بعد دوبارہ فون کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا آپ معلوم کر کے بتا سکتی ہیں کہ وہ کہاں گئے ہیں کیونکہ میں نے ان سے فوری ملنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ وہ بتا کر نہیں گئے۔ ویسے وہ اپنی پرائیویٹ کار پر گئے ہیں اس لئے اپنے کسی پرائیوٹ کام کے لئے ہی گئے ہوں گے اس لئے بھی کچھ معلوم نہیں کیا جا سکتا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو۔ سر سلطان سے بات کرائیں"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر"...... دوسری طرف سے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو سلطان بول رہا ہوں جناب"...... چند لمحوں بعد سر سلطان

کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"سر سلطان مجھے اطلاع ملی ہے کہ فارمولا پالینڈ سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری ہانسن کے ذریعے سفارتی بیگ کے تھرو ملک سے باہر نکالا جا رہا ہے۔ آپ فوری طور پر ایئرپورٹ پر ایسے انتظامات کرائیں کہ ہالینڈ کا سفارتی بیگ چیکنگ کے بغیر ملک سے باہر نہ جا سکے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ہانسن۔ سیکنڈ سیکرٹری۔ اسے تو میں نے ہوٹل شوبرا میں داخل ہوتے دیکھا ہے"...... سر سلطان نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"ہوٹل شوبرا میں تفصیل بتائیں"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہوٹل شوبرا میں کارمن سفارت خانے کی طرف سے ان کے قومی دن پر فنکشن ارینج کیا گیا تھا جس میں تمام غیر ملکی ایمبیسڈرز نے شرکت کی ہے۔ اس میں سرکاری طور پر میں بھی مدعو تھا۔ فنکشن کے اختتام پر جب میں باہر آیا تو میں نے ہانسن کو ایک پرائیوٹ کار میں بیٹھے پارکنگ کی طرف جاتے ہوئے دیکھ لیا۔ ہر ملک کے سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری سے چونکہ میرا براہ راست رابطہ رہتا ہے اس لئے میں اسے اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ ویسے میں ابھی انتظامات کر دیتا ہوں"...... سر سلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ان کا حلیہ بتا دیں اور جس کار میں وہ موجود تھا اس کا رنگ اور ماڈل وغیرہ بھی بتا دیں"...... عمران نے کہا تو سر سلطان نے ہانسن کا

حلیہ بھی بتا دیا اور کار کا رنگ اور ماڈل بھی۔

"ٹھیک ہے آپ انتظامات کرائیں میں اس ہانسن کا بندوبست کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے تیزی سے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جوزف۔ جوانا کو ساتھ لے کر فوراً پالینڈ سفارت خانے کے سامنے پہنچ جاؤ۔ میں تمہیں ایک آدمی کا حلیہ بتا دیتا ہوں اور اس کی کار کا رنگ اور ماڈل۔ تم دونوں نے اسے ہر صورت میں اغوا کر کے رانا ہاؤس لے آنا ہے۔ کسی بات کی پرواہ نہ کرنا لیکن اسے زندہ پہنچنا چاہئے۔ فوراً روانہ ہو جاؤ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سر سلطان کا بتایا ہوا ہانسن کا حلیہ اور کار کا نمبر اور ماڈل بھی بتا دیا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے رسیور رکھ دیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"جو کام مجھ سے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ہو سکا وہ گراہم اور سر سلطان نے کر دیا۔ واقعی جب اللہ تعالیٰ چاہے تو خود بخود راستے بننا شروع ہو جاتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے جوزف اور جوانا کو کیوں بھیجا ہے۔ کسی اور کی ڈیوٹی لگا دیتے"...... بلیک زیرو نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"رانا ہاؤس سفارت خانے والے علاقے کے قریب ہے اور ممبرز کو بھیجنے کے لئے پہلے مجھے جولیا سے کہنا پڑتا پھر جولیا کسی کو تلاش کر کے حکم دیتی۔ اس طرح کام لمبا ہو جاتا"...... عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

مادام ٹریسی کے چہرے پر گہرے اطمینان اور مسرت کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ ہانسن سے ملنے کے بعد اسے پوری طرح احساس ہو گیا تھا کہ چیف کا انتخاب غلط نہیں ہے۔ ہانسن بے حد ہوشیار اور محتاط آدمی ہے اس لئے اسے یقین تھا کہ اب نہ صرف فارمولا محفوظ طریقے سے کراؤن ایجنسی کے چیف کے پاس پہنچ جائے گا بلکہ وہ خود بھی محفوظ طریقے سے ملک سے باہر پہنچ جانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ ہانسن نے انہیں بتایا تھا کہ سفارتی بیگ کی روانگی کے بعد وہ انہیں بھجوانے کا فول پروف انتظام کر دے گا اور پھر انہیں فون پر اطلاع دے دے گا اس لئے وہ سب اس وقت بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھے شراب پینے میں مصروف تھے۔

"یہ انتہائی عجیب مشن مکمل ہو گیا مادام۔ ویسے یہ سب کچھ آپ کی ذہانت اور کارکردگی کی وجہ سے ہوا ہے"...... ماریانا نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر اس عمران کو شکست دے کر دلی مسرت ہو رہی ہے"...... مادام ٹریسی نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اسی لمحے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان"...... مادام ٹریسی نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک مقامی نوجوان اندر داخل ہوا۔

"ڈسٹرب کرنے کے لئے معافی چاہتا ہوں۔ میں سیکنڈ مینجر ہوں۔ آج رات ہوٹل میں خصوصی فنکشن ہے میں آپ کو اس فنکشن کے دعوت نامے دینا چاہتا ہوں"...... نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ شکریہ"...... مادام ٹریسی نے مسکراتے ہوئے کہا تو نوجوان نے جیب سے ہاتھ باہر نکالا اور دوسرے لمحے ٹھس کی آواز کے ساتھ ہی مادام ٹریسی اور اس کے ساتھیوں کے گرد سفید رنگ کا دھواں سا چھا گیا اور پھر اس سے پہلے کہ مادام ٹریسی سنبھلتی اس کا ذہن تاریک دلدل میں جیسے ڈوبتا چلا گیا۔ پھر جس طرح گھپ اندھیرے میں روشنی نمودار ہوتی ہے اس طرح ااس کے ذہن میں بھی روشنی نمودار ہونا شروع ہو گئی اور پھر جیسے ہی اس کی آنکھیں کھلیں وہ بے اختیار چونک پڑی۔ اس نے دیکھا کہ وہ اب ہوٹل کے کمرے کی بجائے ایک بڑے ہال نما کمرے میں ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی اور اس کا جسم فولادی راڈز میں جکڑا ہوا تھا۔ اس نے گردن گھمائی اور دوسرے

لمحے اس کے ذہن کو ایک زور دار جھٹکا لگا کیونکہ اس کے ساتھ ہی کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا پالینڈ سفارت خانے کا سیکنڈ سیکرٹری ہانسن موجود تھا لیکن اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہوا۔ کیا مطلب۔ یہ ہانسن یہاں۔ یہ کون سی جگہ ہے"...... مادام ٹریسی نے حیرت بھرے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے راڈز کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ ہانسن کو اس حالت میں دیکھنے کے بعد اس کے ذہن میں بے اختیار دھماکے ہونے شروع ہو گئے تھے کیونکہ ہانسن اور اس کی اس انداز میں گرفتاری کا مطلب تھا کہ آخری لمحات میں اس کی کامیابی ناکامی میں تبدیل ہو چکی ہے۔ اسی لمحے اسے ہانسن کی کراہ سنائی دی تو وہ بے اختیار ہانسن کی طرف دیکھنے لگی۔ ہانسن ہوش میں آ رہا تھا۔

"ہانسن۔ ہانسن"...... مادام ٹریسی نے بے چین سے لہجے میں کہا تو ہانسن بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ مادام آپ بھی"...... ہانسن نے کہا۔

"تم یہاں کیسے پہنچے۔ وہ فارمولا کہاں ہے۔ یہ سب کیا ہے"...... مادام ٹریسی نے کہا۔

"مادام میں فارمولا لے کر واپس سفارت خانے گیا۔ ابھی سفارت خانے کے سامنے ہی پہنچا تھا کہ دو گرانڈیل حبشیوں نے میری کار کو روکا اور پھر مجھے اس طرح کار میں سے باہر کھینچ لیا گیا جیسے میں ربڑ کا بنا ہوا کھلونا ہوں۔ میری گردن پر اس قدر دباؤ پڑا کہ میں

بے ہوش گیا۔ پھر جب مجھے ہوش آیا تو میں یہاں تھا اور راڈز میں جکڑا ہوا تھا اور پھر مادام انہوں نے مجھ پر انتہائی عجیب ساحربہ استعمال کیا۔ میرے ناک کے نتھنوں میں انگلیاں ڈال کر نجانے کیا کیا گیا کہ میرا ذہن ہی ماؤف ہو گیا اور پھر میں بے ہوش ہو گیا۔ اب دوبارہ مجھے ہوش آیا ہے تو آپ یہاں موجود ہیں"...... ہانسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ سب کئے کرائے پر تم نے پانی پھیر دیا"...... مادام ٹریسی نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے تو خود سمجھ نہیں آ رہی مادام کہ یہ سب کیا اور کیسے ہوا"...... ہانسن نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اس ہال نما کمرے کا بھاری دروازہ کھلا اور مادام ٹریسی دروازے سے اندر داخل ہوتے ہوئے عمران کو دیکھ کر چونک پڑی۔ عمران کے پیچھے دو گرانڈیل حبشی تھے جن میں سے ایک افریقی نژاد تھا اور دوسرا ایکریمی نژاد۔

"تم مجھے اچھی طرح جانتی ہو ٹریسی اس لئے کسی رسمی تعارف کی ضرورت نہیں ہے لیکن مجھے اعتراف ہے کہ میں تمہیں رابرٹ کی دوست عورت ہی سمجھتا رہا۔ مجھے اس بات کا علم نہیں تھا کہ تم کراؤن ایجنسی کی نہ صرف مایہ ناز ایجنٹ ہو بلکہ ایک سیکشن کی بھی انچارج ہو"...... عمران نے سامنے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ دونوں حبشی کرسی کے پیچھے سائیڈ پر مؤدبانہ انداز میں کھڑے ہو

گئے تھے۔

"کراؤن ایجنسی۔ کیسی کراؤن ایجنسی اور کون ٹریسی میرا نام تو ماریا ہے۔ میں تو گریٹ لینڈ کے محکمہ آثار قدیمہ سے متعلق ہوں۔ میں سیاحت پر یہاں آئی ہوئی ہوں"...... مادام ٹریسی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"کاغذات کی رو سے اور چہرے پر میک اپ کی رو سے واقعی تم درست کہہ رہی ہو لیکن تم نے ہوٹل شوبرا سے اپنے چیف کو جو کال کی تھی وہ ٹریس کر لی گئی اور پھر یہ بھی معلوم ہو گیا کہ فارمولے کو ہانسن کے ذریعے باہر نکالا جا رہا ہے۔ چنانچہ ہانسن کو ٹریپ کر لیا گیا اور فارمولا بھی حاصل کر لیا گیا اور تم لوگوں کو بھی یہاں لایا گیا۔ ویسے اگر تمہیں تمہارا یہ میک اپ پسند نہ ہو تو اسے صاف بھی کیا جا سکتا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ سپیشل میک اپ ہے اور اسے صرف پانی سے صاف کیا جا سکتا ہے میک اپ واشر سے نہیں۔ میں تو تمہیں خراج تحسین پیش کرنے آیا ہوں کہ تم نے اس بار مجھے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً انگلیوں پر نچایا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ سب غلط ہے۔ میں نے تو کچھ نہیں کیا"...... مادام ٹریسی نے کہا۔

"جوانا"...... عمران نے مڑ کر ایکریمی نژاد حبشی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر"...... اس حبشی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"ہانسن نے سفارتی قوانین کی خلاف ورزی کی ہے اسے گولی مار دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"...... ایکریمی نژاد حبشی جسے جوانا کہا گیا تھا، نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مادام ٹریسی یا ہانسن کچھ بولتے ہال گولیوں کی تڑتڑاہٹ اور ہانسن کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ چند لمحوں بعد ہی ہانسن مردہ ہو چکا تھا۔

"اس کی لاش کو برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ کر دو"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور آگے بڑھ کر وہ ہانسن کی کرسی کے عقب میں آیا۔ کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی ہانسن کی لاش کے گرد موجود راڈز غائب ہو گئے تو جوانا نے ہانسن کی لاش کو اس طرح اٹھا لیا جیسے اس کا سرے سے کوئی وزن ہی نہ ہو اور پھر وہ اسے اٹھائے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ مادام ٹریسی کے ذہن میں پہلی بار خوف کی آندھیاں سی چلنے لگ گئیں۔

"اب بولو ٹریسی تمہارا کیا انجام ہونا چاہئے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے معاف کر دو۔ تمہیں رابرٹ کی دوستی کا واسطہ"...... مادام ٹریسی نے بے اختیار گڑگڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے ناقابل معافی جرائم کا ارتکاب کیا ہے۔ نہ صرف پاکیشیا کا انتہائی قیمتی فارمولا چرایا ہے بلکہ انتہائی قیمتی لیبارٹری بھی تباہ کی اور سائنس دانوں کو بھی ہلاک کیا ہے۔ اس کے علاوہ تم نے پاکیشیا فوج کے ایک کرنل، دو کیپٹنوں اور فوجی سپاہیوں کو بھی جلا کر راکھ کر دیا ہے۔ ہیلی کاپٹر چرانے کے لئے تم نے ایک بوڑھی بیمار عورت اور چار آدمیوں کو انتہائی بے دردی سے ہلاک کر دیا ہے۔ اس کے باوجود تم معافی کی بات کر رہی ہو۔ جہاں تک رابرٹ کا تعلق ہے تو مجھے معلوم ہے کہ اگر رابرٹ زندہ ہوتا تو کبھی تمہیں پاکیشیا کے خلاف کام کرنے کی اجازت نہ دیتا۔ تمہارے ساتھیوں کو ان کے جرائم کی سزا دی جا چکی ہے اور ان کی لاشیں بھی راکھ میں تبدیل ہو چکی ہیں البتہ تمہارے مفاد میں صرف ایک پوائنٹ جاتا ہے اور وہ یہ کہ مجھے تسلیم ہے کہ تم انتہائی ذہانت کی مالکہ ہو تو تم نے اپنی ذہانت سے حقیقتاً مجھے بھی اور سیکرٹ سروس کو بھی اس مشن میں شکست دی ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ تمہاری یہ ذہانت پاکیشیا کے خلاف استعمال ہوئی ہے اور یہ ناقابل معافی جرم ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور مادام ٹریسی کو یوں محسوس ہونے لگا جیسے وہ کسی انتہائی گہری دلدل میں دھنستی چلی جا رہی ہو۔

"مجھے معاف کر دو۔ پلیز معاف کر دو میرا وعدہ کہ آئندہ پاکیشیا کا رخ بھی نہیں کروں گی"...... مادام ٹریسی نے گھبرائے ہوئے لہجے

میں کہا۔

"جوزف اسے کھول دو اور اسے ایک بھرا ہوا ریوالور دے دو تاکہ یہ خودکشی کر سکے"...... عمران نے ساتھ کھڑے دوسرے حبشی سے کہا۔

"یس باس"...... اس حبشی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس کی کرسی کے عقب میں آکر اس نے پیر مارا تو کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی مادام ٹریسی کے جسم کے گرد موجود راڈز غائب ہو گئے لیکن مادام ٹریسی کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا جسم مفلوج ہو گیا ہو۔ اسی لمحے اس حبشی نے ہولسٹر سے ایک بھاری ریوالور نکال کر اس کی گود میں رکھا اور واپس مڑ کر عمران کے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا۔

"یہ تمہاری کم سے کم سزا ہے کہ تم خودکشی کر لو"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا تو مادام ٹریسی نے ریوالور اٹھا لیا۔ اس کی آنکھوں میں یکلخت چمک سی ابھری اور اس نے ریوالور کا رخ یکلخت سامنے بیٹھے ہوئے عمران کی طرف کر دیا۔ دوسرے لمحے اس کی انگلی حرکت میں آئی۔ اس کے ہاتھ کو جھٹکا سا لگا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے بے اختیار دردناک چیخ نکل گئی اور ریوالور اس کے ہاتھ سے نیچے گر گیا۔ اسے ایسے محسوس ہوا تھا جیسے کوئی گرم سلاخ اس کے دل کے قریب اس کے جسم میں اترتی چلی گئی ہو۔

"تمہاری ذہانت کے باوجود تمہارا کیا خیال تھا کہ میں ایسی

حماقت کروں گا کہ تمہارے ہاتھ میں بھرا ہوا ریوالور دے کر تمہیں یہ موقع دوں گا کہ تم مجھے اور جوزف کو ہلاک کر دو۔ یہ مخصوص ریوالور تھا اگر تم واقعی خودکشی کرنے کی کوشش کرتیں تو میں تمہیں زندہ چھوڑ دیتا لیکن تم نے آخری لمحے میں ایک بار پھر مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کی اور نتیجہ اب تمہارے سامنے ہے۔ بہرحال مجھے یہ اطمینان ہے کہ میں نے تم جیسی ذہین عورت کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک نہیں کیا بلکہ تم نے اپنے آپ کو خود ہلاک کیا ہے"...... عمران کی آواز مادام ٹریسی کے ڈوبتے ہوئے ذہن سے ٹکراتی رہی اور پھر اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا سانس اس کے حلق میں اٹک گیا ہو اور پھر ایک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کے تمام احساسات جیسے فنا ہو کر رہ گئے۔ کراؤن ایجنسی کی سپر مائینڈ ایجنٹ مادام ٹریسی اپنی تمام تر ذہانت کے باوجود آخرکار موت کی تاریک وادی میں اپنے ہاتھوں اترنے پر مجبور کر دی گئی تھی۔

ختم شد